Vol III
No 20

Friday
8th January, 1954

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

DEBATES

Official Report

PART II—PROCEEDINGS OTHER THAN QUESTIONS AND ANSWERS

CONTENTS

	Page
Business of the House	2007—2010
The Hyderabad Granting of Pattedari Rights of Unoccupied Government Lands Bill 1953 (Leave to introduce not granted)	2010—2016
Hyderabad Public Servants (Tribunal of Inquiry) (Amendment) Bill 1953 (Bill not taken up)	2016—2018
Resolution re forcible dispossession of lands from bona fide Muslims after Police Action (Voted down)	2018—2020
Statement by Dr Chenna Reddy re food situation in Hyder abad State	2020—2067

NOTE —1 In this Part a star [*] at the beginning of a speech denotes confir mation not received

2 The page Nos of this book should have started with page 1107 to keep continuity with the previous number, but have erroneously started with 2007 hence pages 1107 to 2006 may be treated as blank

GOVERNMENT PRESS
HYDERABAD DN
1954

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

FRIDAY THE 8TH JANUARY 1954

The House met at Half Past Two of the Clock

[MR SPEAKER IN THE CHAIR]

Business of the House

Mr Speaker Shri K Anantha Reddy has given notice of a *short notice question* He is not present in the House Let us proceed to other business

شری سید حسن (حیدرآباد سٹی) اسمبلی رولس کے سکشن (۸۳) کے تحت اگر کوئی سوال وقت ختم ہونے کی وجہ سے ان اسٹارڈ (unstarred) ہوجائے تو اسکا جواب ٹیبل (Table) پر رکھا جانا چاہئے ۔ اگر وہ جواب ٹیبل پر نہ رکھا گیا ہو اور سیشن ختم ہوجائے تو کیا اوسی نوعیت کا سوال علحدہ طور پر کیا جاسکتا ہے یا نہیں

مسٹر اسپیکر سوال یہ ہے کہ

If it is not placed the very day

شری سید حسن جواب یہ اوسی دن ٹیبل پر رکھا گیا نہ اسمبلی ختم ہونے تک جواب آیا ۔ اسسٹنٹ سکریٹری صاحب نے کہا کہ کئی سوالات کے جوابات نہیں آئے ہیں شاید اسمبلی ختم ہونے کے بعد جوابات آئیں تو ایسے سوالات کے متعلق کیا عمل ہوگا کیونکہ رولس میں (shall lay forthwith) لکھا گیا ہے

Mr Speaker It will be treated as an unstarred question and rules governing unstarred questions shall applicable to it

شری سید حسن اسکے باوجود رولس میں (shall lay forthwith) کے الفاظ ہیں

مسٹر اسپیکر وہ تو ایک ضابطہ کی چیز ہے لیکن اگر کوئی پرٹیکولر (Particular) چیز ہے تو انکو سری کرنا ہوگا

Whether it was placed on the table of the House that very day or not whether it was placed at all—I have to

look into At any rate it would be considered as an unstarred question and therefore those rules which relate to unstarred questions apply to this case also

میری سپلیمنٹس میں اور ایک مسئلہ پر توجہ دلانا چاہتا ہوں ۔ ۔ م ڈ سمبر کی پروسیڈنگس (proceedings) میں جب مسٹر صاحب نے حکم دیا ہوں کے جو الفاظ کہے تھے

Mr Speaker —I cannot allow time for matters like this The hon Member can very well come and see me in my chambers I shall ascertain and look into these matters

श्री श्री श्री देशपांडे (शिप्पागुडा) —म स्पीकर साहब की तवज्जह अक बात की तरफ दिलाना चाहता हू। मैं न पिछली बार भी शिस बात का शिसरार किया था और हर सेशन म करता हू कि हमें असेम्बली के प्रोसीडिंग्ज जल्दी नही मिलत ह। अबतक हम गय सेशन के प्रोसिडिंग्ज की कापिया भी नही मिली ह मन पिछली मरतबा सुझाया था कि लेजिस्लेटिव्ह असेम्बली के लिय प्रिंटिंग का शितजाम अलग होना चाहिय। मन सेक्रटरी साहब से भी शिस बारे म बातचीत की। अुन्होन कहा कि हमारे यहा से तमाम मटेरियल बराबर जल्दी जा रहा ह लेकिन अुनकी तरफ से ही जल्दी छपकर नही आता ह। अुन्होन यही सजस्ट किया कि शिसक लिय कुछ शितजाम होना चाहिये शिस सेशन के रिपोर्ट भी बजट सेशन म नही मिलग शिसके बारे म सोचा जाना चाहिय।

Mr Speaker The Minister in charge will also enquire into it

श्री वि के कोरटकर —मुझको तो यह बात अभी मालम हुअी ह। मैं शिसके बारे म तहकिकात करूगा और कोशिश करूगा कि बजट सेशन तक आपको शिस सेशन के और पिछले सेशन के रिपोर्ट मिल जाय अलबत्ता असेम्बली का जो काम ह उसे तो प्रायारिटी (Priority)दी जाती ह जितनी कोशिश जल्दी काम करन के लिय हो सकती ह अुतनी तो हम जरूर करेंग।

श्री श्री श्री देशपांडे —यहा पर बहुत बार असा ही कहा जाता ह कि हम कोशिश कर रहे ह लेकिन प्रोसिडिंग्ज जल्दी छपवान का शितजाम नही किया जा रहा ह हमन उनक सामन अक स्कीम रखी लेकिन अुसपर कोई गौर नही किया जा रहा ह। मन पिछले सेशन म अक प्रपोजल (Proposal) रखा था लेकिन अुसपर कोई गौर नही किया गया। लेजिस्लेटिव्ह असेम्बली के लिय यदि अलग प्रस रखा जाय तो प्रोसिडिंग के छपवान म देर न होगी देर न होन के लिय क्या करना चाहिय शिसके बारे म गव्हर्नमट को सोचना चाहिय।

مسٹر اسپیکر میں نے تو یہ مشورہ دیا تھا کہ علحدہ پریس

श्री वि के कोरटकर —शिसके बारे म भी सोचा गया था कि अलग प्रस निकाला जा सकता ह या नही। तो असा मालूम हुआ कि असेम्बली के लिय प्रस रखन से अखराजात कुछ कम नही होग और दूसरी बात यह है कि लेजिस्लेटिव्ह असेम्बली साल म सिर्फ तीन चार महीन के लिय काम करती ह शिसलिय प्रेस को पूरा काम नही मिलेगा। पूरा काम न रहन पर यदि वहा के वर्कस को निकाला जाय तो आप ही लोग हमारे पास आयग कि यह तो मजदूरो पर अन्याय हो रहा ह।

مسٹر اسپیکر میں نے یہ سجھاؤ بھی دیا تھا کہ آپکے جو نوٹیفکیشن گزٹ میں شایع ہوتے ہیں و ہم طرح گزٹ کے نوٹیفکیشن (Notifications) قواعد یا قانون شایع کرنے کا کام لیجسلیٹو اسمبلی کے پریس کے ذریعہ ہو سکتا ہے

श्री वि के कोरटकर — गवर्नमेंट अिस प्रपोज़ल पर सोच रही है। लेकिन मेरा ख़याल है कि दूसरे किसी भी स्टेट की असेंबली के लिये अलग प्रेस नहीं है और असे कोई ख़ास प्रपोज़ल भी अनके सामने नहीं है कि असेंबली के लिये अलग प्रेस हो।

Mr Speaker I believe the Chief Minister will say something about this A proposal was made to him and I was informed that it is not possible to comply with the proposal

श्री व्ही डी देशपांडे मेरा ख़्याल है कि दिल्ली की पार्लमेंट में अिस तरह से अलग प्रेस है।

مسٹر اسپیکر پارلیمنٹ میں بھی نہیں ہے میں نے پاولیکر صاحب سے پوچھا تھا انہوں نے کہا کہ گورنمنٹ پریس میں پارلیمنٹ کے کام کو پرایرٹی (Priority) دی گئی ہے تاکہ وہ جلدی عام دیا جاسکے پارلیمنٹ کیلئے کوئی علحدہ پریس نہیں ہے شاید چیف منسٹر صاحب بارے میں ان حالات کا اظہار فرمائینگے

چیف منسٹر (شری بی رام کشن راؤ) میں صاحب سے میں سمجھ رہا تھا کہ اس بارے میں کچھ عرض نہ کروں لیکن مجھے کہنا ہی پڑا بات یہ ہے کہ اس بارے میں غور ہوا تھا لیکن بعض ایڈمنسٹریٹیو دشواریوں کی وجہ سے ہم اسے قبول نہ کر سکے دوسری چیز جیسا کہ شری وینائک راؤ نے کہا یہ ہے کہ ہمارے پاس لیجسلیٹو اسمبلی کا اتنا کام نہیں ہے کہ اسکے لیے ایک علحدہ پریس رکھا جائے نتیجہ یہ ہوگا کہ اسٹاف کو درمیان میں معطل رکھنا پڑیگا اسلیے کسی علحدہ پریس کی ضرورت محسوس نہیں کیجارہی ہے البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ موجودہ گورنمنٹ پریس میں کچھ مشنری کا اضافہ کر کے اسے اس قابل بنایا جائے کہ جو کام دیر سے ہو رہا ہے وہ کسی قدر جلد انجام پاسکے اسکی کوشش کیجائیگی اور آئندہ بجٹ کے وقت اسپر غور کرینگے

مسٹر اسپیکر میں نے یہ بھی سجھاؤ پیش کیا تھا کہ سوالات جلد طبع کر کے دیے جائیں

شری بی رام کشن راؤ اسمبلی کے کام کو پرایرٹی (Priority) دی گئی ہے گزشتہ موسمی بلس (Bills) ۲۴ گھنٹوں کے اندر چھپے ہیں

مسٹر اسپیکر بلس (Bills) کو پرایرٹی دینا الگ چیز ہے اور ہمارے پاس کا کام جلد چھپنا الگ چیز ہے

شری بی رام کشن راؤ میں نے گورنمنٹ پریس کو ایسے احکام دیے ہیں کہ اسمبلی کے کام کو ٹاپ پرایرٹی (Top priority) دیجائے

श्री एही डी देशपांडे – जिस तरह के वायदे तो हमारे सामने कई बार किये गये हैं। जिस वक्त मुझे गोविंदी नगरेड्डी जो बोलते हैं उसकी याद आती है कि गवर्नमेंट सिर्फ वायदे ही करती रहती है। अभी तक तो हम पिछले सेशन के भी रिपोर्ट नहीं मिले हैं। और अब तो बजट भी प्रिंटिंग के लिये आ रहा है उसीमें पूरा वक्त चला जायगा। बजट सेशन तक तो पहले सेशन के भी रिपोर्ट नहीं मिलेंगे और इस सेशन के भी नहीं मिलेंगे। सिर्फ वायदे काफी नहीं बल्कि मशिनरी बढाने का भी इंतजाम करना चाहिये।

شری بی رام کشن راؤ مجھے خود اسکا احساس ہے بات رپورٹ پیش کرنے کا سوال نہیں ہے البتہ اسکی عملاً کوشش کی جارہی ہے لیکن میں یہ وعدہ نہیں کرسکتا کہ اس سیشن کی پروسیڈنگس آنریبل ممبرس کو نکسٹ سیشن (Next session) میں ملسکیگی ہم نے سپلی منٹری گرانٹ کے ذریعہ ٹمپریری (عارضی) ہینڈس لینے کی منظوری حاصل کی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ بجٹ کے کام کے پریسر (Pressure) کی وجہ سے مارچ تک اسکو پورا نہیں کیا جاسکیگا بہر حال کسی طرح عبوری ہینڈس (Temporary hands) لیکر جس حد تک ممکن ہو اسکی جلد رپورٹ کی کوشش کیجائیگی

The Hyderabad Granting of Pattedari rights of Unoccupied Government Lands Bill 1953

Mr Speaker Shri K Venkatrama Rao will now move the motion for leave of the House to introduce The Hyderabad Granting of Pattedari Rights of unoccupied Government Lands Bill 1958

Shri K Venkatrama Rao I beg leave of the House to introduce the Hyderabad Granting of Pattedari Rights of unoccupied Government Land's Bill 1958

Mr Speaker Motion moved

شری سیش راؤ واگھمارے (ناندیڑ) ۔ ریزولیوشن پر میری تقریر جاری تھی

مسٹر اسپیکر نک نان آفیشیل بل (Non official Bill) ہے جلے اسکو ختم ہوجانے دیجیے شری کے وی رام راؤ اپنے بل سے متعلق تقریر کریں

شری کے وینکٹ رام راؤ (حمایت نگر) مسٹر اسپیکر سر۔ میں مختصراً ہاؤس کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ میں نے اس بل میں کیا پراویزنس (Provisions) رکھے ہیں آنریبل ممبرس جانتے ہیں کہ ہمارے اسٹیٹ میں زمین کی خارج کھاتہ کاشتکاران اراضیات ہیں جنکی نسبت حکومت کی جانب سے بعض گشتیات اور مراسلے جاری کیے گئے ہیں اور ایک حد تک یہ ملان لیا گیا ہے کہ جا یہ وہ زمین کہ جو خارج کھاتہ یا غیرمقبوضہ اندرون ہو یا بیرون ان پر قبضے کا داخلہ سنہ ۱۳۵۹ ف سے قبل کے عہد کے کاشتکاروں کا ہے

ایسی صورت میں ان قبضوں کو مستقل نہ کیا جائے اور ان ہی لوگوں کے نام پہ اراضیات پٹہ کردی جائیں اسکے باوجود ہمارا یہ روزمرہ کا تجربہ ہے کہ ایسی اراضیات پر مالگزاری داخل کرنے کے باوجود سوائے جمعبندی اور تاوان کے نام سے قابضین سے وصولیات کئے جاتے ہیں مالگزاری کا پانچ گنا دس گنا تاوان عاید کیا جاتا ہے اسکی معافی کیلئے ان لوگوں کو مرافعے کرنے پڑتے ہیں اور جب کبھی منسٹر وہاں سے ہیں تو انکے پاس معافی کیلئے درخواستیں پیش کرنی پڑتی ہیں تحصیل اور ڈویژن سے حکومت کے ان احکام کے باوجود جمعبندی میں اسکا عمل نہیں کیا جاتا اور اسطرح سوائے جمعبندی و تاوان کے نام سے کافی رقم وصول کیجاتی ہے۔ میں نے صرف مدت کی حد تک توسیع کرنے کیلئے اس بل میں رکھا ہے۔ حکومت نے یہ مان لیا ہے کہ سنہ ۹۴۹ ع کے قبضے برقرار رکھے جائیں ایک زمانہ تھا جبکہ اس وقت کی حکومت کے خلاف ایک جد و جہد جاری تھی اس وجہ سے ایسے چند قبضے ہوئے ہیں اور انہیں لیگلائز (Legalise) کردیا گیا ہے ایسے بہت سے لوگ ہیں جو سنہ ۱۹۴۹ ع کے بعد بھی قابض ہوئے ہیں اور ایسے بھی لوگ ہیں جنکا قبضہ زمانے سے چلا آرہا ہے لیکن انکے نام پٹہ نہیں ہوا ہے اسکے علاوہ ایک اور چیز ہے جن لوگوں کے قبضے میں ایسی اراضیات ہیں وہ کوئی بڑے بڑے پٹہ دار نہیں ہیں نہ لینڈ ہنگر (Land hunger) سے متاثر ہوئے ہوئے کاشتکار ہیں لمباڑے اور بعض مقامات پر جنگو کوتار وغیرہ ایسی اراضیات پر قابض ہیں انہوں نے ان اراضیات پر اپنا سرمایہ بھی لگایا ہے لیکن ان پر محکمہ جنگلات یا تحصیل سے بیدخلی کا مطالبہ ہوتا ہے۔ اسلئے میں نے اس قانون میں یہ رکھا ہے کہ جن لوگوں کے ایسے قبضے ہیں وہ علی حالہ برقرار رہینگے اور ان لوگوں کے نام پٹہ کا عمل ہوگا اس مقصد سے یہ بل لایا گیا ہے۔ اس بل میں (Unoccupied Government land) کی تعریف میں نے یہ رکھی ہے

Kharaj Khata Paramboke Gairan Forest lands reserved or unreserved river bed lands

دریاؤں کے پاٹ میں جو اراضیات عارضی طور پر نکلتی ہیں انکو بھی میں نے شامل کیا ہے۔ اسکے بعد آکوپنٹ (Occupant) کی تعریف میں میں نے یہ رکھا ہے کہ وہی شخص جو اراضی پر مسلسل دو سال سے قبضہ رکھتا ہو ان ڈفنیشنس (Definitions) وہی ہیں جو قانون مالگزاری میں ہیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے۔ جنوری سنہ ۱۹۳۶ ع سے ۲ مارچ سنہ ۱۹۵۲ ع کے دوران میں کوئی شخص کسی اراضی پر مسلسل دو سال کاشت کیا ہو تو باوجود اسکے کہ کوئی اور قانون نا کسی مانع ہو وہ شخص اس اراضی کا پٹہ دار بننے کا مستحق ہے۔ میں نے جانا ۲۲ مارچ سنہ ۱۹۵۲ ع کی تاریخ اسلئے رکھی ہے کہ اسی تاریخ کو لیجسلیٹو اسمبلی وجود میں آئی اور یہ پورے حیدر آباد کیلئے ایک اہم تاریخی واقعہ ہے۔ اس سے لوگوں میں یہ تصور پیدا ہوگا کہ

پبلک گورنمنٹ آنے یا لیجسلیچر آنے کے بعد ہمیں یہ رعایت کرنی ہوگی اسطرح میں نے ۲ مارچ سنہ ۱۹۵۲ ع کی ریجی انٹرسٹ کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ تاریخ رکھی ہے

میں نے میں ایک پراویزو (Proviso) بھی ایڈ (add) کیا ہے کہ ۲ ایکر خشکی یا ۲ ایکر تری سے زائد قبضہ کی صورت میں پٹہ کا عمل ہوگا۔ یہ لمٹ (Limit) لینڈ ہولڈنگ کی حد تک آتی ہے۔ اور ایسے ہی لوگ جو ایسی زمین پر قبضہ میں رکھے ہیں ان کے نام پر پٹہ کئے جاسکیں گے۔ اسطرح بڑی زمینات والوں کیلئے اس رعایت کی گنجائش میں نے نہیں رکھی ہے

باقی سکشنس پروسیجرل (Procedural) ہیں۔ ایک رجسٹر مرتب کیا جائیگا اور اس سلسلے میں تحقیقات کیجائیگی اور ایسے قابضین کا رجسٹر مرتب کیا جائیگا اگر کوئی عذرداری ہو تو ایک مہینہ کی مدت میں رجوع ہوتا رہیگا کسی کو عذر ہونے کی صورت میں میں نے ایک دفعہ رکھنے کیلئے رکھا ہے۔ عموماً تحصیلات میں کاہلی اور سستی کی وجہ سے کارروائیاں پڑی رہتی ہیں اس سے بچانے کیلئے میں نے یہ رکھا ہے کہ لازمی طور پر ۵۳ ء ع کی ختم مدت تک جملہ عملیات اس سے متعلق ہوجانے چاہئیں۔ البتہ عذرات کی صورت میں مالگزاری کی کارروائیوں کے پروسیجر کے لحاظ سے مرافعہ جات وغیرہ کی کارروائیاں ہونگی۔ میں نے یہ بھی رکھا ہے کہ دوران تحقیقات میں ان قابضوں کو نہ ہٹایا جائیگا۔ آخری دفعہ میں نے یہ رکھا ہے کہ اس قانون کے تحت تحقیقات کے سلسلے میں زبانی یا دستاویزی شہادت پیش کی جاسکتی ہے

یہ اس بل کے مختصر روپ ہیں جنکو میں نے ہاؤس کے سامنے رکھا ہے۔ جو زمینات فارغ القبضہ ہیں، جنکی تقسیم کے متعلق حکومت کے پاس کوئی پالیسی نہیں ہے اور عموماً جب کبھی منسٹر دورے پر جاتے ہیں یا مال کے عہدہ دار دورے پر جاتے ہیں تو ہم سے ان اراضیات کے لیے پوچھے یا دئے جاتے ہیں اور اسمیں ایک طرح کا تاراج ہے۔ تمام آنریبل ممبرس جانتے ہیں کہ صوبہ آندھرا کے ریوینیو منسٹر نے کہا ہے کہ فی کس ۵ ایکر فارغ القبضہ زمین دیجاسکتی ہے لیکن یہاں بھی ایک پالیسی بنانا چاہئے تاکہ اس پالیسی کے لحاظ سے کس طرح اور کتنی زمین کس کو دیجائیگی

Mr Speaker The hon Member has to make a brief statement He should not make any lengthy speech

شری کے وینکٹ رام راؤ بہرحال اس بارے میں حکومت کے پاس پالیسی نہیں ہے۔ میں نے اس پالیسی کو رفلی (Roughly) حکومت کے سامنے رکھا ہے۔ اور یہ حکومت کی گنجائش کے موجب بھی ہے۔ صرف تاریخ آگے بڑھائی گئی ہے۔ کوئی نیا پروسیجر نہیں ہے۔ میں ایوان سے اپیل کرتا ہوں کہ مجھے اس بل کو انٹروڈیوس کرنے کی اجازت دیجائے۔

شری بی رام کشن راؤ۔ سر، میں اس بل کی مخالفت کرنے پر مجبور ہوں۔ آنریبل منسٹر صاحب نے اس بل کو پیش کیا ہے فرمایا کہ اس بل کا مقصد یہ ہے کہ سرکاری زمینات پر ناجائز قبضوں کو جائز قرار دیا جائے۔ اس میں شک نہیں کہ انہوں نے سب ناجائز قبضوں کو جائز قرار دینے کی تحریک نہیں کی بلکہ ایک برابر کے درجہ میں کی کوشش کی ہے کہ ناجائز قبضوں کے جو کو ۲ ایکر تری یا ۲ ایکر خشکی کی حد تک محدود رکھا جائے۔ اگر کسی نے ۲ ایکر تری اور ۲ ایکر خشکی کی حد تک ناجائز قبضہ کرلیا ہو تو اس کے لیے معاف ہے لیکن دوسرے لوگوں کے لیے وہ جائز ہوگا اسطرح کی شرط کے ساتھ انہوں نے تحریک رکھی ہے۔ میں نے [illegible] کے [illegible] کو دیکھا ہے [illegible] کہہ دیے ہیں کہ ان کا بل گورنمنٹ کے سرکولرس (Circulars) اور احکام اور پالیسی کے مطابق ہے۔ [illegible] بات ہے تو ایسی صورت میں ان کا بل غیر ضروری ہے کیونکہ گورنمنٹ نے ایک جو احکام دیے ہیں جو پالیسی بنائی ہے اس کے لحاظ سے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے اس کے لیے قانون کی بھی ضرورت نہیں۔ لیکن اگر اس سے مختلف ہے تو در اصل یہ ایک پالیسی کا سوال ہے کہ کہاں کیا کرنا چاہیے۔ حکومت نے اس سلسلے میں خاص طور [illegible] مسلسل لاونی رولس کے خلاف ہے جو [illegible] میں سرکولرس ریوینو ڈپارٹمنٹ نے جاری کیے ہیں ستمبر ۱۹۴۸ اور ۱۹۴۹ء کا ایک زمانہ ضرور تھا جبکہ پولیس ایکشن کے بعد ملٹری گورنمنٹ کا رجیم (Regime) شروع ہوا تو ابتدا میں لوگوں نے [illegible] (Enthusiasm) میں جوش جو پیدا ہوا تھا اس میں آنریبل منسٹر نے جو اس بل کے محرک ہیں اجازت لیکر گورنمنٹ کی زمینات پر قبضہ کرلیا۔ اسطرف کے ([illegible] ساتھ کے) آنریبل ممبرس بھی جو [illegible] میں اجازت دیے تھے [illegible] مجھے معلوم ہے کہ ملک میں جو کانگریس کمیٹی کے پریسیڈنٹ تھے ان سے پوچھنے پر انہوں نے بھی کہا کہ چلو کچھ ایسی کاشت کرلو دیکھا جائیگا۔ [illegible] پر عمل شروع ہو لیکن اسکو روکنے کی ضرورت نہیں۔ ایسا کوئی اصول قرار نہیں دیا جا سکتا کہ جس اس وجہ سے کہ لوگوں کے پاس زمینات نہیں ہیں لینڈلس پیپل (Land less people) کو [illegible] کا حق [illegible] قسم کی گورنمنٹ کی زمینات پر قبضہ کرلینے کی اجازت دیجائے یا ایسے جو قبضے ہیں انکو والڈیٹ (Validate) کیا جائے اس قسم کے قبضوں کو جائز قرار دیا جائے تو میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ڈسٹرکٹس کا کیا حشر ہوگا۔ آنریبل منسٹر نے ۲ مارچ سنہ ۱۹۵۲ء کی ایک آربٹریری (Arbitrary) تاریخ دی ہے۔ ۱۹۴۶ء میں کیا تاریخ تھی کیا حالات تھے کیا ۲ [illegible] سنہ ۱۹۵۲ء کو پولیس ایکشن کی ویسی ہی [illegible] یا کوئی اور خرابی تھی میں نہیں سمجھ سکا ستمبر ۱۹۴۸ء میں جو پولیس ایکشن ہوا

श्री वही बी देशपांडे — उस वक्त आपकी मुबारक हुकूमत नहीं थी।

شری وی ڈی دیشپانڈے۔ اس وقت آپ کی مبارک حکومت نہ تھی

شری بی۔ رام کشن راؤ: قابل مبارکباد حکومت اس وقت نہیں تھی۔ قابل مبارکباد حکومت صرف ۶ مارچ سنہ ۱۹۵۲ ع کو آئی۔ آنریبل ممبر کا یہ مطلب ہے۔ لیکن اس سے پہلے جہاں پر سول گورنمنٹ (Civil Government) تھی جو گورنمنٹ تھی وہ اچھی گورنمنٹ تھی۔ ممکن ہے کہ بعض آنریبل ممبرس یہ بھی کہیں کہ آج سے پہلے گورنمنٹ اس زمانہ میں تھی اوس وقت بالکل سرٹنٹی (Certainty) نہیں لا اینڈ آرڈر زائد جاری تھا۔ اسکے باوجود ناجائز قبضے ہوئے تو میں نہیں سمجھتا کہ اس میں کوئی فضول ہے۔ اب رہا پالیسی کا سوال کہ لینڈلس لوگوں کو زمین کس طرح سے دلائی جاسکتی ہے؟ اسکی حد تک کل ہی ہم نے جو قانون پاس کیا اس میں ایک چیز لائی گئی ہے۔ اب رہا یہ کہ گورنمنٹ کی جو زمینات ہیں کا ان ٹرمس کے خارج رکھا ہے۔ ٹرمس سے زائد صحرائی کا رقبہ چھوڑنے سے متعلق تو اسکے لیے ہم نے اسپیشل لاونی رولس کے ذریعہ ضروری احکام دیے ہیں اور انکی عمل ہو رہی ہے۔ لیٹسٹ فگرس (Latest figures) کے لحاظ سے میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ ایک لاکھ ایکر کے قریب قریب (گذشتہ مرتبہ میں نے ۹ ہزار بیان کیا تھا) اندازے کے طور پر میں کہہ رہا ہوں ایک لاکھ ایکر زمینات ہریجن اور دوسرے لینڈلس پرسنس میں تقسیم ہوئی ہیں۔ اسکے لیے بھی ہم نے ترجیح (Priority) رکھی ہے۔ سرکیولر جاری کیا گیا ہے اور اسپر عمل ہو رہا ہے۔ اسکے بعد اگر اس پالیسی کو دہرانا ہے تو اس بل کی ضرورت نہیں ہے۔ اس میں تو یہ ہے کہ ناجائز قبضوں کو جائز قرار دیا جائے۔ ایسا تو نہیں ہوسکتا۔ سرکیولر میں ہم نے یہ رکھا ہے کہ جن لوگوں کے پاس پہلے سے زمین ہے اور وہ زمینات پر قبضہ کرلیے ہیں (میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ ایسے ہی لوگوں نے ناجائز قبضے کیے ہیں جنکے پاس پہلے سے زمین ہے) تو انکو نہ رکھا جائے۔ ناجائز قبضے زمین نہ رکھنے والے جن لوگوں نے کیے ہریجن ہوں یا کوئی اور ہوں ان لوگوں کے تو قبضے برقرار بحال رکھے گیے ہیں۔ سرکولر کے ذریعہ یہ حکم دیا گیا ہے کہ انکی جو کچھ بھی زمین ہے انکا اسائنمنٹ (Assignment) ہو بلا کسی اپ سٹ پرائس (upset price) لیے کے انکا قبضہ جاری رکھا جائے۔ اور اگر کوئی نسل پٹواری ہے اسکے پاس پہلے کی زمین موجود ہوتے ہوئے لا اینڈ آرڈر میں کچھ گڑبڑ ہونے کی وجہ سے بہانہ مار کر قبضہ کرلیا ہے تو اسپر تاوان وصول کیا گیا ہے۔

لیکن اسکے ساتھ ایک دوسرا حکم ہمارے پاس یہ بھی موجود ہے کہ کوئی ہریجن یا بیاک ورڈ کلاس کا کوئی شخص یا ایسے لوگ جنکے پاس زمین نہیں ہے اور وہ چھوٹی چھوٹی زمینات پر قبضہ کرلیے ہوں تو انکا قبضہ رہنے دیا جائے اور ان سے کوئی پرائس (Price) بھی نہ لیجائے بشرطیکہ وہ ان زمینات پر کاشت کرتے رہے ہوں۔

دوسری مشکل ہم نے یہ سوچی ہے کہ تھوڑی بہت زمین رکھنے والے ہیں اور انہوں نے تھوڑی بہت اور زمین پر قبضہ کرلیا ہے ناجائز طریقہ پر ہی کیوں نہ سہی تو اسی زمین کی مالگزاری کی سولہ گنا [illegible] دیگر قبضہ کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ وہ زمین اس قسم کی ہو کہ متصلہ ہونے کی وجہ سے اسکی ناجائز قبضہ کی زمین کی فائدہ مند زراعت کے لیے اسکی ضرورت ہے

اس طریقہ پر ہم نے ورنے قواعد مقرر کیے ہیں اسلیے اس قانون کی ضرورت نہیں ہے میں اسکو مانتا نہیں کہ ۲ مارچ سنہ ۱۹۵۲ ع تک جن لوگوں نے ناجائز قبضے کرلیے ہیں انکے قبضوں کو جائز قرار دیا جائے

فارسٹ کی زمینات کے لیے ہم نے یہ رکھا ہے کہ اگر فارسٹ کی زمینات پر قبضہ کرلیے اور کاشت کررہے ہیں تو اسکو بھی بحال رکھا جائے سنہ ۱۹۴۹ ع کے بعد کوئی ایسی صورت نہ تھی درخواست دیے ہو اور اسکی اجازت ملی اسلیے حکومت اس حد کے لیے تیار نہیں ہے کہ ناجائز قبضوں کو جائز قرار دیا جائے جو بل پیش کیا گیا ہے میں اسکو تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں ہوں اگر محکمہ ریونیو ڈپارٹمنٹ کے احکام کا منشا درست مقصد حاصل نہیں ہو رہا ہے لیکن پھر بھی جہاں کہیں ہمکو یہ اطلاع ملی کہ زمین نہ رکھنے والی رعایا کو حقوق نہیں مل رہے ہیں اور انکے قبضوں کو ریگولرائز (Regularise) کیا جاسکتا ہے لیکن انکو ریگولرائز نہ کرتے ہوئے ولیج آفیسر نے تاوان وغیرہ قائم کیا ہے تو حکومت نے اسکی اصلاح کردی غرض اسکے کہ کوئی قانونی پیچیدگی ہو تحصیلداروں کو ایسی تمام صورتوں میں تصفیہ کرنے کے لیے حکم دیا گیا ہے اس وجہ سے میں اس قسم کے قانون کی ضرورت نہیں پاتا اسلیے میں امید کرتا ہوں کہ اس بل کو واپس لیا جائے گا اگر ضرورت ہو تو اسکو حسب منشا کرنے کے لیے حکومت خود لینڈ ریونیو کوڈ (Land Revenue Code) میں ترمیم کرنے کی اجازت دیگی اس وجہ سے میں گزارش کرتا ہوں کہ اس بل کو واپس لیا جائے ۔

شری کے وینکٹ رام راؤ میرا بل مدت کو ذرا بڑھانے کے لیے ہے البتہ یہ کہنے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ ۵ مارچ سنہ ۱۹۵۲ ع کو ہی یہ حکومت وجود میں آئی ۲ مارچ جو کہا گیا ہے اگر تھوڑی دیر کے لیے ہی ٹریژری لیڈر آف دی ہاؤز یہ مان لیں کہ انکی حکومت وجود میں آنے کے بعد ہی یہ کرنا چاہتے ہیں تو مجھے اعتراض نہیں ہے سنہ ۱۹۴۹ ع کے بعد بھی ایسے بہت سے چھوٹے چھوٹے کاشتکار اور غریب موجود ہیں جن پر برابر سختی کی جا رہی ہے اور ان پر قانون جنگلات کے تحت اور دیگر طریقوں سے مقدمات چلائے جا رہے ہیں سزائیں ہورہی ہیں یہ صرف نہ بلکہ اسکے ساتھ ساتھ جہاں تک بھی معاملہ پہنچ گیا ہے کہ مداخلت بیجا کے مقدمات ان پر کیے جارہے ہیں جن پر لوگوں نے ہزار ڈیڑھ ہزار روپیہ خرچ کیا ہے ۔

اسکا جرعہ اسطرف اور اوس طرف کے آنریبل ممبرس کو ہوچکا ہے میں یہ نہیں کہتا ور نہ یہ موجودہ بل کا منشا ہے کہ مستقل بن اراضیات زیر قبضے کئے جائیں جن اراضیات پر ایک عرصے سے ان کو تسلیم کرلیا جائے اس سے بڑھکر کوئی جبر نہیں ہے سنہ ۱۹۴۹ ع سے عمل بھی حق فی الواقعی قابض ہیں اور سرکاری رقم ادا کرتے رہے ہیں لیکن موضع کے پٹیل پٹواریوں نے کسی قسم کے رسائد دیے ہیں اور یہ انکا عمل کہاں میں گیا ہے اراضی کرنے کے سلسلہ میں مستقل پٹی میں اندراج ہو و اس میں کسی طرح بھی عمل نہیں ہوسکتا اگر رسائد ہیں بھی تو رسائد مالگزاری کو حکومت ماننے کے لیے تیار نہیں ہے اس قسم کے کامپلیکیٹیڈ پرابلمس (Complicated problems) آرہے ہیں اور پیدا ہورہے ہیں ان تمام چیزوں کو حکومت کی درستی (कृषि) میں لانا میرا مقصد تھا جب حکومت کا یہ منشا ہے کہ اب جو موجودہ لوگ قابض ہیں ان سے چھیننا مقصد ہے و میں اس میں کوئی معنے نہیں پاتا جس شخص کے پاس زمین ہے اس سے چھین کر کوئی اور شخص کو دیدیجیے تو اس میں کوئی مطلب نہیں ہے کیا آپ اس اصول سے متفق ہیں کہ گئے کو مارکر چھپلی دن دی جائے لیڈر آف دی ہاوز سے میں اپیل کرتا ہوں کہ موجودہ قابضین کے جو حقوق ہیں انکا تصفیہ کرکے بعد میں ہو ن دینے چھیننے کی کوئی ضرورت نہیں

میں مکرر غور کے لیے اپیل کرتے ہوئے اپنی تحریک ختم کرتا ہوں

Mr Speaker The question is

Leave be granted to introduce the Hyderabad Granting of Pattedari Rights of unoccupied Government Lands Bill, 1958

The motion was negatived

Hyderabad Public Servants (Tribunal of Inquiry) (Amendment) Bill 1953

Mr Speaker I would like to inform the House that L A Bill No XXXI of 1958 the Hyderabad Public Servants (Tribunal of Inquiry) (Amendment) Bill 1958 which was introduced on 10th December 1958 has not yet been taken up It is a very short Bill containing two clauses only which are

1 (1) This Act may be called the Hyderabad Public Servants (Tribunal of Inquiry) (Amendment) Bill 1958

(2) It shall come into force at once

2 Section 10 of the Hyderabad Public Servants (Tribunal of Inquiry) Act 1950 shall be omitted

This item is of course not included in to day's Agenda but since it is a very small Bill if the House has no objection it can be taken up It would not take much time

شری بی رام کشن راؤ مسٹر اسپیکر اگر اجازت ہو تو میں ایک منٹ میں اس بل کا مقصد عرض کروں تاکہ ہاؤز اوسے سمجھ سکے اس میں کوئی خاص بات نہیں اگر مجھے اسکی اطلاع ہوتی تو میں کل ہی اوسے پیش کرنے کی کوشش کرتا پہلے اسکو پیش کیا گیا ہے اس بل کی فرسٹ ریڈنگ ہوچکی ہے

کسی عہدہ دار کی بدعنوانیوں کے خلاف تحقیقات کرنے کے لیے جو ٹربیونل ہے یہ اس سے متعلق ریگولیشن میں ترمیم کا بل پیش کیا گیا ہے اس میں ایک سکشن کی تھوڑی سی ترمیم چاہی جارہی ہے یہ ایک جو دوسرا سکشن ہے وہ یہ ہے کہ ٹربیونل تحقیقات کرکے اپنی رپورٹ مع ریکمنڈیشن (Recommendation) گورنمنٹ کے پاس بھیجدیتا ہے اور اگر صورت میں گورنمنٹ کو خود قطعی تجویز کرنی پڑتی ہے یہ مناسب سمجھا گیا اور دوسری جگہوں پر بھی یہ طریقہ ہے کہ قبل اسکے کہ گورنمنٹ کی جانب سے کسی عہدہ دار کے متعلق کوئی قطعی تجویز ہو تو پی. ایس. سی کو قابل دیکھکر اپنی رائے ظاہر کرنے کا موقع دیا جائے اس ترمیم کا یہی مقصد ہے چونکہ پبلک سروس کمیشن کے بارے میں یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ بہت بڑی انڈپنڈنٹ باڈی (Independent Body) ہے اور پبلک حقوق کی حفاظت کرتی ہے لہذا اس قسم کی غلطیوں کے لیے سزا دینے کے بارے میں بھی پبلک سروس کمیشن کو رائے دینے کا موقع ملنا چاہیے ور میں یہ چاہتا ہوں کہ پی ایس سی کی رائے لے کے بعد قطعی تجویز ہو صرف اس حد تک چھوٹی سی ترمیم ہے میں سمجھتا ہوں اگر ہاؤز اسکو پیش کرنے کی اجازت دیدے اور منظور کرلے تو آسانی ہو جائیگی ورنہ ڈیڑھ دو مہینے تک انتظار کرنا پڑیگا

श्री व्ही. डी. देशपांडे —आम तौर पर अिजाजत देने के लिये कोई एतराज नहीं होना चाहिये था। लेकिन जब यह बिल हाअुस के सामने आया तो हमने उस पर सोचा। हम अुसमें कुछ तरमीम करने की जरूरत मालूम होती है और अुसमें रिट्रोस्पेक्टिव्ह अिफेक्ट (Retrospective effect)भी रखने की जरूरत है। हम सोच रहे थे कि अिसलिये हम अिस पर अमेंडमेंट देंगे। लेकिन अिसकी नोटीस आज ही मिली अिसलिये तरमीम भी नहीं दे सकते। जिस वक्त ये रूल्स अमल में आये अुस वक्त से अिसका अमल होना चाहिये। और जो केसेस पेंडिंग (Pending) में पड़ी है वे भी पब्लिक सर्विस कमीशन की तरफ जानी चाहिये। लेकिन नोटीस आज ही मिलने के कारण अमेंडमेंट देने के लिये वक्त नहीं है। अिसलिये मैं कहूंगा कि आयंदा सेशन में अिसको रखा जाय ताकि अुस वक्त हम तरमीमात भी ला सकेंगे और अपने खियालात भी जाहिर कर सकेंगे। अिसलिये आयंदा सेशन में अिसको लाना मैं मुनासिब समझता हूं।

Mr Speaker We shall take it up at 5 30 or 6 in the evening, if it would be possible

Shri V D Deshpande I do not think it would be possible

Mr Speaker In that case, we shall takeup the resolution

Resolution re forcible dispossession of lands from Bonafied Muslims after Police action

श्री व्ही डी देशपांडे —कब्ल अिसके कि ऑनरेबल मेंबरान अिसपर अपनी तकरीर शुरू करे मैं यह अर्ज करना चाहता हूं कि हर सेशन में हमें तजरबा होता आ रहा है कि अकसर रेजोल्यूशन से ज्यादा रेजोल्यूशन्स हाअुस में डिसकस (Discuss) नहीं होते । और अवाम के प्राब्लेम्स (Problems)क्या है अिस पर विचार नहीं होता । हम चाहते हैं कि ज्यादा से ज्यादा नॉन आफिशयल रेजोल्यूशन्स हाअुस में डिसकस हो सके ताकि जनता की राय क्या है वह ट्रेजरी बेंचेस (Treasury Benches) को मालूम हो सके । अिस लिये मैं अर्ज करना चाहता हूं कि आम तौर पर यह डायरेक्शन हो कि दो या तीन घंटे तक ही हर नॉन आफिशियल रेजोल्यूशन पर बहस हो । आज तक जो कुछ हुआ अुसके बारे में मैं कुछ नहीं कहना चाहता लेकिन अिसके बाद हम अिसी तरह से चले । अभी जिस रेजोल्यूशन पर बहस चल रही है अुसके अूपर भी अेक दिन तक बहस हो चुकी है और अिसके बाद जो रेजोल्यूशन है वह फूड प्राअिसेस (Food prices) पर है और वह ज्यादा अहम है अिसलिये आज साढेचार के बाद अुस पर बहस करने का अगर हाअुस को मौका मिल जाय तो मुनासिब होगा । अिस लिये मैं यह प्रपोज (Propose) करता हूं कि अिस पर का डिसकशन (discussion) क्लोज (Close) कर दिया जाय । ट्रेजरी बेंचेस से कोई बोलना चाहे तो बोल सकते हैं । बाद में मूव्हर आफ दि रेजोल्यूशन जवाब दें और अुसके बाद हम दूसरा रेजोल्यूशन ले सकते हैं ।

Mr Speaker If the hon Member moves a closure motion, it is for the members to decide

شری بی ۔ رام کشن راؤ ۔ میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل لیڈر آف دی ہاؤس کا مطلب یہ نہیں کہ کلوزر موشن موو کیا جائے ۔ بلکہ وہ یہ سجسٹ (Suggest) کر رہے ہیں کہ اس ریزولیوشن پر ڈسکشن کم کیا جائے تاکہ دوسرے ریزولیوشنس بھی لے لیے جائیں ۔

مسٹر اسپیکر ۔ لیکن یہ چیز تو آنریبل ممبرس کے اختیار میں ہے ۔

شری بی رام کشن راؤ ۔ اسلئے وہی سجسٹ کر رہے ہیں ۔

श्री व्ही डी देशपांडे —साढे चार बजे तक अगर हम अिसको खतम कर सके तो बाद के वक्त में हम दूसरा रेजोल्यूशन ले सकेंगे ।

شری بی۔ رام کسن راؤ۔ میرا خیال یہ ہے کہ آنریبل ممبر جو تقریر کر رہے ہیں وہ ختم ہونے کے بعد منسٹر متعلقہ کو جواب کا موقع دیا جائے اور اس کے بعد آنریبل موور جواب دیں تو ٹھیک ہوگا۔ مجھے دیگر ریزولیوشنس ٹیک اپ کرنے کے لیے کوئی عذر نہیں ہوگا۔

श्री शेषराव माधवराव वाघमारे —मिस्टर स्पीकर सर, चूंकि लीडर आफ दि हाअुस और लीडर आफ अपोजीशन दोनों मुत्तफिक है कि अिस पर बहस जल्दी खतम की जाय अिसलिये हाअुस का ज्यादा समय न लेते हुये थोड़े से शब्दों में मैं अपना भाषण खतम करता हूं।

गत बारी में अिस प्रस्ताव पर मैं बहस कर रहा था। अुस जानिब के मेंबरों ने रेजोल्यूशन लाया है अुसका जो मकसद है और जिन लोगों पर बीती है और जिनका नुकसान सचमुच हुआ है अुस हद तक हम जरूर हमदर्दी रखते हैं। लेकिन सवाल यह है कि क्या गवर्नमेंटने अिस के बारे में कुछ किया है और जो कुछ किया है अिस कदर नाकाफी है कि फिर अिस जानिब के मेंबरों के पास यह मसला लाकर अुनके जरिये अिसकी तकमील कराअी जाय। मैं समझता हूं कि गवर्नमेंट ने अिसके अूपर काफी सोचा है और लाखों रुपये खर्च किये है और कर रही है। गवर्नमेंट की अेक मशीनरी है और अुसकी जानिब से हर तरह से अिसकी जो स्कीम थी अुसको रूबअमल में लाया जा रहा है। अब दो तीन साल के पहले जो हालत थी वह अिस समय नहीं है और वह नार्मल तरीके पर आ चुकी है। मेरे सामने खुद अेक वाकया पेश आया। मेरे तहसील के कअी बेवाओं के नाम से वजायफ की तकसीम करने का काम कमेटी की तरफ से चल रहा था। अेक बेवा के वजीफे की रकम लेकर जब हम अुसके घर पर पहुंचे तो अिस रकम की तकसीम करने वाली कमेटी के सामने अेक मेरे मुसलमान दोस्त ने आकर कहा कि जिस बेवा को रकम देने का आपने तय कर लिया है अुस बेवा ने अब अब्दुल रहमान नामी शख्स के निकासानी कर ली है और अब अुनको अेक बच्चा भी पैदा हो गया है वह अब खुशहाल है। अैसी बहुतसी सूरते है कि पहले जैसी हालत न रहने की वजह से हम अिस पर नजरसानी करके पहले की हालत की रूह से अिस मसले को अिस समय हल नहीं कर सकते। पहले की हालत की बहुत नाखुशगवार थी, अुस वक्त वे अिमदाद के मुस्तहक थे। आज भी जहां कहीं अिसके निस्बत अिन्तजाम करने की जरूरत है वहां वह किया जाना चाहिये। लेकिन गवर्नमेंट अुसकी जानिब तवज्जह दे रही है। मैं मेरे बिदर डिस्ट्रिक्ट के हद तक अर्ज करूंगा अभी अभी दो महीने हुअे वहां पर तकरीबन दो हजार टिन देने के अहकामात हुकूमत की तरफ से हुअे है। जिसकी निस्बत सर्क्यूलर्स जारी हुअे है कमेटी मुकर्रर की गअी है और अुनकी तकसीम भी सेशन के बाद पंधरा रोज के अंदर होनेवाली है। जब गवर्नमेंट यह कदम अुठा रही है, पैसा और टिन तकसीम कर रही है तो मैं नहीं समझता कि अिस समय यह रेजोल्यूशन लाकर कोअी और खास मकसद पूरा हो सकता है। अिसलिये मैं आनरेबल दोस्त से प्रार्थना करूंगा कि वे अिस रेजोल्यूशन को वापिस ले।

दूसरी चीज यह है कि अिस रेजोल्यूशन के सिलसिले में अेक आनरेबल मेंबर ने यह कहा था कि नाजायज कब्जेजात जो हुये ह अुनमें निलगा का नाम भी है। कहा गया कि यहा के अेक काजीसाहब के खेत पर यहा के अेक अेम् अल अ न कब्जा कर लिया। मुझ ताज्जुब ह कि किस कदर गलत बयानात से काम लिया जा रहा ह। मैं जाती वाकफियत रखता हू और अिस लिये म यह अर्ज करूंगा कि

श्री वही डी देशपांडे —क्या वह अेम् अल् अे आप ही ह ?

श्री शेषराव माधवराव वाघमारे —हा निलगा से मैं ही अेम अल अे ह् यिसलिय ही जरूरत पडी कि मे अुसका जवाब दू। अुन काजी साहब का मे ही वकील हू अभी भी मैं अुनकी तरफ से दूसरे मुकदमात में पैरवी कर रहा हू और अैसा कोअी नाजायज कब्जा नही किया गया है यह मै हाअुस के सामने बता देना चाहता हू। अिसलिये यह अेतराज सिवा छीटें अुडाने के और कोई कूवत नही रखता यह मुझे साफ तौर से अर्ज करना है। अिधर अुधर के कुछ अेतराजात लाकर किसी मायनारिटी की तादाद हासिल करने का अिसमें मकसद है तो बात अलग ह लेकिन वह अैसे रेजोल्यूशन का मकसद नहि होना चाहिय। अिस लिय मै अर्ज करूगा कि कोअी रेजोल्यूशन लाना है या तकरीर करना है तो जिम्मदारी के साथ सच्चे वाकयात को सामने रखकर तकरीर करना चाहिये। वरना यह असेंबली हाल है यहा असी चीजें नही होनी चाहिय। जो रेजोल्यूशन आया है मै आनरेबल मेंबर से ख्वाहिश करूगा कि अुसको वे वापिस ले।

శ్రీ గోపిడి గంగారెడ్డి—(నిర్మల్-జనరల్)

అధ్యక్షమహాశయా

పోలీసుయాక్షను అయిన తరువాత తురకలపైన ఏవైతే అత్యాచారాలు జరిగినవో అవి చాలా విచారకరమైనవిషయము ఎందుకనగా, మేము చూశాము, ఎన్నో అత్యాచారాలు, అన్యాయాలు జరిగాయి ఇది అంతా అన్యాయంగా జరిగింది ఎవరో ఒకరు ఇద్దరు పెద్ద తురకలు అత్యాచారము చేశారని తురకలందరినీ, కార్మికపాటివాళ్ళను, బీదవాళ్ళను, బీద తురకలను అన్యాయము చేయుట, వారి ఆస్తులను అపహరించుట విచారకరము "తిన్నవన్నిను కొట్టక అన్నివన్నిలను కొట్టినట్లుగా" ఉంది అనేక మంది తురకల ఇళ్ళు దోచుకోబడ్డాయి భూములు లాక్కోబడ్డాయి ఎన్నోచోట్ల మేము చూశాము స్త్రీలను మానభంగాలు చేశారు ఒక పద్యం చదువుతాను

[Mr Deputy Speaker in the Chair]

" చంపదగినయట్టి శత్రువు తనచేత
చిక్కెనేని కీడు చేయకుండ
పొసగమేలుచేసి పొమ్మనుటయే చాలు
విశ్వదాభిరామ వినురవేమ "

ఈ పద్యములో ఉన్నది ఏమిటి? ఇటువంటి పవిత్రమైన హిందూధర్మము ఉండగా ఈ విధంగా అత్యాచారము జరుగుట విచారకరము

"ఉపకారికి నుపకారము విపరీతముగాదు సేయ వివరింపంగ
అపకారికి నుపకారము నెపమెన్నక సేయువాడు నేర్పరి సుమతీ"

అను పద్యములో చెప్పినట్లుగా ఉపకారికి ఉపకారము చేయుట గొప్పకాదు. అపకారికి ఉపకారము చేయుట గొప్ప. కాని ఇప్పుడు చూస్తున్నదేమంటే ఎన్నో అత్యాచారాలు చేయబడ్డాయి. మతదేషాలు, మత వర్గభేదములేని రాజ్యమని నెహ్రూగారు చెప్పారు. ఇటువంటి కాల మత వర్గభేదము లేని రాజ్యములో ఇటువంటి అన్యాయములు ఒకరికొకటి జరిగినాయంటే దీనిని గురించి శ్రద్ధ వహించాలి. మా జిల్లాలో, నాందేడ్ జిల్లా లోపల పోలీసుయాక్షన్ తరువాత అనేకమంది రుకలు పోతుంటే వాళ్ళుకాని కొన్ని ఒడ్డాలు. అనేకమంది స్త్రీలను అత్యాచారాలు చేశారు కాబట్టి, ప్రభుత్వము చేయవలసినది ఒక కమిటీవేసి ఆ కమిటీలో ఎక్కువమంది రుకలను లేసుకోవలసి ఉన్నది. ఎవరి ఆకలిని వారు చెప్పవలసినదే గాని ఇతరులు చెప్పవలసినది గాదు. అందుచేత ఎక్కువమంది రుకలను కమిటీలో వేస్తే వారి కష్టాలను చెప్పుకోగలరు. నాకు ఒక జీతగాడు ఉండేవాడు. రెండు వారాలు తిన్నతిండి లేదు. అప్పుడప్పుడు గింజలు ఇస్తూండే వాళ్ళము. గింజలు ఇచ్చినా కష్టంచుకొనే ఉండేవాడు. "తిన్నా ఉపవాసము, తినకపోయినా ఉపవాసము" అని అంటూండేవాడు. తిన్నా ఉపవాసం ఎట్లా అంటే — దాని అర్థము నాకు ఒకసారి తెలిసివచ్చింది. నిజాము నవాబు పరిపాలన కాలంలో నేను నిర్మల్ జైలులో ఉన్నప్పుడు ప్రొద్దున ఒకరొట్టె, సాయంత్రం ఒకరొట్టె ఇచ్చేవారు. ఆ ఒక రొట్టెను తినకపూర్వము ఎలా వున్నదో, తిన్నతరువాత కూడా అలాగే వున్నది. అలాగే తిన్నా ఉపవాసమే తినకపోయినా ఉపవాసముగానే వున్నది. అయితే ఇప్పుడు ఎవరైతే ఇళ్ళు పోగొట్టుకొన్నారో, ఎవరైతే నష్టపడ్డారో, ఎవరియొక్క ఆస్తులు లాదొచుకోబడ్డాయో, ఎవరి భూములు లే అపహరించబడ్డాయో వారిని గురించి శ్రద్ధ వహించి వారికి మేలు కలిగించవలసియున్నది. కాబట్టి మనము వారము పవిత్రమైన గాంధీ మహాత్ముని వాక్యములు విని, వారు చెప్పినట్లు నడుచుకోవాలి. "ఆ వర్గమువారు యీ వర్గమువారు పెళ్ళిళ్ళు చేసుకోవచ్చును, అందరు కలిసి అన్నం తినవచ్చును" అని చెప్పినందువల్ల, లాభం లేదు. కాబట్టి వేగిరం ఎవరి భూములైతే అపహరించబడ్డాయో ఎవరికైతే అన్యాయం జరిగిందో, వారికి న్యాయం కలిగించాలి. వారిని గురించి శ్రద్ధ వహించే కొరకు యీ రిజల్యూషను (Resolution) వేగిరము అమలులోనికి తీసుక రావలెనని ఆశిస్తున్నాను.

منسٹر برائے ہوم اینڈ ری ہیبلیٹیشن (سری دگمبر راؤ بندو) مسٹر اسپیکر سر۔ جو قرار داد ھاوز کے سامنے پیش ہوئی ہے اسپر اس سے پہلے پورے ایک دن تک بحث ہوئی ہے اور آج بھی دو تقریریں ہوئیں ۔ اس قرار داد میں جو مطالبہ کیا گیا ہے اوس مطالبہ سے کسی قدر ھٹکر بہت سی چیزیں یہاں بیان کی گئی ہیں ۔ عام طور پر ری ہیبلیٹیشن (Rehabilitation) کا مسئلہ بھی یہاں زیر بحث لایا گیا ادھر سے اور ادھر سے کئی آنریبل ممبرس نے بڑے اچھے خیالات کا اظہار کیا ۔ میں اس قرار داد کے پیچھے جو اسپرٹ (Spirit) ہے اوس سے متفق ہوں اور ھاوز کے سامنے

یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ جس وقت حکومت حیدرآباد انٹگریٹ (Integrate)
نہیں ہوا تھا دستور یہاں منطبق نہیں کیا گیا تھا اوس وقت میں نے بھی اوس زمانے کے
معتمد لوگوں کے سامنے یہ مطالبہ رکھا تھا میں یہ سمجھتا تھا کہ نارمل پروسیجر
(Normal procedure) کے تحت بیدخلیوں کے خلاف ضابطہ کے تحت
کارروائی کرنے کے لئے جو رکاوٹیں و ظاہر ہے کہ عملے کے ساتھ انصاف نہیں مل سکے گا
اس لحاظ سے میں نے خود یہ مطالبہ کیا تھا لیکن جب انٹگریشن ہوگیا اور دستور
یہاں سے منطبق ہوگیا تو اسکے بعد اس مسئلہ کی نوعیت اور اسکے حل سے متعلق میں نے
اپنے اون دوستوں سے کافی بحث کی جو اس مسئلہ سے دلچسپی رکھتے ہیں جن ری ہیبلیٹیشن
کمیٹی (Rehabilitation Committee) کے جو ارکان ہیں ان میں سے
اکبر علی خان صاحب بیرسٹر اور وہ لوگ جو اس بارے میں کافی معلومات رکھتے ہیں
اون سے میں نے بات چیت کی بعد میں ہم جس نتیجہ پر پہنچے اسکی بنا پر کوشش
کر رہے ہیں قرار داد میں ایک اسپیشل کمیشن کے قیام کا مطالبہ کیا گیا ہے اور یہ
خواہش کی گئی ہے کہ اوس کی نوعیت جوڈیشری (Judiciary) ہو
تا کہ کمیشن وہاں جا کر دریافت کرے اور وہیں فیصلہ صادر کرے جو لوگ قانونی
پیشہ کرتے ہیں یا قانونی معلومات رکھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ ہم کوئی عمل اسطرح
کا نہیں کرسکیں گے سنٹرل گورنمنٹ کے جو بھی قوانین و ضوابط یہاں نافذ ہیں ان کے
خلاف نہ کوئی بل یہاں لاسکتے ہیں اور نہ کوئی کام حکومت کی طرف سے کرسکتے ہیں
اسلئے کہ ہمکو دستور کے دائرے میں جو کچھ کرنا ہے کرنا ہوگا اگر کوئی جوڈیشری
اختیارات رکھنے والا کمیشن مقرر کیا جائے جسکو یہ اختیارات دئے جائیں کہ وہ فیصلہ
کرے تو یہ ضابطہ کے خلاف ہوگا ہائیکورٹ نے متعدد فیصلے کئے ہیں کہ اس قسم
کے اختیارات نہیں دئے جاسکتے اگر اس قسم کا اختیار کسی کمیشن کو دیا جائے تو
ممکن ہے کہ ہائیکورٹ اس کو رد کردے ان پہلوؤں پر غور کرکے ہم نے جو طریقہ
اختیار کیا ہے وہ یہ ہے کہ ناجائز بیدخلیوں کے سلسلہ میں ہمارے پاس عثمان‌آباد اور بیدر
کے علاقوں سے کمیشنوں نے ناکافی مواد جمع کیا تھا اسلئے کلکٹروں سے کہا گیا کہ وہ بر
پہنچکر فریقین میں سمجھوتہ کرائیں اور سمجھوتہ نہ ہو جائے کے بعد قبضے کی واپسی کی
کارروائی کریں چنانچہ یہ طریقہ بڑی حد تک کامیاب رہا تقریباً چھ سو مقدمات کے متعلق
سو سوا سو ایسے کیس ہیں جنکے بارے میں کلکٹر کی رپورٹ سے معلوم ہوا کہ یہ ایسے
کیس ہیں جنکے متعلق قطعی طور پر یہ رائے نہیں قائم کی جاسکتی کہ یہ ناجائز قبضے
ہیں تاہم انکی چھان بین کی جا رہی ہے اب صرف (۳ ۳۲) مقدمات ایسے باقی
ہیں جنکا فیصلہ نہیں ہوا ہے اس سے آپکو اندازہ ہوگا کہ بہت سے مقدمات کا تصفیہ
ہوچکا ہے اس میں شک نہیں کہ عثمان‌آباد کے مقابلہ میں بیدر میں کام کم ہوا ہے
لیکن اب وہاں بھی کام شروع ہوچکا ہے ۔ ملا عبد الباسط صاحب جو ابتدا سے اس

بارے میں کافی دلچسپی سے کام کر رہے ہیں وہ ڈسٹرکٹ جج بھی رہ چکے ہیں انکو اس کام کے لیے اسپیشل انڈوکیٹ مقرر کیا گیا ہے اور انکے تحت کام کرنے کے لیے اسپیشل افسر کو مقرر کیا گیا ہے - پہلے تو کلکٹروں کے ذریعہ ناجائز قبضوں کو برخاست کرنے کی کوشش کی جائیگی اور اسکے بعد ان آفیسلس کے ذریعہ اگر ان ذرائع سے کام پوری طرح ہوسکے تو ہم نے یہ طے کیا ہے کہ ری ہیبلیٹیشن کمیٹی (Rehabilitation Committee) کے ذریعہ مصارف برداشت کر کے مقدمات چلائے جائیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اسکی نوبت نہیں آئیگی میں سمجھتا ہوں کہ دوسرے اضلاع سے جیسے جیسے جو شکایتیں آئی ہیں وہ کم ہیں پھر بھی یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ایسی شکایات بالکل نہیں ہیں اس سلسلہ میں بھی وہی عمل کیا جائیگا جو بندر یا عثمان آباد کے لیے کیا گیا ہے خاص انہارٹی کو مقرر کرنے کا جو مطالبہ کیا گیا ہے اگر ایسا عمل کیا جائے تو اس میں تاخیر اس وجہ سے ہوگی کہ کئی مواضعات تعلقوں اور اضلاع میں یہ مقدمات ہیں جہاں جہاں اس قسم کے مقدمات ہیں اس کمیشن کو پھر کر کام کرنا ہوگا جس میں تاخیر کا اندیشہ ہے اسلیے مناسب یہی ہوگا کہ جہاں جہاں مقدمات ہیں اوسی ضلع کی عدالت میں ایسے مقدمات دائر ہوں اس سے فیصلہ جلد تری سے ہوسکیں گے اس کام کی تکمیل کے لیے ایسے لوگوں کا تقرر کیا گیا ہے جو اسبارے میں دلچسپی رکھتے ہیں یہی طریقہ قانون اور ضابطہ کے تحت مناسب سمجھا جاسکتا ہے میں پھر یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ میں اس قرار داد کی اسپرٹ سے بالکل متفق ہوں اور اسبارے میں کافی ہمدردی کے ساتھ سوچنے کے لیے گورنمنٹ بھی تیار ہے میں آنریبل ممبرس سے کہونگا کہ جب وہ اپنی اپنی کانسٹی ٹیونسیز (Constituencies) میں جائیں تو انہیں وہاں اسبارے میں جو معلومات ہوں اون سے مجھے واقف کرائیں یا سکریٹری ری ہیبلٹیشن کمیٹی کو مطلع کریں اسکے بعد اگر ضرورت ہو تو عدالت کے ذریعہ یا انتظامی طور پر قبضہ جات واپس دلانے کی گورنمنٹ کوشش کریگی ان الفاظ کے ساتھ میں مُوور آف دی رزولیوشن سے درخواست کرونگا کہ اعتماد کمیٹی کے لیے جو رزولیوشن انہوں نے پیش کیا ہے اسے پریس (Press) نہ کریں

شری ڈاسی شنکر راؤ (عادل آباد) سپیکر سر اوس جانب کے آنریبل ممبرس نے اور منسٹر متعلقہ نے جو دلائل میری اس قرارداد کو واپس لینے کے لیے پیش کیے ہیں میں نہیں سمجھتا کہ ان میں کوئی خاص نوٹ کی بات ہے تمام تقریروں کے سننے کے بعد ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس اسپرٹ کو جو اس قرارداد کے پیچھے کارفرما ہے آنریبل ممبرس اچھی طرح سمجھتے ہیں اور یہ محسوس کرتے ہیں کہ یہ بد عنوانیاں اب بھی باقی ہیں اور اس کو قبول کیا ہے کہ قبضہ جات نا جائز اب بھی باقی ہیں بیوائیں ہیں اور ان کی امداد ضروری ہے لیکن ان کا خیال یہ ہے کہ کمیٹی کی ضرورت نہیں ہے اور جو طریقہ کار اختیار

کیا گیا ہے وہ کافی ہے۔ منسٹر صاحب نے فرمایا کہ جس جوڈیشل پاور (Judicial power)
رکھنے والے کمیشن کے قیام کا مطالبہ کیا گیا ہے اس کے بارے کا ہم کو ضرورت نہیں
ہے۔ جب ایسا ہے تو پھر اس قرارداد کو زیر عمل لانے میں جو مشکل دشواریاں
ہیں ان کو اس میں سے خارج کرکے باقی حصہ کی حد تک میں رزولیوشن کو قبول
کرلیا جا سکتا ہے۔ اس کو کسی دوسرے طریقہ سے امنڈ (Amend) کرنے کیلئے
منسٹر صاحب تیار ہو جائیں تو مجھے عذر نہیں ہے لیکن اس کے ساتھ ہی جو میں انہوں
نے کہا کہ اس کمیشن کی ضرورت ہی نہیں ہے جو کہ بہت سارے مقدمات کا فیصلہ
ہو چکا ہے اور اب صرف ۳۴ مقدمات باقی ہیں ان کو بھی اسی طرح ختم کیا جا سکتا
ہے۔ مگر جہاں تک مجھے علم ہے (کیونکہ میں ان معاملات پر کچھ کام کیا ہوں)
اس کے اور جو میں نے جو کچھ دیکھا ہے اس کے لحاظ سے کہہ سکتا ہوں کہ ریونیو
منسٹر صاحب نے جو کچھ کہا ہے وہ غیر صحیح ہے۔ میں جن مواضعات میں گیا ہوں
وہاں بہ لحاظ لوگوں سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ اس سلسلہ میں میں دو ہی مواضعات کے
نام بتاؤں گا ایک تو گنجوٹی ہے وہاں ساڑھے آٹھ مقدمات اجارہ بندی کے ہیں اور
دوسرے نام ایک موضع ہے وہاں ایک مقدمہ کا فیصلہ اس طرح کیا گیا ہے کہ ۵ ایکر
اراضی دو بھائی جو ہیں لیکر چھوڑ دی جائے کیا ریونیو منسٹر صاحب اس فیصلہ کو
صحیح فیصلہ سمجھتے ہیں۔ معلوم ہو کہ یہ جو مسئلہ کاشتکار صاحب نے کیا ہے مطالبہ یہ
ہو کہ قبضہ نہیں ہو بلکہ ناجائز طور پر اس طرح لوگوں نے زمینیں حاصل کیے ہیں
اثرات اور گورنمنٹ مشنری کو اپنے ہاتھ میں لیکر اس طرح کے فیصلے کرائے گئے ہیں
جو ریونیو منسٹر کی توجہ میں نہیں ہیں۔

دوسری چیز یہ ہے کہ ایسا کمیشن مقرر کیا جائے کہ اب جو پاورس حاصل ہیں
اوس حد تک ریونیو منسٹر استعمال نہیں لا سکتے ہیں۔ گلبرگہ میں وہاں ایک فیصلہ
عدالت سے ہوا ہے جس کے باوجود قبضہ نہیں مل رہا ہے قبضہ حاصل کرنے کے لیے
وہ لوگ جاتے ہیں تو ان کو مار کر بھگا دیا جاتا ہے بہت ممکن ہے کہ مالکان اراضی
نے یہ سمجھا ہو کہ اب ہماری کوئی داد رسی نہیں ہو سکتی اس لیے خاموش بیٹھ گئے
ہوں۔ اس کے متعلق یہ کہنا کہ گڑبڑ نہیں ہے غلط ہوگا۔ صحیح حالات کی جانچ کرنی
چاہیے کہ حقیقت حال کیا ہے۔ جو قبضہ کاشتکاروں کے ہوئے ہیں ان کو چھوڑ دینے
صرف منسٹر صاحب کے یہاں سے ملنے جانے کے باوجود قبضہ نہیں دیا جاتا ہے یہی نہیں
بلکہ پولیس ایکشن کے دوران میں عدالت میں مالکان کو گھیر کر ان پر دباؤ ڈال کر
بیانات دلوائے گئے ہیں۔ اس طرح کے کئی کیسس ہیں اس لیے میرا مطالبہ یہ ہے کہ
اس کمیشن کو قبول کیا جانا چاہیے البتہ پاورس کا جو سوال ہے اس میں آپ امنڈمنٹ لا سکتے
ہیں۔

گورنمنٹ کا کام اب تک کس حد تک ہوا ہے کیا ہوا میں نے پہلے ہی اسکی وضاحت کی ہے فروری سنہ ۱۹۵۳ ع تک گورنمنٹ نہ کہتی ہے کہ اعداد و شمار اٹھا سکے مگر باوجود کوششوں اور دعوؤں کے اعداد و شمار نہیں آئے منسٹر صاحب نے اسکے بارے میں کچھ نہیں کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ ایسا سٹیٹسٹکل ڈپارٹمنٹ (Statistical Department) کی جانب سے ضلع صدر میں کچھ لوگ اس کام کیلئے مقرر کیے گیے ہیں لیکن دوسرے ضلعوں میں اب تک ایسے کوئی انتظامات نہیں ہوئے ہیں جب میں ہوا میں ہیں انہیں مدد درکار ہے جب کبھی کوئی دی اینڈ آر ادمی وہاں جاتا ہے وہ درخواستیں دیتے ہیں۔ مگر انکا کچھ بس نہیں چلتا کہ وہ منسٹر کے مکان تک یا آر ڈی منسٹرس کے مکانوں تک اسکی اسلئے کہ وہاں کے انفلوئنس (Influential) لوگ ان پر دباؤ ڈالتے ہیں جسمیں وہ یہاں نہیں آسکتے ایسی صورت میں یہ سمجھنا کہ انکی کافی مدد کی جا سکی ہے میں سمجھتا ہوں کہ غلط ہے

بحالی کے سلسلے میں بھی مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ جب سے لوگ لٹ چکے ہیں انہیں بحالی دیگئی تھی۔ بہ وہاں جس بحالی وصول کی جارہی ہے انکے مکانات اور مویشیوں کا ہراج کیا جارہا ہے وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم بحالی واپس کرنے کیلئے تو تیار ہیں لیکن اس سال فصل اچھی نہیں ہوئی ہے اسلئے واپسی کی مدت میں توسیع کی جائے لیکن اسپر غور نہیں کیا جاتا اور واپسی کیلئے ظلم کیا جارہا ہے

بستی کی تعمیر کیلئے ممکن ہے گورنمنٹ کے حساب سے کافی پیسہ خرچ کیا گیا ہو لیکن حقیقت ہے کہ اگر ان مختلف مقامات کو دیکھا جائے جہاں مکانوں کے چھت غائب ہوگیے تھے تو معلوم ہوگا کہ کیا حالت ہے مجھے تو کہیں بھی ایسے مکانوں پر بستی نظر نہیں آئے ڈھوکی ایک موضع ہے جہاں ایسے تیار ۸ - ۹ مکانات ہیں میں نے دیکھا وہاں تو مجھے کسی ایک مکان پر بھی نہ بستی نظر نہیں آئے ایسی حالت میں یہ کہنا کہ حکومت جس طرح کام کررہی ہے وہ کافی ہے یا کافی ہوجائیگا میں نہیں سمجھتا کہ صحیح ہوگا

اس سے پہلے بھی بار آبادکاری کیلئے ایک کمیٹی بنی ۸ لوگوں پر مشتمل بنائی گیی تھی ان لوگوں نے اس بارے میں ریکارڈ حاصل کیا ایسے لوگوں کی (ایک فہرست بنائے ہوئے) اپنی موتی فہرست ہے اس فہرست کے بموجب صرف ۴۰۰ آدمیوں کو قبضہ دلایا گیا ہے اس سے زیادہ ناجائز قبضے نہیں ہٹائے گیے اور اصل مالکوں کو انکے مکانات و جائداد واپس نہیں ہوئی۔ میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ پولیس ایکشن سے پہلے جن لوگوں نے کاشتکاروں پر مظالم ڈھاکر انکی زمینات زبردستی چھین لی تھی اور زمینات یا مکانات پر قبضہ کرلیا تھا ان جائدادوں پر دوبارہ قبضہ کرلیا گیا ہو تو وہ قبضہ ہٹایا جائے۔ ایسے قبضوں کیلئے میں نہیں کہہ رہا ہوں البتہ جہاں حقیقی طور پر ظلم ہوا

ہے جہاں مظالم ڈھائے گئے ہیں جہاں جائز مالکوں سے زمینات یا مکانات چھینے گئے ہیں ان لوگوں کو ہٹایا جائے چھوٹے چھوٹے کاشتکاروں کے زمینات پر بھی ناجائز قبضہ کرلیا ہے ویسے ناجائز قابضین کو ہٹانے کی ضرورت ہے میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کمیشن قائم کرنے میں اسلئے پس و پیش کررہی ہے کہ اب تک جس قدر کام کیا ہے وہ باہر جائیگا اور معلوم ہوجائیگا کہ جو کیا ہے اس سے حکومت کی نا اہلی اور ناکارکردگی ثابت ہوگی لیکن ممکن ہے آنریبل منسٹر قاری جائنٹس کمیشن بٹھانا نہ چاہتے ہوں تو یہ اور حیرت ہے ورنہ حقیقت میں کمیشن کا مطالبہ تھا اور انصاف پسندی ہے کیونکہ یہ تمام چیزیں موجود ہیں اور میں نے خود دیکھا ہے اودھر کے آنریبل ممبرس بھی سمجھ رہے ہیں لیکن چونکہ ان پر پارٹی کا وہپ ہے اسلئے وہ مخالفت کررہے ہیں لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ اس طرح کے مظلوموں کو فائدہ پہنچانا کوئی بری بات نہیں ہے میں اودھر کے آنریبل ممبرس سے بھی اپیل کرتا ہوں کہ وہ اچھے کام میں پارٹی کے وہپ کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس ریزولیوشن کی تائید کریں میں یہ اپیل کرتے ہوئے ہی یہ ختم کرتا ہوں

Mr Deputy Speaker Does the hon member want his resolution to be put to vote ?

Shri Daji Shankar Rao Yes Sir

Mr Deputy Speaker The Question

شری داجی شنکر راؤ ووٹ پر رکھنے سے پہلے میں ایک اور عرض کرنا چاہتا ہوں اگر آنریبل منسٹر اس ریزولیوشن میں کسی قسم کا امنڈمنٹ کرنا چاہتے ہیں تو میں اسکو قبول کرنے کیلئے تیار ہوں کم سے کم وہ ایسے (ways and means) دریافت کرنے کیلئے کمیشن اپوائنٹ کرنے آنریبل منسٹر تیار ہوں تو مجھے یہ قبول ہے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر نہیں جو کچھ کہنا تھا وہ پہلے کہہ چکے ہیں میں ووٹ پر رکھتا ہوں

شریمتی معصومہ بیگم (شاہ علی بنڈہ) اسپیکر سر چونکہ میں بھی اس سب کمیٹی میں تھی جو ناجائز قبضہ جات سے متعلق قائم ہوئی تھی

مسٹر ڈپٹی اسپیکر لیکن اب اس ریزولیوشن پر کچھ کہنے کا موقع نہیں ہے ۔

شریمتی معصومہ بیگم مگر میں سمجھتی ہوں آنریبل منسٹر صاحب اس حد تک قبول کرلینگے کہ کمیشن کی بجائے ایک کمیٹی بنائی جائے اور ریزولیوشن کو اس طرح کردیا جائے کہ

Requests the Rehabilitation Committee to appoint a Committee to investigate such cases of unlawful possession and suggest ways and means of returning them to their law full owners

آنریبل ممبر جو کہہ رہی ہیں

Shri D G Bindu That has already been done

Smt Masuma Begum I am not in favour of a Commission but if the

Shri D G Bindu What I mean to say is the Committee is already functioning

Mr Deputy Speaker The question is

This Assembly is of opinion that in the wake of the police action in several places of Hyderabad State the suppressed feelings of certain sections of the people ran high leading to forcible dispossession of rightfully owned lands of even bonafide Muslim peasants and other Muslims this situation has created great hardship to considerable sections of poorer Muslims and their dependants for whom it has been difficult to get justice through normal procedure and channels

In the interest of development of the State on secular basis and with a view to doing justice and creating better conditions of security and confidence in the minority community this Assembly recommends to the Government of Hyderabad to appoint a Commission consisting of official and non official members including the members of the minority community empowering them to investigate into all the regrettable events wherever necessary in relation to the background of the problems prior to the Police Action and give as far as possible decisions on spot providing immediate relief to the sufferers on just basis and suggest ways and means for redress in other cases

The motion was negatived

Shri Daji Shanker Rao I demand a division sir

The House then divided

Ayes—55 Noes—75

The Motion was negatived

The Deputy Speaker We shall now take up the next resolution in the list

[*Mr Speaker in the Chair*]

श्री व्ही॰ बी॰ देशपांडे —अध्यक्ष महोदय यह जो दूसरा रेजोल्यूशन हाउस के सामने है चीलीज (Chillies) टमरिन (Tamarind) और पल्सेस (Pulces) के जो भाव बढ रहे है उसके बारे में है। जब यह रेजोल्यूशन लाया गया था तब हालात कुछ और थे। यह जो भाव बढ रहे है उसके अलग अलग पहलू पर आज गौर करने की जरूरत है दरमियान में हालात में कुछ तबदीलियां भी हुई है फूडप्राबलम (Food Problem) के तमाम पहलुओंपर गौर करने की जरूरत है। इस लिए मैं आनरेबल लिडर ऑफ दी हाउस से यह दरख्वास्त करना चाहता हू की बहस सिर्फ इसी हदतक महदूद न करते हुए तमाम फूड प्राबलम पर गौर किया जाय तो ज्यादा अच्छा होगा। अभी हाल ही मे गव्हर्नमेंट ऑफ इंडीयाने कोर्स ग्रेन (Coarse gram) को डिकंट्रोल (Decontrol) कर दिया है इन सब बातो पर गौर होने की जरूरत है। इस लिये मैं यह दरख्वास्त करता हू कि इस प्रस्ताव के बजाय आमतौर पर फूड पॉलिसी के बारे मे बहस होगी तो अच्छा होगा। यदि यह डिसकशन सिर्फ रेजोल्यूशन के हदतक ही महदूद न हो तो मुनासिब होगा ऐसा मैं समझता हू।

سری بی رام کشن راؤ رزولیوشن تو صرف چلیز اور تمرنڈ کےلیے تھا لیکن نوبل لیڈر آف دی ہاوس کی خواہش یہ ہے کہ اس میدان کو ذرا وسیع کرکے چاول گیہوں اور دوسری چیزوں کے بارے میں بھی بحث کریں مجھے اس میں کوئی عذر نہیں ہے

مسٹر اسپیکر وہ اکسرا میں نا ہے

سری بی رام کشن راؤ (the principle of *ejusdem generis*) کا اگر انٹرپریٹیشن کیا جائے تو اسکے لحاظ سے یہ چیز اکسرا میں نہیں آسکتی اس میں تمرنڈ اور چلیز کے مماثل کوئی چیز داخل ہوسکتی ہے

(پیاز لہسن ادرک کی آوازیں آئیں)

ہاں پیاز لہسن وغیرہ ایسی چیزیں اونین (Onion) ہو یا گارلک (Garlic) آسکتی ہے لیکن اس سے بڑھکر وسیع میدان نہیں ہوسکتا تھا۔ لیکن مولا محسوس یہ ہوتا ہے کہ ٹھیک ہی ہے تاکہ حکومت کے پاس جو بھی مواد ہے وہ ہاؤز کے سامنے رکھا جائے اور ممبروں کے توسط سے بھی اس سے واقف ہوسکے ہیں میں یہ نہیں سمجھتا ہوں کہ یہ کم ہے کہ وہ ہاؤز کے سامنے سارے واقعات رکھ سکتے ہیں۔

The House then adjourned for recess till Half Past Five of the Clock

[The House re assembled after recess at Half Past Five of the Clock]

[MR SPEAKER IN THE CHAIR]

Statement by Dr Chenna Reddy re Food Situation In Hyderabad State

مسٹر اسپیکر فوڈ سچویشن (Food Situation) کے کنسڈریشن
کے سلسلہ میں میں یہ زیادہ مناسب سمجھتا ہوں کہ فوڈ اینڈ سپلائی منسٹر تمام و کمال
ہاؤس کے سامنے رکھیں تاکہ ہاؤس کو یہ معلوم ہو اور ٹھیک طور پر سمجھ سکے کہ پوزیشن
کیا ہے؟ گورنمنٹ کی جانب سے کیا کیا کیا گیا ہے اور گورنمنٹ آگے کیا کیا کرنا چاہتی ہے
اسکے بعد میں سمجھتا ہوں کہ معزز ارکان کو عام کی مشکلات کو پیش کرنے میں سہولت
ہوگی ۔ اس سے ڈسکشن میں بھی سہولت ہوگی اور ریپیٹیشن (Repetition)
بھی نہ ہوگا ۔ ڈسکشن کے سلسلہ میں آنریبل ممبرس سے میری ایک ہی درخواست رہیگی
کہ وہ اپنے کریٹیسزم (Criticism) کو کنسٹرکٹیو کریٹیسزم
(Constructive criticism) کی حد تک محدود رکھیں کہ یہ مسئلہ ٹھیک
طور پر حل ہوسکے ۔ آنریبل فوڈ منسٹر پہلے اپنا بیان دینگے

* منسٹر فار فوڈ ، سپلائی اینڈ اگریکلچر (ڈاکٹر چنا ریڈی) مسٹر اسپیکر
میں اسکو ایک اچھا موقع سمجھتا ہوں کہ فوڈ سچویشن کے سلسلہ میں اس رزولیوشن کے
اسکوپ (Scope) کے علاوہ پورا پکچر ہاؤس کے سامنے رکھکر بحث کروں
اسلئے کہ سارے سچویشن کو اس رزولیوشن کے ذریعہ ایک دفعہ ہی ہاؤس کے ذریعہ

Mr Speaker There is no resolution as yet It has not been moved

* ڈاکٹر چنا ریڈی رزولیوشن کے علاوہ جو موقع دیا گیا ہے اسکو ٹھیک
اس وجہ سے سمجھتا ہوں کہ پورا سچویشن ہاؤس کے سامنے آئے گا اور اسکے ذریعہ عوام
کو بھی پوری تفصیلات معلوم ہوسکیں گی دوسری چیز یہ کہ جہاں جہاں جو کریٹیسزم ہوگا
اور آنریبل ممبرس اپنا اپنا تجربہ بیان کرسکیں گے گورنمنٹ اور سپلائی ڈپارٹمنٹ اسکا نوٹ کر
ضروری کارروائی کریگی اس پر غور کریگی اور عمل کرنے کی کوشش کریگی ۔ گذشتہ
دو سال میں حیدرآباد میں سارے ہندوستان کے ساتھ ساتھ غذائی صورت حال میں کافی
تبدیلیاں ہوئی ہیں تبدیلیاں ان معنوں میں کہ پہلے جو کنٹرول تھا اور نقل و حمل پر جو
پابندیاں تھیں دھیرے دھیرے انکو کم کرنے کی طرف سنٹرل گورنمنٹ اور مختلف اسٹیٹ
کی گورنمنٹس رجوع ہوئیں ۔ حیدرآباد میں بھی ہم اس قسم کی کافی تبدیلیاں کرینگے

غذائی صورت حال کے سلسلہ میں پہلے میں اس پہلو سے متعلق تفصیلات عرض کرنا چاہتا ہوں جو عام طور پر چاول جوار اور گیہوں سے تعلق رکھتا ہے دوسرا جو پہلو ہے وہ اون کی جو چیزیں ہیں جو غذائی اجناس کے اس زمرہ میں آتی ہیں جس میں املی پیاز مرچ وغیرہ بھی ہیں

چاول کی حد تک میں ہاوز کے سامنے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حیدرآباد میں گورنمنٹ زائد کاشتکاروں سے وصول کرتی رہی اور باہر گورنمنٹ آف انڈیا کے ذریعہ سے (Imported) یا مختلف اسٹیٹس سے امپورٹ کرکے یہاں کے راشننگ ایریاز میں راشننگ کی دوکانوں اور فیر پرائس شاپس (Fair Price Shops) کے ذریعہ تقسیم کرتی رہی ہے حیدرآباد کے اضلاع ورنگل وغیرہ میں پہلے روزانہ ۲ اونس اور اسکے بعد ۳ اونس فی شخص دیے سکتے ہیں اسکو ساڑھے بڑھا کر ۴ اور پھر ۹ اونس تک ہم دے رہے ہیں بعد میں اسکو ڈی راشنڈ (Derationed) کردیا گیا اس وقت حیدرآباد میں راشننگ ہے اور اس کو ۹ اونس سے لیکر ۹ اونس تک بڑھا دیا گیا ہے حیدرآباد کی جو بھی ضروریات ہیں انکے لیے عام طور پر ہر روز (مثلاً ایک لاکھ پلے) فی ماہ آف ٹیک (Off take) ہوتا تھا اس وقت بھی مختلف اضلاع اور مواضعات میں کہیں تو پہلے اور کہیں بعد میں ڈھیلے دیے جاتے ہیں موومنٹ (Movement) کی جو پابندیاں تھیں ان کو دور کرکے پورے اضلاع میں جہاں لیوی کے کلکشن (Collection) کا کام ختم ہو جاتا ہے پورے اضلاع میں فری لی (Freely) منتقل کرنے کی اجازت دیدی گئی ہے اسکی وجہ سے چاول میں کمی ہوئی ہے اور اسکی قیمتوں میں بھی نسبتاً زیادہ ارزانی ہوگئی ہے مرہٹواڑہ میں جہاں چاول کی پیداوار نہیں ہے وہاں ہم چند بیوپاریوں کو اسکی اجازت دیتے کہ تعلقوں سے لائیں تو مشکل سی ہو جاتی تھی اسکی تقسیم اور فروخت پر کنٹرول نہیں کرسکتے تھے ہم نے ایک طرح مناسب سمجھا کہ کوآپریٹیو سوسائٹیز جو ہر تعلقہ میں ... کے نام سے ہیں وہاں کے آفیسروں کی رکمنڈیشن پر انکو ضروری مقدار کا کوٹا دیا جائے تاکہ جہاں پر چاول کی پیداوار نہیں ہے وہاں پر چاول لایا جاسکے مجھے افسوس ہے کہ اسکا جسقدر فائدہ ہوسکتا تھا وہاں کی کوآپریٹیو سوسائٹیز کے آفیسرس اسکو اس ڈھنگ سے نہیں کیے مگر اسکے سوائے سپلائی ڈپارٹمنٹ کے پاس کوئی اور طریقہ نہ تھا کہ ان اضلاع میں جہاں پیداوار نہیں ہوتی اسکو سپلائی کریں

اب اس وقت سپلائی ڈپارٹمنٹ کو جو پروکیورمنٹ (Procurement) کرنا ہے پرانے سسٹم سے وصول کرنے کا کام جاری ہے وصول کرنے کی حد تک گذشتہ سال سنہ ۱۹۵۲ ۱۹۵۲ع کا میں ذکر کرتا ہوں جبکہ کراپس (Crops) متاثر ہوئے بارش دیر سے ہونے کی وجہ سے اسقدر کراپس متاثر ہوئے کہ ہماری گورنمنٹ جہاں سنہ ۱۹۵۱ ۱۹۵۲ع میں اسی ہزار ٹن ہوا اسکے مقابلہ میں سنہ ۵۳-۱۹۵۲ع

میں چالیس ہزار ٹن ہوا ۔ ور گورنمنٹ آف انڈیا سے ہمیں ۳ ہزار ٹن ملا ۔ ۴ ہزار
ٹن کا ہم کو مانگے لیکن ۳ ہزار ٹن دیا گیا ۔ لیکن اسکے بعد ۳ ہزار ٹن بھی لینے کی
ضرورت نہیں ہوئی ۔ آج ہمارا خیال ایسا ہے کہ ۸ ہزار ٹن ہے ۔ چاول کی تقسیم کے
سلسلہ میں ایک چیز میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو ریشنڈ ایریا میں وہاں لائسنس
شاپ کا طریقہ جاری کیا گیا ۔ لائسنس شاپ کا مطلب یہ ہے کہ ریٹ رکھے ہوئے حیدرآباد
اور سکندرآباد کے شہروں میں چاول لانا اور وہاں کے ریشن کارڈس پر چاول تقسیم کرنا
ہم نے گذشتہ اگسٹ سنہ ۱۹۵۳ ع سے اس طریقہ کو رائج کیا ۔ اسکی وجہ سہولت یہ ہے
کہ بہت سے ریشن شاپس سے کوٹا دینا پڑتا ہے ۔ کئی جگہوں سے یہ شکایت ضرور کی گئی
کہ باہر جو چاول ملتا ہے ور گورنمنٹ کے جو ریشن شاپس ہیں ان سے جو چاول ملتا ہے
اس کی کوالیٹی میں کافی فرق ہے ۔ اس چیز پر کافی سوچ بچار کرنے اور انویسٹیگیشن کرنے کے
بعد ڈپارٹمنٹ جس نتیجہ پر پہنچا وہ میں ہاؤز کے سامنے رکھتا ہوں ۔ اوس زمانے میں
جبکہ چاول پر ریشن تھا ملنگ (Milling) اور پالشنگ (Polishing)
پر پابندیاں رکھنے کا فیصلہ کیا گیا تھا ۔ اس میں ایک تو مقدار کا پائنٹ تھا اور دوسرے
نیوٹریشن (Nutrition) کا پائنٹ آف ویو (Point of view) تھا
وٹامن بی کی بحالی کرنے کی خاطر اس کا انتظام کیا گیا تھا ۔ کئی مرتبہ یہ محسوس کیا گیا
کہ ریشن شاپس سے جو چاول دیئے جاتے ہیں اون پر بعض کلر (Colour) کی وجہ
سے اعتراضات کیے جاتے ہیں ۔ میں اپنی معلومات کی بنا پر یہ کہہ سکتا ہوں کہ کنسومرس
(Consumers) بھی ریشن شاپس سے چاول حاصل کرنے کے بعد اوسکی
ملنگ کرنے اور سفید ہو جانے کے بعد اوسکو نکالتے ہیں ۔ اس کی وجہ سے اوسکی کوانٹیٹی
(Quantity) پر اثر پڑتا ہے ۔ پہلے ہم بغیر پالشنگ اور ملنگ کے چاول
لیتے تھے اوس کا اوتارہ (۹۶) پرسنٹ آتا تھا لیکن ڈپارٹمنٹ نے جانچ کی تو معلوم ہوا کہ
پوری طرح ملنگ اور پالشنگ کرنے کے بعد (قطعی طور پر تو فیگرس نہیں رکھ سکتا
اندازاً فیگرس رکھ سکتا ہوں) ۲ فیصد اوتار ہوتا ہے یعنی دو فیصدی چاول کی مقدار
میں کمی ہو جاتی ہے ۔ چونکہ اتفاق سے میں میڈیکل ڈاکٹر بھی ہوں وٹامن بی کی
ضرورت کو محسوس کرتا ہوں ۔ اوسکے علاوہ عام طور پر لوگوں کو چاول کی کوالیٹی کی
بھی شکایت تھی اوسکو دور کرنے کے لیے ہم نے یہ مناسب سمجھا کہ پالشنگ پر
ریسٹرکشن کو نکال دینا چاہیے ۔ کیونکہ اگر پالشنگ کی جائے تو کوالیٹی کے متعلق
عام طور پر جو شکایت ہے وہ دور ہوسکتی ہے ۔ یہ صحیح ہے کہ ایسا کرنے سے (۹۶)
فیصد کی بجائے اوتارہ (٦) پرسنٹ ہوجائیگا اور بعد ریٹ کم ہونے کی وجہ سے قیمتوں میں
زیادتی ہوگی ۔ اس لحاظ سے بھی ہم نے سوچا مگر کوالیٹی کی شکایت تو دور ہوسکتی
تھی ۔ جب سنٹرل گورنمنٹ کے فوڈ منسٹر شری رفیع احمد قدوائی یہاں آئے تو اون سے
اور ڈائرکٹر جنرل آف فوڈ شری کرشنا سوامی سے ڈسکس کیا انہوں نے اس پر رضامندی
ظاہر کی ۔ چنانچہ اس پر ہمارا ڈپارٹمنٹ اور فنانس ڈپارٹمنٹ غور کر رہا ہے ۔ مجھے امید

ہے کہ بہت جلد اس کا نتیجہ ہو جائیگا لیکن اس عمل سے یہ مطلب نہ نکالنا چاہیے کہ حیدرآباد گورنمنٹ کا مقصد قیمتوں میں اضافہ کرنا ہے اس سال سے ہم اچھا چاول دے سکتے ہیں اس سال حیدرآباد میں اچھی بارش ہونے کی وجہ سے اور جاپانی طریقہ کاشت کو استعمال کرنے کی وجہ سے فصلیں اچھی ہوئیں اور بروقت ہارویسٹ (Harvest) ہوا شارٹ ٹرم پاڈی (Shortterm paddy) مسلسل بارش ہونے کی وجہ سے ضرور تیار ہوئی لیکن لانگ ٹرم پاڈی میں سے تیار نہیں ہوئی اور نتیجہ کے طور پر میں کہہ سکتا ہوں کہ اس سال فصلیں اچھی رہیں اور پروکیورمنٹ عمدگی اور تیزی سے جاری ہے اس لیے میرا یہ اندازہ ہے اور مجھے امید ہے کہ ہم کو اس مرتبہ گورنمنٹ آف انڈیا یا دوسرے اسٹیٹس سے چاول امپورٹ کرنے کی نوبت نہیں آئیگی اس بارے میں کئی مرتبہ پروکیورمنٹ ریٹ اور اشو ریٹس (Issue rates) میں جو فرق ہوتا ہے اس پر اعتراض کیا گیا میں نے اوس وقت یہ بتلایا تھا کہ پروکیورمنٹ اور اشو ریٹس میں فرق ہونے کے کیا وجوہات ہیں باہر سے جو رائس ہم امپورٹ کرتے ہیں مثلاً جاپان سے یا ہندوستان سے باہر کے علاقوں سے (۴) روپیہ فی من کے حساب سے ہم کو چاول لینا پڑتا ہے اسی طرح اوڑیسہ اور ... سے (۳) روپیہ فی من کے حساب سے لینا پڑتا ہے اسی طرح مدھیہ پردیش سے لیا جائے تو ۱۶ سے لیکر ۲ روپیہ فی من تک پڑتا ہے اس کے لیے ٹرانسپورٹ چارجس بھی دینے پڑتے ہیں ۔ اس لیے پروکیورمنٹ ریٹ اور اشو ریٹس میں فرق ہوتا تھا اس مرتبہ ہم کو باہر سے چاول امپورٹ کرنے کی ضرورت نہیں رہیگی اس لیے مجھے امید ہے کہ بالنسنگ پرمیٹ کمیس نکال دینے کے بعد بلیک ہی ریٹس سے ہم عوام کو چاول دے سکینگے اس وقت جو اسٹاک ہمارے پاس موجود ہے وہ (۸) ہزار ٹن ہے اور ابھی پروکیورمنٹ جاری ہے ڈپارٹمنٹ کو توقع ہے کہ جنوری کے ختم تک پروکیورمنٹ کا کام مکمل ہو جائیگا ہمارا ٹارگٹ (۴) ہزار ٹن کا ہے ماہانہ چار ہزار ٹن سے کسی صورت میں بھی زیادہ نہیں ہوگا اس طرح امید ہے کہ ہم (۴) ہزار ٹن وصول کر لے سکینگے ۔ اس وقت تو ( ) مہینوں کا اسٹاک موجود ہے چاول کے معاملہ میں مزید کوئی تصفیہ کرنا ہوگا تو اس کے متعلق غور کرینگے میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حیدرآباد میں راشن شاپ سسٹم کی وجہ سے چاول کی کوالیٹی اور قیمتوں میں فرق بتایا جاتا ہے اوسے میں ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں حیدرآباد اور سکندرآباد میں چونکہ راشن شاپس کے ذریعہ باضابطہ چاول تقسیم کیا جاتا ہے اس لیے اس کی کوئی تکلیف نہیں ہوئی لیوی کی وصول کے زمانے میں موومنٹس (Movements) پر جو ریسٹرکشنس تھے وہ ہم نے عائد کیے ہیں اسکی وجہ سے شروع شروع میں سپلائی میں مشکلات ہوئیں اور قیمتوں میں اضافہ ہوا لیکن گزشتہ دو ہفتوں میں اس کا تصفیہ کیا گیا کہ اسکی ضرورت نہیں ہے پروکیورمنٹ اچھا ہو رہا تھا اس وجہ سے موومنٹس پر جو پابندیاں تھیں اون کو دور کردیا گیا بعض جگہ آئسپیل اور نان آئسپیل لوگوں نے حالات کے لحاظ سے لیوی کی

وصولی کے وقت بھی ان پابندیوں کو ٹال دیا سلا ورنگل تعلقہ ھمگسال اور دوسرے
تعلقوں میں بھی اس قسم کا کام کیا گیا اس لئے سوویسٹ فری ہو جانے کی وجہ سے
قیمتیں دھیرے دھیرے کم ہوتی جا رہی ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ چاول کی
حد تک کوئی سختی نہیں ہے

جوار کی حد تک میں یہ کہونگا کہ ڈی کنٹرول (Decontrol) سے پہلے
تک اس پر بھی پابندیاں نہیں اور راشن شاپس کے ذریعہ یہ تقسیم کی جاتی تھی گزشتہ
سال جوار کی حد تک کراپس اچھے تھے اور پیداوار کی حد تک خراب تھے سنہ ۹۵۲ ع
میں ہمارے گوداموں میں جو جوار تھی وہ (۴) ٹن تھی چنانچہ سال کے
شروع میں اون چار مہینوں میں جنہیں لین منتھس (Lean months) کہا جاتا
ہے اور جن میں جوار کی ضرورت ہوتی ہے ہم نے کافی مقدار میں جوار سپلائی کی اس
بات کا لحاظ نہ رکھتے ہوئے کہ فلاں شخص کاشتکار ہے اوسکو جوار کی ضرورت نہیں
اس قسم کی پابندیوں کو برخاست کر کے ہم نے کافی مقدار میں جوار سپلائی کی گزشتہ
سال سنہ ۹۵۲ ع کے اخر میں ہمارے پاس کے فگرس کے لحاظ سے پاڈی (Paddy)
کا کافی اسٹاک موجود تھا اور جوار کی قیمتیں بھی کم ہوتی جا رہی تھیں اس لئے
حیدرآباد و سکندرآباد میں اس کو ڈی راشن (Deration) کیا گیا اور ہم نے یہ
سمجھا کہ اسکو راشن شاپس کے ذریعہ سپلائی کرنے کی ضرورت نہیں اس لئے جنوری سے
ہم نے اسکی سپلائی بند کردی دو تین مہینے بغیر کنٹرول رہا لیکن بعد میں
جب لین منتھس شروع ہوئے تو جسطرح ان مہینوں میں مشکلات پیدا ہوتی ہیں
حیدرآباد اور سکندرآباد میں بھی مشکلات پیدا ہونی شروع ہوگئیں چنانچہ پھر
ہم نے راشن کے ذریعہ اسکی سپلائی شروع کردی گزشتہ چار مہینوں سے برابر یہ
دیکھنے میں آرہا ہے کہ قیمتوں میں زیادتی ہوگئی ہے اس لحاظ سے پہلے فی دوکان
پانچ تھیلے جوار دینے کی بجائے اس میں اضافہ کیا گیا اور آخر میں تو یہ طے کیا گیا
کہ جس کسی دوکان پر جتنی مقدار میں جوار کی ضرورت ہو اوتنی مقدار دیجائے اس
کے نتیجہ کے طور پر آج کل مارکٹ کے جو ریٹس ہیں وہ میں ہاوز کے سامنے رکھنا
چاہتا ہوں پیلی جوار کی قیمت کم سے کم ۳ روپیہ اور زیادہ سے زیادہ (۳۰) روپیہ
فی پلہ اس کے مقابلہ میں ہم نے ایشوریٹس (Issue rates) (۳) روپیہ
فی پلہ ہیں یعنی پیلی جوار ہم (۳) روپیہ فی پلہ کے حساب سے دیتے ہیں
اسی طرح سے جوار سفید کی قیمت کم سے کم (۴۴) روپیہ اور زیادہ سے زیادہ (۴۷) روپیہ
جوار جینی اور ساہوری کی قیمت کم سے کم (۳۰ ۸) اور زیادہ سے زیاد (۴۴ ۴۴) روپیہ
لیکن حیدرآباد و سکندرآباد میں راشن کی دوکانوں پر جوار دینے کی وجہ سے یہ قیمتیں کم
ہوگئی ہیں گزشتہ دو ہفتوں سے حیدرآباد کے مختلف اضلاع سے میرے پاس مسلسل
رپورٹس آرہی ہیں اور اس ہاوز کے ارکان ممبرس نے بھی رپورٹس دی ہیں کہ قیمتوں
میں اضافہ ہورہا ہے ۔ اس لئے ڈپارٹمنٹ نے اپنے عہدہ داروں کو آرڈرس جاری کئے کہ

جہاں کہیں اس قسم سے وصول میں اضافہ ہو رہا ہے وہاں فیر پرائس شاپس قائم کیے جا کر جوار کی تقسیم کا انتظام کیا جائے کل بارسوخ ممبروں کے ایک آرمبل ممبر نے اس سلسلہ میں میرے پاس آئے تھے وہ کہتے تھے کہ اس مرتبہ جوار کے کرپس کافی حد تک ہار ہوئے ہارویسٹ کے زمانہ میں سخت کی بارش ہونے کی وجہ سے فصلوں کو کافی نقصان پہنچا جانچہ وسیع طور پر کسانوں سے پروکیورمنٹ کرنے کا جو طریقہ تھا ڈپارٹمنٹ نے اوسکو بند کردیا اور اس کے بجائے جو کاشتکار مارکٹ میں اناج لاتے ہیں اور جو لائسنس ہولڈرس ہیں اون سے ۲۵ فیصد ۴۰ فیصد مختلف اضلاع میں وہاں کے حالات کے لحاظ سے تعین کرکے وصول کی جاتی ہے اس مرتبہ دو تین مہینوں کے اندر پروکیورمنٹ ہر دو نہیں ہوسکا کیونکہ فصلیں خراب ہونے کی وجہ سے مارکٹ میں کافی جوار نہیں آسکی اس لحاظ سے سپلائی ڈپارٹمنٹ نے یہ طے کیا کہ پروکیورمنٹ بند کردیا جائے اور بعد میں جب فصلوں میں اضافہ ہوتو فیر پرائس شاپس کے ذریعہ اس کی تقسیم کا انتظام کیا جائے اور میں ہاوز کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جہاں کہیں بھی اسکی ضرورت ہوگی فوراً رو بہ کردیجائیگی اس وقت اسٹاک میں (۷) ہزار ٹن جوار موجود ہے جہاں کہیں یہ معلوم ہو تا آنریبل ممبر مہربانی کرکے بتائیں وہاں فور اہر ا یس شاپ قائم کرکے جوار تقسیم کی جائیگی

گزشتہ ہفتہ گورنمنٹ آف انڈیا نے کورس گرینس (Coarse grains) کے بارے میں اپنی پالیسی کے متعلق میں یہ طے کیا کہ اگر سٹیٹ گورنمنٹ یعنی ایک اسٹیٹ سے دوسرے سٹیٹ میں جوار لیجانے پر جو پابندی تھی اوس کو برخاست کردیا حیدرآباد اور مدھیہ پردیش یہ دو ایسے اسٹیٹس ہیں جو سارے ہندوستان میں جوار کے لیے سرپلس مانے جاتے ہیں لیکن گزشتہ سال اگرچہ کہ ہمارے کراپس مدھیہ پردیش کے کراپس سے اچھے رہے لیکن حیدرآباد گورنمنٹ ایسی پابندیوں کو اٹھالینے کے متعلق رائے نہیں دی تھی بلکہ یہ کہا تھا کہ اس سال یہ پابندی برخاست کرنا مناسب نہیں اس مرتبہ گورنمنٹ آف انڈیا اس مسئلہ کو اپنے طور پر سوچ رہی ہے ہرنس میں جو فگرس ہے ہیں اون کے لحاظ سے اس سال سارے ہندوستان میں کاشت کے رقبہ میں دو ملین ایکڑ اضافہ ہوا اس بنا پر انہوں نے یہ مناسب سمجھا کہ ایسی پابندی کو نکال دیا جائے میں سمجھتا ہوں کہ اس سے کا فائدہ حیدرآباد کو ہوگا کیونکہ اس سال ہمارے ہاں جوار کی فصلیں خراب ہیں ابھی حال میں سری رنگ جند ملوری آئے تھے اون سے ڈسکس کے بعد معلوم ہو کہ مدھیہ پردیش میں پہلی جوار کا ریٹ (Rate) سات روپیہ کلدار فی من تھے اور سفید جوار ۸ ۹ روپیہ فی من کے حساب سے ہے وہاں کے کاشتکاروں کو کافی قیمتیں دلانے کا سوال تھا اسطرح سے پابندی کو برخاست کرنے کی وجہ سے وہاں کے کاشتکاروں کو کافی قیمتیں ملنے کا راستہ پیدا ہوگیا اور اسکے ساتھ ساتھ اون اسٹیٹس کے لیے بھی یہ فائدہ مند ثابت ہوا جہاں جوار کی فصلیں خراب تھیں یعنی جو جوار کے معاملہ میں ایک ڈفسٹ سٹیٹ (Deficit State) ہے اوسکو

کنٹرول میں لانے کی گنجائش پیدا ہوئی اسطرح وہاں بھی ہم تراش کر جوار دستیاب ہوسکے گی ان باتوں کو نظر میں رکھتے ہوئے میں گورنمنٹ آف انڈیا کے منصوبہ کو جون میں مدد کیونکہ کہ ایکی اس پالیسی سے مشکلیں پیدا ہوئیں اور یہی ہے کہ اس عمل کی وجہ سے قیمتیں کافی کم ہو جاسکیں ورنہ اسکا امکان تھا کہ جوار کی قیمتیں بڑھ جاتیں حیدرآباد میں مرہٹواڑی ایسا علاقہ ہے جہاں جوار کافی مقدار میں پیدا ہوتی ہے لیکن وہاں کی حد تک بھی یہ خدشہ پیدا ہوگیا تھا کہ شاید وہاں جوار کی قیمت ۵ روپیہ تک چلی جا تی۔ اس اندیشہ سے تشویش پیدا ہوگئی تھی لیکن اب میں ایوان صدر کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اب وہ حالات باقی نہیں رہے اور تشویش کی ضرورت نہیں رہی اور کی قیمت گھٹ کر مدھیہ پردیش میں ۶ روپیہ تک آگئی ہے بعض جگہ سے سرحد پار جوار کی سمگلنگ کی شکایتیں بھی تھیں لیکن اب سمگلنگ بھی انسداد ہوسکا ہے اس وقت سات ہزار ٹن جوار ہمارے ہاں موجود ہے ان حالات میں میں سمجھتا ہوں کہ کسی قسم کی تشویش کی ضرورت نہیں ہے

گیہوں کے سلسلہ میں بھی میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں حیدرآباد میں گیہوں سادی غذا کے طور پر استعمال نہیں کیا جاتا ہے میرے یہ کہنے کی معنی یوں نہ کی جائے کہ میں گیہوں کھانے والوں کی اہمیت کو گھٹا رہا ہوں بلکہ یہ ایک حقیقت ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ حیدرآباد میں گیہوں کی لوکل پیداوار کو زیادہ پسند کیا جاتا ہے اسی لئے امریکہ سے جو گیہوں امپورٹ(Import) ہوتا ہے اسکو یہاں پسندیدہ نظروں سے نہیں دیکھا جاتا میں گیہوں کے بارے میں بھی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ حیدرآباد میں گیہوں کا کافی اسٹاک موجود ہے ایک وقت وہ تھا کہ ہم جسقدر بھی اناج باہر سے لے سکتے تھے ہمیں لینا پڑا اناج کا جمع کرنا ایک طریقہ ہوگیا تھا کیونکہ اوس وقت ضرورت تھی سنہ ۱۹۵۲ء میں گورنمنٹ آف حیدرآباد نے جو بھی اناج مل سکا اوسکو حاصل کیا اسکے بعد ہمارے پاس ۲ ہزار ٹن گیہوں کا اسٹاک ہوگیا جسکو ہم نے دھیرے دھیرے تقسیم کرنا شروع کیا ایک وقت وہ بھی تھا کہ جوار کے ساتھ گیہوں لینا لازمی تھا ورنہ جوار نہیں دیجاتی تھی کیونکہ اکثر لوگ گیہوں کھانے کے عادی نہیں تھے اسلئے گیہوں کو اسٹاک سے خارج کرنے کے لیے ایسا کرنا پڑا ہمارے پاس ۵ ہزار ٹن گیہوں کا اسٹاک تھا وہ ایسا گیہوں تھا جو حیدرآباد میں پروکیور (Procure)کیا گیا تھا یہاں لوکل ورائٹی (Local variety)کو پسند کیا جاتا ہے لیکن اوس گیہوں کو نکالنے کا بھی ایک سوال تھا اور گیہوں کو نکالنے کے سلسلہ میں حیدرآباد گورنمنٹ کو کچھ نقصان برداشت کرنا پڑا۔ رقمی نقصان کیا ہوا اسکے اعداد میرے پاس اس وقت نہیں ہیں ۱۶ روپیہ فی پلہ کے حساب سے ۴۲ ہزار ٹن گیہوں ہمکو بیچنا پڑا۔ سارے ہندوستان میں یہی قصہ ہوا اسلئے کہ گیہوں کا اسٹاک موجود تھا اور دوسرے غذائی اجناس جیسے جیسے فراہم ہوتے گئے گیہوں کی طرف سے لوگوں کی

توجہ ہٹی گئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ (۱۵-۸-۰) فی من کے حساب سے دینا طے کیا گیا ہے حیدرآباد نے بھی بیس ہزار ٹن لیے۔ اسکو مرچنٹس کے ذریعہ ریلیز (Release) کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یہ اسٹاک سنٹرل گورنمنٹ کے دینے سے اور سنٹرل گورنمنٹ کی ذمہ داری سے جمع کیا گیا اور اسکو گوداموں میں لانے کا انتظام کیا گیا۔ گیہوں کے استعمال کو فروغ دینے کے لیے اسکی قیمت کو پندرہ روپیہ آٹھ آنے سے گھٹا کر ڈیڑھ روپیہ کمی کر کے چودہ روپیہ قرار دیگئی جو آجکل راشن شاپ میں بحساب چھ آنہ جو پاؤ فی سیر فروخت کیا جا رہا ہے۔ آج مجھ سے ایک آنریبل ممبر نے دریافت کیا کہ کیا اس قسم کا گیہوں دینا بند کردیا گیا ہے؟ میں ان سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بند نہیں کیا گیا ہے وہ راشن شاپس کے ذریعہ آج بھی سپلائی کیا جا رہا ہے۔ گیہوں کی دو اقسام ہوتی ہیں۔ سفید اور لال۔ امپورٹ کیے ہوئے گیہوں میں سفید گیہوں پسند کیا جاتا ہے۔ ہمیں جو دو ہزار ٹن گیہوں ملے ان میں چودہ سو ٹن ایسے گیہوں تھے جو سفید تھے۔ ہم نے بھونگیر کے گودام سے حاصل کرنے کی کوشش کی۔ گذشتہ ہفتوں سے یہ چودہ سو ٹن گیہوں زیر استعمال رہے۔ اب کل ہی میرے پاس ڈائرکٹر فوڈ (Director, Food) کی رپورٹ آئی ہے کہ وہ سفید گیہوں ختم ہوگیا ہے اسلیے لال گیہوں اجرا کیا جائیگا۔ اگر ہم دونوں قسم کا گیہوں ایک ساتھ اجرا کرتے تھے تو نصف لال گیہوں اور نصف سفید تو لوگوں کو اعتراض ہوتا اور ہر ایک سفید گیہوں کا ہی مطالبہ کرتا۔ اسلیے ہم نے پہلے سفید گیہوں سربراہ کیا اور اسکے بعد اب لال گیہوں دینے والے ہیں۔ صرف رنگ کا فرق ہے ورنہ غذائیت میں کوئی فرق نہیں ہے۔ تقریباً چھ سو ٹن جو گیہوں باقی رہگیا ہے اوس کے خرچ ہونے کے بعد مجھے امید ہے کہ حیدرآباد کو صرف اس قسم کے گیہوں کی ضرورت ہوگی گورنمنٹ اب اندازاً ۱۴ روپیہ فی من کے حساب سے دینے کی منظوری دیگی۔ پندرہ روپیہ آٹھ آنے کے حساب سے لینے والوں کیلیے ہم نے ایک ہزار ٹن کی پابندی رکھی ہے۔ گیہوں کی حد تک ایک مختصر پکچر میں آپکے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ آج گیہوں کا مارکٹ ریٹ یہ ہے۔ دیسی گیہوں (۲۲) روپیہ سے ہے اور دوسرا گیہوں (۲) روپیہ کے حساب سے ہے اور راشن شاپ میں (۱۳-۶-۸-۰) کے حساب سے ملتا ہے۔

اسکے بعد جوار کے سلسلہ میں مجھے ایک چیز عرض کرنا ہے۔ کہا گیا کہ حیدرآباد گورنمنٹ نے کافی جوار باہر بھیجدی اسلیے یہ پوزیشن پیدا ہوگئی۔ میں یہ عرض کرونگا کہ جوار کو ڈی راشن کرنے کے لیے کاشتکاروں سے راست وصول کرنے کے طریقہ کو مسدود کرکے ٹریڈ (Trade) کے طریقہ سے وصول کرنے کا انتظام کیا گیا۔ (۲) ہزار ٹن اوس وقت اسٹاک تھا۔ سنٹرل گورنمنٹ کے مطالبہ پر ہم نے سپلائی کیا۔ اگر سنٹرل گورنمنٹ کے مطالبہ پر ہم سپلائی نہ کرتے تو ٹھیک نہ ہوتا اور دوسری بات یہ تھی کہ اتنے بڑے اسٹاک کو ہم زیادہ دنوں تک محفوظ رکھتے تو یہ جوار بہت پرانی ہو جاتی اور اسکا کیا حشر ہوتا۔ اسکے بعد قیمتوں میں کیا فرق ہوسکتا

تھا اسکی وضاحت کرنا میں ضروری نہیں سمجھتا کیونکہ آنریبل ممبرس خود اسکا اندازہ کرسکتے ہیں ۔ سنہ ۱۹۵۲ ع میں جو جوار باہر بھیجی گئی تھی میں اسکی تفصیلات کمیٹی اور سوال کے سلسلہ میں ہاؤز کے سامنے پیش کرچکا ہوں ۔ لیکن جب ہمارے پاس سرپلس کے درجہ جوار کو فروخت کرنا طے کیا گیا تو ہم نے باہر بھیجنا بند کردیا ایکسپورٹ نہیں کیا ماہ نومبر میں البتہ ڈیڑھ سو ٹن مدراس کو اور ڈیڑھ سو ٹن بمبئی گورنمنٹ کو دیئے گئے ہیں یہاں کی ضروریات جیسے ہی بڑھی گئیں ہم نے باہر بھیجنا بند کردیا ۔ اور اب سات ہزار ٹن جوار اسٹاک میں موجود ہے جوار میں ہم کو نقصان سے بچنا تھا اور اسکے سوا چارہ نہیں تھا کہ ہم اپنا اسٹاک دوسری جگہ بھیجیں اور اس سے ایک فائدہ یہ بھی حاصل ہوسکتا ہے کہ چاول وغیرہ کی ہم کو ضرورت ہوتو ہم دوسرے اسٹیٹس سے لے سکتے ہیں ۔ یہ صحیح ہے کہ چار پانچ اضلاع میں فصلیں خراب ہوئی ہیں ایسی صورت میں اگر ضرورت پڑے تو ہم باہر سے اناج لے سکتے ہیں یہ صحیح ہے کہ حیدرآباد اسٹیٹ میں خریف کی فصلیں خراب ہوئی ہیں اور ربیع کی توقعات بھی کچھ اچھی نہیں ہیں لیکن اس کمی کی تلافی دوسری جگہوں سے ہوسکتی ہے

املی و پیاز ۔ املی اور پیاز کے سلسلہ میں حیدرآباد گورنمنٹ کا کسی اور اسٹیٹ میں کسی قسم کی پابندی یا کنٹرول نہیں ہے ۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے قیمتوں میں اضافہ یا کمی کاشتکاروں کے احساس یعنی جوری پر منحصر ہے ۔ نتیجہ یہ ہے کہ کبھی کبھی پانچ روپیہ اسکا بھاؤ رہتا ہے تو کبھی دس چالیس تک پہنچ جاتا ہے اس سال فصلیں خراب ہونے کی وجہ سے اور دوسرے وجوہات کی بنا پر گورنمنٹ آف انڈیا نے پیاز کی حد تک یہ طے کیا ہے کہ انڈیا سے باہر پیاز ایکسپورٹ (Export) کرنے کی اجازت نہ دیجائے

جون اور جولائی میں جب یہاں تراسس میں ایکدم اضافہ ہوا تو حیدرآباد گورنمنٹ نے سنٹرل کو اس بارے میں ریپریزنٹ (Represent) کیا ۔ دوسرے اسٹیٹس نے بھی ایسے ریپریزنٹیشنس (Representations) کیے ۔ اس کے بعد ملک سے باہر ایکسپورٹ (Export) کو بالکل بند کردیا گیا حیدرآباد گورنمنٹ نے یہ بھی ریپریزنٹ کیا کہ حیدرآباد سے جو ایکسپورٹ کیا جاتا ہے اس کو روکا جائے ۔ لیکن گورنمنٹ آف انڈیا نے اس کو منظور نہیں کیا ۔ ابھی ابھی گذشتہ چند مہینوں میں قیمتیں کم ہوئی ہیں ۔ مارچ ۱۹۵۲ ع میں جہاں تمرہند (Tamarind) کا بھاؤ ۵۰-۱۰-۲ فی من (۲ سیر) تھا ڈسمبر میں (۶۳-۰-۰) ہوا یہ ساد نگر مارکٹ کے فیگرس ہیں اسی طرح یونیفارملی (uniformly) ہر چیز کو دیکھیے تمرہند جنوری ۱۹۵۲ ع میں (۵۰-۱۰-۵۵) فی من تھا اور فروری میں (۲-۱۰-) فی من ریٹ اس طرح وقار آباد میں ہوا ۔ میں حیدرآباد کے تین بڑے مارکٹس کے ریٹس بتلا رہا ہوں ۔ حیدرآباد کی حد تک ۵ سے ۲۲-۱۲-۰ ریٹ ہوا ۔ اسی طرح مرچ جنوری میں ۹۵ روپیے تھی فروری میں ۵۵

روپیے ہوئی وہار آباد کی حد تک ۲ سے ۵۰ روپیے ہوئی اسی طرح شکر کی حد
تک جنوری میں ۴ ۵ کی پلہ تھی و فروری میں (۹ ۹) ہوگئی ان حروف
کو لانے سے مطلب یہ ہے کہ جنوری فروری میں عام طور پر سیزن میں ما کڈلی
(Mukedly) جسم ہوتا ہے کرائس کی مارکٹ میں ویلیبلٹی (Ava la
bil ty) کی وجہ سے گولڈ کی حد تک تک خاص حد دیکھی گئی ہے و یہ کہ
گولڈ کے ذریعوں پر ملک کا حق دینے کے بعد بہت سے رہنے گرے گئے و بھی
تک فیکٹری ہے صرف بھی ایک فیکٹری ہیں مگر یہ تک فیکٹری ضرور ہے جس کی وجہ سے
گولڈ کے پروڈکشن میں کمی ہوئی اور مہینوں میں اضافہ ہو جانا بعد حکومت حیدرآباد
اس بات پر غور کررہی ہے کہ اس کو کس طرح روکا جاسکتا ہے

تیل کی قیمتیں بھی گذشتہ دو مہینوں کے اندر کافی کم ہوئی ہیں دالوں کی
قیمتوں میں بھی کافی کمی ہوئی ہے میں تیل کی لسٹ پرائسیس آپ کے سامنے رکھتا
ہوں تیل کی قیمت (۴) کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ (۸) ہے تیل کا
تیل (۳) ملتکا آئیل (۵) لن سیڈ آئیل (Linseed oil)
(۹ ۸) یہ ۲ ڈسمبر کے ریٹس ہیں اس کے بعد کے ریٹس نہیں ہیں لیکن ان کے لحاظ
سے بھی کافی کمی ہوئی ہے

سری بھگوان راؤ گاکھوڑے (عنبر) کیا یہ تیل کے لسٹ ریٹس ہیں؟

ڈاکٹر چنا ریڈی ہاں اس طرح میں سمجھتا

سری بھگوان راؤ گاکھوڑے آج تیل کا بھاؤ ۲۶ سے ۳ روپیے فی من ہے
ڈھائی روپے سیر ہے

ڈاکٹر چنا ریڈی میں یہ ۲ ڈسمبر کے ریٹس آپ کے سامنے رکھ رہا
ہوں میں نے اس طرح ہاوس کے سامنے فل سجوئیس کا ایک پکٹ رکھا ہے آنریبل
ممبرس اس پر مزید کامینس (Comments) دیں تو جو تفصیلات ضروری
اور ویلیبل (Available) ہونگی انہیں میں ہاوس کے سامنے
رکھوں گا ہاں شکر کی حد تک میں کہنا بھول گیا تھا شکر بھی ڈی راشن ہوئی
ہے اور گورنمنٹ نے فری مارکٹ کے لئے اس کو ریلیز (Release) کیا ہے
حیدرآباد میں سوگر فیکٹری دی بگسٹ فیکٹری ان انڈیا (The biggest
Factory in India) ہے و ۷۰ سے ۸ فیصد ضرورت کو پورا کرتی ہے
اس کا کافی حصہ حیدرآباد میں ریلیز کیا جاتا ہے گذشتہ چند دنوں پہلے شکر کی قیمت
بڑھ گئی تھی اس کی وجہ یہ تھی کہ گورنمنٹ آف انڈیا نے اس کے ریلیز کا آرڈر دیا تھا
اور یہ زمانہ سوگر فیکٹری میں سوگر کرشنگ سیزن (Sugar crush ng Season)
کا ہوتا ہے ان دنوں واگنس کی مشکلات کی وجہ سے قیمتیں بڑھ گئی تھیں اور سوا روپیہ

ں سے زیادہ تک قیمت پہنچ گئی تھی کو سو کرڈی راس کی گئی ہے وردی مارکٹ
کی گنجائش ہے لیکن اس کے باوجود سپلائی ڈپارٹمنٹ اس پر نگرانی رکھتا ہے کہ جس
قیمت پر وہ ریلیز کیا جاتا ہے عوام کو ٹھیک ٹھیک اسی قیمت پر مارکٹ میں ملتی ہے تاہم
مگر اصل دشواری یہ ہے کہ یہ رس سال سے بند کردی گئی ہے لیکن سو کر
فیکٹری سے بات چیت کر کے جو اس سے مقرر ہوتی ہے اس میں بردیسی کا نظام
کیا گیا ہے جا رہا ہے اس وقت شکر (۸ ۳) فی من کے حساب سے ہر رس سال پر
ملتی ہے ور وہی مارکٹ کانسس (Open Market Compet tion) کی
وجہ سے (۹۸) روپیے فی تلہ سے (۹۳) روپیے فی تھیلہ کردی گئی ہے ور
مارکٹ میں اس کی کافی مقدار موجود ہے مجھے امید ہے کہ شکر ہی کوئی ایسی
محسوس (Anx ous S tuat on) نہ ہوگی اور لوگوں کو کافی مقدار میں مل سکے گی

* **श्री व्ही डी देशपांडे** –अध्यक्ष महोदय आनरेबल मिनिस्टर फार फड अ ड सप्लाय न जो चीज हमारे सामन रखी ह और जो फिगर हमारे सामन रखा ह कि आज अनाज के हालात अच्छे ह अुससे मालम होता ह कि सही जो हालात ह अुनको अडर अस्टिमट (Undei estimate किया गया ह।

पहले म जवार के सिलसिले म कुछ अज करना चाहता हू मेरे पास जो फिगस अिसकी किमतो के बारे म ह जो कि अक दो दिन पहले के ह अुनके लिहाज से मुख्तलिफ डिस्ट्रिक्टस म क्या हालात आज राअिस (Rice) के बारे में ह वह मैं आपके सामन रखना चाहता हू। जहा आदिलाबाद में चावल की किमत २४ से ३१ रुपये फी पल्ला है वहा पर गुलबर्गा रायचुर और बीदरमें ४६ रुपय से ५२ रुपये फी पल्लातक किमते बढी हुअी ह। अिन किमतो का मुकाबला आदिलाबाद की कीमतो से किया जाय तो मालम होगा कि यह कीमते दुगन से भी ज्यादा ह मेरा कहना यह है कि हुकमत हदराबाद ने जो अपनी अक्सपोट पालिसी (Expoit Policy) रखी ह वह सही नही ह आज ग हनमट आफ अिडियान जो अनाज के अिंटरस्टटमुव्हमट (Intei state Movement) को फरी रखन की पालिसी रखी ह वह हालात के लिहाज से ठीक नही ह यदि हम जरूरत पडी तो मध्यप्रदेश आदि दीगर स्टटो से ज्वारी मिल सकती ह यह सही ह लेकिन जो फरी ट्रड (Fiee tiadc) अिसके लिय रखा गया ह वह सही नही ह। अिस तरह फरी ट्रड रखना म मुनासीब नही समझता हू गुलबर्गा और रायचुर के रिपोट ह कि वहा पर ज्वारी के भाव काफी बढते जा रहे ह औरगाबाद की रिपोट ह कि वहा जो ज्वार दी जा रही है वह निलवा जातिकी ह और यह बिलकुल खान के लायक नही ह अुसमें काफी पानी ह और वह गीली ह। अितनाही नही बल्कि मेडिकल आफिसर की भी यही रिपोट ह कि वह ज्वार खान के लायक नही ह बबअी मद्रास आदि स्टटो न असे लेन से भी अिनकार किया है। मन सुना है कि अिस महिन से अलबत्ता सफद चाल ज्वार दी जा रही ह। लेकिन आम तौर पर जो ज्वारी दी जाती है वह अच्छी नही ह और कट्रोल न होन की वजह से बाहर कीमते बढ रही ह सरकार जो अनाज सप्लाय करती ह वह अच्छा न होन की वजह से लोगो को बाहर से ज्यादा कीमतो पर अनाज लेन पर मजबूर होना पडता ह। आज बाजार म फी रुपये को तीन सेर जवारी मिल रही है।

आज हुकूमत की तो डीकंट्रोल की पॉलिसी है। जिसको ठीक से चलाना है तो पहले गव्हर्नमेंट के पास अनाज का काफी स्टाक होना जरूरी है ताकि किसी भी मौके पर अुसे रिलीज (Release किया जा सके और मार्केट पर चेक (Check) रहे। सारे हिंदुस्तान की ही आज डिकंट्रोल की पालिसी है। लेकिन यह देखा जाना चाहिये कि अलग अलग सूबो में या डिस्ट्रिक्टस में ज्यादा डिस पॅरिटी (Disparity) नही होनी चाहिये।

आज के हालात यह है कि जो लोअर अिनकम ग्रूप्स (Lower income Groups अुनके अिकानॉमिक हालात अच्छे नही है। जवारी की फसल अच्छी नही है। अिस लिये अिस सिलसिले है में मैं कुछ सजेशन्स (Suggestions) ऑनरेबल फूड अॅन्ड सप्लाय मिनिस्टर के सामने रखना चाहता हू। पहली बात म यह कहना चाहता हू कि बाहर के स्टेटो को जो ज्वारी भेजी जा रही है वह बिलकुल बाहर नही भजी जानी चाहिये। अनाज के जो भाव बढ रहे है अुनको रोकने के लिये गव्हर्नमेंट को चाहिये कि चीप ग्रेन शाप (Cheap grain shop) के जरिये से अनाज अव्वाम को मुहैया करने का अिंतजाम करे। जब से डिकंट्रोल होगया है तब से ब्लॅक मार्केट Black market। मैं लेकिन ब्लॅक मार्केट तो नही कहा जा सकता है क्योंकि अभी तो डीकंट्रोल हुआ है तो जाभी ब्लॅक मार्केट या व्हाअिट मार्केट (White Market) हो अुसमें कीमते बढती जा रही है। अुसको रोकने के लिये चीप ग्रन शॉप खोल कर अुसके जरिये से अनाज देन का अिंतजाम करना चाहिये।

मिनिस्टर साहब ने फरमाया कि हमारे सरकारी गोदामो में ज्वार का ७००० टन स्टॉक मौजूद है। लेकिन मुझे शक है कि यह जो कीमते आज बढ रही है अुसका मुकाबला अितने स्टॉक से किया जा सकता है या नही ? ज्वार की हदतक तो जो जायजा मिनिस्टर साहबने लिया है वह ठीक नहीं है। असे हालात में अितने स्टॉक से गव्हर्नमेंट हालात का मुकाबला कैसे करेगी ? औरंगाबाद के हालात तो मने आपके सामने रखे ही है। अुन पर ध्यान देना जरूरी है। वहा अच्छा अनाज भेजा जाना चाहिये।

अब चावल के सिलसिले में जो मुख्तलिफ अजलाओ के फिगर्स मेरे पास है वह मै आपके सामने रखना चाहता हू। निजामाबाद वरंगल और महबूबाबाद में चावल की कीमत फी पल्ला ४६ रुपय से लेकर ५६ रुपय तक है। अिसके मुकाबले में औरंगाबाद में ९६ रुपये से लेकर १०५ रुपय, गुलबर्गा में ८५ रुपय से लेकर ९६ रुपय तक, रायचुर में ८५ रुपये से १०० रुपये तक अैसी चावल की कीमते है। तेलंगना के अरिया में जहा चावल की कीमत ४६ रुपये से ५६ रुपये फी पल्ला है और रायचूर औरंगाबाद आदि मुकामात पर वह १०० १०५ तक है यानी करीब दुगनी से भी ज्यादा है। यह जो भाव में डिसपॅरिटी है अुसका मुकाबला जनता को करना पड रहा है। आज फूड डिपार्टमेंट का यह काम है कि वह कुछ अैसा अिंतेजाम करे कि अुससे जो कीमते बढ रही है वह बढनी न पायें, और लोगो को सस्ते दामो पर अनाज मिल सके। अिसके लिये मेरा सजेशन यही है कि अैसे जगहो पर फेअर प्राअिस ग्रेन शॉप (Fair Price grain shop) खोले जाने चाहिये। यदि अैसा किया जाय तो ही जो भाव बढरहे है अुनका मुकाबला किया जा सकता है। अभी तो अिंटर डिस्ट्रिक्ट मुव्हमेंट पर जो रिस्ट्रीक्शन था वह हटा दिया गया है। अिसका नतीजा यह हुआ है कि जहा जो चीजें पैदा

होती है वहा तो अुसकी कीमत कम हैं, लेकिन जहा यह माल पैदा नही होता वहा पर यह कीमते ज्यादा बढ रही है। और जैसा कि मैने बताया कअी मुकामात पर यह कीमते दुगनीतक भी बढ गअी है।

जो कीमते हैदराबाद शहर में और दूसरी जगहो पर बढ रही है अुनके बारे में कअी पार्टियो ने और यहा के वीमेन्स कौन्सिल ने भी मिनिस्टर साहब के पास रिप्रेझेंटेशन किया है असा मने सुना है यह देखा गया है कि गव्हनमेंट रेशन शॉप में कीमते कम होती है और अुसी अनाज की कीमत लायसेन्स शॉप में ज्यादा होती है। रेशन शॉप में जो अनाज की क्वालीटी (Quality) होती है वह अच्छी नहीं होती। अिसलिये लोगो को मजबूरन लायसेन्स शाप से लेना पडता है। और दाम ज्यादा देने पडते है। प्रायव्हेट दुकानो में दाम दुगने तक बढ जाते है। यह ठीक नही है। रेशन शाप में भी अच्छी क्वालीटी रखी जानी चाहिये ताकि लोगो को मजबूरन ज्यादा दाम न देना पडे।

यह भी अक शिकायत है कि जो लायसेन्स शॉप है अुनको जितना राशिस मगाने की अिजाजत है अुससे ज्यादा राशिस मगाया जाता है और अुससे ब्लॅक मार्केट ज्यादा बढता है। जो ज्यादा राशिस मगाया जाता है अुसे बाद में ब्लॅक मार्केट मे बेचा जाता है। अिस सिलसिले मे शहर में तो काफी गडबडी हो रही है। डिपार्टमेंट के बडे ऑफसर से लेकर अिनस्पेक्टर्स और नीचे तक सबको यह बाते मालूम है। लेकिन वे सब अुसमें मिले हुअे रहते है और बडे आफसर भी करप्शन (Corruption) करते है। मिनिस्टर साहब यदि चाहे तो मै अिसके तफसिलात देने के लिये भी तयार हू। फूड डिपार्टमेंट में करप्शन होता है और अुसका असर कीमतो पर भी होता है और नतीजतन कीमत बढती है।

[MR DEPUTY SPEAKER IN THE CHAIR]

अिन सब हालात को देखते हुअे न सिर्फ फेअर प्राअिस शॉप की जरूरत है बल्कि गरीब लोगो के लिये खास तौर पर चीप ग्रेन शाप की भी जरूरत है। आज तो हमारे सामने बेरोजगारी का मसला है। आज शहरो में करीब १५०० मजदूर बेरोजगार हो रहे है। अक तरफ बेरोजगारी बढ रही है और दूसरी तरफ कीमते भी बढ रही है। अिस अनाज के मोसम में यह कीमते दुगनी बढी है। अिसके बाद और कितनी बढेंगी मालूम नही। अैसे हालात में जो गरीब लोग है अुनके लिये फेअर प्राअिस शॉप्स, और चीप ग्रेन शाप्स, खोले जाने चाहिये जिससे अुनको कम दामो पर अनाज मिल सके

गेहू के बारे में मै मानता हू कि यह कोअी स्टेपल फूड (Staple food) नही है। अुसके बारे में मुझे ज्यादा तजरूबा भी नही है जो मै हाअुस के सामने रख सकू। लेकिन टेमरिन्ड (Tamarind) ओनियन्स (Onions) और आअिल्स (Oils) के सिलसिले में मुझे कहना है। और खासकर टमरिन और ऑअिल्स के बारे में मै कहूगा कि सेल्स टॅक्स का मसला जब हमारे सामने आया था अुसी वक्त मै ने यह चीज हाअुस के सामने लाअी थी कि सेल्स टॅक्स की अिजाजत टेमरिन और तिली वगैरा पर देने से यहा के भाव बढनेवाले है। भाव बढने के और भी वजूहात है यह मै मानता हू। लेकिन अुनमें से यह भी अेक वजह है कि ये चीजें यहा बेचने के मुकाबले में अगर बाहर बेची जायें तो ज्यादा फायदेमंद होती है। क्योंकि वहा टॅक्स नही देना पडता। लेकिन यहा जो टॅक्स लगाया गया है अुसके नतीजे के तौर पर यहा भाव बढे हुअे है।

ये तमाम बाते म हाअुस के सामन रखना चाहता था। अिसके बारे में ज्यादा तफसीलात जो दूसरे आनरेबल मेंबर्स जिस पर तकरीर फर्मायेंगे अुस वक्त वे हाअुस के सामन रखेंगे। मैं जितना ही अर्ज करना चाहता हू कि डीकंट्रोल करते वक्त हमको बहुत ही काशसली (Cautiously) स्टेप्स (Steps) लेने की जरूरत है। क्योंकि अगर डीकंट्रोल (Decontrol) की वजह से महंगाओ बढती है स्माल अिनकम ग्रुप्स (Small income groups) का नुकसान होता है तो वह डीकंट्रोल की पालिसी हमारे मुल्क के लिये फायदेमंद नही हो सकती। अिसका खियाल न किया जाय तो लोगो का नुकसान होगा। पहले काफी स्टाक (Stock) जमा करके झोन्स (Zones) बनाकर हर कदम पर हमको अुससे फायदा होगा या नही अिसका विचार करके फिर आगे बढना होगा। लेकिन मुझे अंदेशा है कि हुकूमत काशस स्टप्स ले रही है या नही। तजुरुबे से हम देख रहे है कि असा नही हो रहा है। जनता में घबराहट है कि जिस तरह से अगर कीमते बढेगी तो हम अपनी कम अुजरतो से अुनका मुकाबला किस तरह से कर सकते है। मैं हुकूमत से अुम्मीद करता हू कि अिस सिलसिले म जरूरी अकदाम किया जायगा।

شری ادھو راؤ پاٹل (عثمان آباد عام) مسٹر اسپیکر سر آج حکومت کی اغذیہ کی پالیسی پر بحث کرنے کا جو موقع دیا گیا ہے وہ ایک اچھا موقع ہے۔ اس وقت عوام میں ایک بےچینی ضرور ہے اور جوار جو خاص کر عام لوگوں کی زیادہ تر ... پاپولیشن (Population) کی بنیادی غذا ہے اس کی قیمت کافی بڑھ رہی ہے جیسا کہ ابھی آنریبل منسٹر نے فرمایا لین ایرس (Lean year) میں ہی ہوا کرتا ہے۔ اساڑ اور ساون دو مہینے ایسے ہیں جن میں جوار کی قیمت بڑھتی ہے۔ ہمارے پاس ربیع اور خریف کی جو جوار ہوتی ہے اگر ان کی فصلیں اچھی ہوتیں تو ممکن ہے کہ اتنی قیمت نہ بڑھتی لیکن خریف کی فصل کا یہ حال ہے کہ جہاں ۱۰ پہلے ہوتے تھے وہاں مشکل سے ۸ پہلے پیدا ہوئے ہیں کپاس کی پیداوار کی حالت بھی اسی طرح ہے کہ جیسا خرچہ کسان نے اس پر کیا ہے وہ خرچہ بھی اس کو واپس نہیں ملا۔ ربیع کی جوار کے متعلق اگر امیدیں اچھی ہوتیں تو یہ ممکن تھا کہ جو اسٹاک ہولڈرس ہیں جوار بیچنا شروع کرتے لیکن ربیع کی جوار بھی اچھی نہیں ہو رہی ہے۔ تخم ریزی کے وقت ایک خاص قسم کی بیماری پودوں میں ہوئی۔ حکومت کا اس وقت یہ اقدام کہ انٹر اسٹیٹ موومنٹ (Inter state movement) کی پابندی اٹھا لی بے موقع ہوا ہے۔ ایسے نازک شارٹیج (shortage) ہوتے ہوئے باہر سے جوار آسکتی اور یہاں کی ٹرانسپورٹ کو نیوٹرل (Neutral) کرتی۔ میں اس کی امید نہیں کرتا کیونکہ ہمارے پاس سے ہی جوار مدھیہ پردیش اور بمبئی کو بھیجی جاتی ہے۔ خاص کر بمبئی تو ہماری ہی جوار پر زندہ رہتا ہے۔

جب کنٹرول تھا تو سمگلنگ (Smuggling) کا ایک عجیب طریقہ رائج تھا۔ نہ صرف بیل بنڈیوں اور سروں پر جوار کی سمگلنگ ہوتی تھی بلکہ موٹروں اور اس سے بھی بڑھ کر تعجب کی بات یہ ہے کہ لاریوں کی ٹرین میں لوڈ کرکے لیجاتے

ہیں ۔ چور راستہ میں چوری کرتے ہیں لیکن یہاں دن میں ٹرین کے ذریعہ اتنے ماہر ہونے کے باوجود ٹرین سے اسمگلنگ کا ایک نیا طریقہ لاتور میں رائج تھا اوس زمانہ میں اسی سے متعلق کہا گیا یہ بدقسمتی ہے کہ کوئی کارروائی نہیں ہوئی کلکٹر صاحب کو ذمہ داریاں بکڑ کر دی گئیں اب تک نہیں معلوم کہ اس کا کیا ہوا سپلائی ڈپارٹمنٹ نے کیا کیا معلوم نہیں کلکٹر سے کہا جاتا ہے کہ آپ سستی و کمزوری و کہتے ہیں کہ اڈمنسٹریشن (Administration) میں جائے کا آپ کو اختیار نہیں ہے اب کوئی اور حکم لائیے تو اس پر ہم عمل کرسکتے ہیں اڈمنسٹریشن کی ایک کمیونٹی (Community) ہوسکتی ہے ایسے ذات بھائی پر دفعہ لگنے والا ہوتا ترکیب اختیار کرنے والا ہو تو اس کو ڈیفنڈ (Defend) کرنا شروع کرتے ہیں لاتور کے لوگ اسمگلروں کو بتلاتے کہ یہ جوار بندی میں جا رہی ہے تو انہوں نے بتلایا کہ ہم مجبور ہیں ہم کچھ نہیں کرسکتے یہ دفعہ بن گئی تھی نہ صرف لاتور میں بلکہ دوسرے علاقوں میں بھی ایسا ہو رہا ہے وہاں تو جبر بندی پر لگائے ہیں ریل منسٹر نے ابھی فرمایا کہ ہر اسٹیشن موسٹ ہونے کی وجہ سے اسمگلنگ ہوئی میں یہ تو نہیں کہتا کہ کیونکہ چور چوری کرتا ہے اس لئے سامان ہی گھر میں ہو یا زرعی مزدور ٹھیک کام نہیں کرتے اس لئے فصلیں ہی نہ اگائی جائیں تو یہ کوئی بحث نہیں ہے لیکن ہمارے پاس پروڈکشن (Production) میں جو کمی ہوئی وہ اڈمنسٹریشن کی کمزوری کی وجہ سے ہوئی

اسکے بعد میں قیمتوں کے سلسلہ میں عرض کرتا ہوں ڈی کنٹرول پالیسی سے پہلے بھی ایک ہفتہ سے لاتور میں جوار کی قیمت ۰ تا ۰۰ روپیہ پلہ پرلی میں ۲۰ روپیہ و گر میں ۰ ا ۲۰ روپے ریٹ میں ۰۰ روپیہ یہ ربیع کی جوار کا مین (Main) علاقہ ہے ترتھی میں ۲۶ روپیہ اور باندوڑ میں ۰ روپیہ تک قیمت گئی ہے ممکن ہے کہ انکے گرٹ کی فگرس میں فرق ہوتا لیکن میں یہ اپنا تجربہ بتلاسکتا ہوں کہ ربیع کی تخم ریزی ہوئی تو ہمارے ایک منسٹر نے یہ رپورٹ دی کہ سولہ آنہ پیک ہوا ہے گروئنڈ نٹ بہت پیدا ہوئی مگر اسکو باہر بھیجنے کی تو ... گورنمنٹ پالیسی اختیار نہ کرتی تو اچھا تھا دراصل گروئنڈ نٹ کی پیداوار بھی نہیں ہوئی ہے غلط رپورٹ دیتے یا حکومت کو خوش کرنے کیلئے رسپانسبل (Responsible) عہدہ داروں میں بھی یہ ٹرینڈ (Trend) ہے جوئی زیادہ وصول کرنے اور اپنے صاحب کی حالت کو اچھی بتلانے کیلئے بعض اوقات یہ جھوٹ ہوتی ہیں اور دوسری یہ کہ ڈائرکٹ (Direct) دیہاتوں میں جاکر حالات نہیں دیکھتے فصلوں سے واقف نہیں ہوتے اور ہوتی بھی ہے تو بھی عملاً کچھ نہیں کرتے ۔

گیہوں اور چاول کے متعلق بھی آنریبل منسٹر نے کہا ہے میں اس پر وثوق نہ لونگا مارکٹ میں سے اگر پرائس سائن نکالدیے جائیں تو شاید کوئی مشکل ایک (Psychological effect) اگر پرائس میں بھی آسکتا ہے لیکن ایسا ہی کافی نہیں ہے حکومت نے اسکے لیے جو کچھ کیا ہے وہ اول تو نہایت ہی ہے لیکن حیدرآباد کیلئے یہ مناسب موقع نہ تھا

دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے اس چاول کا اسٹاک زیادہ ہے گیہوں کا بھی زیادہ ہے کنزمپشن کے لحاظ سے میرا خیال ہے کہ جوار زیادہ کنزیوم ہوتی ہے اور اسکا پروڈکشن بھی زیادہ ہے کم از کم رمضو آڑہ میں پروڈکشن زیادہ ہے لیکن صرف سات ہزار ٹن حکومت کے پاس ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت نے فراخ دلی کے ساتھ جوار باہر بھیجدی اب قیمت بڑھ گئی ہے اور شاید مارکٹ میں پرائس کم ہونے کا امکان نہیں ہے ربیع کی جوار کم آنے کی وجہ سے بھی مارکٹ پرائس ویسی ہی رہیگی ہم ہی گھر میں جب کھانے کو نہیں ہے تو پھر باہر کے ملکوں میں بھیجتے وقت اسکا خیال کیا جانا تھا کہ جوار کی زیادہ سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے غریبوں کو تو چھوڑ دیجیے تو بھی یہ دیکھتے ہیں کہ آئندہ فصل کیسی آئیگی اسکے لحاظ سے تو بازار میں لاتے ہیں غریب کسانوں کا یہ حال ہے کہ (جسے اردو میں کیا کہتے ہیں) کھلہ ہوتا ہے تو اسکو اسکے ساہوکار اور دھوبی وغیرہ مزدورے کا بھی مسئلہ رہتا ہے اس لیے وہ جوار کا اسٹاک نہیں کرسکتا اس لیے پرائس بڑھ جانے کی وجہ سے اس سکشن کی زندگی پر اثر ہوتا ہے کیونکہ اسکی زیادہ سے زیادہ آمدنی کھانے کیلئے خرچ ہوتی ہے اور اسکو آئندہ فصلوں کی تیاری کیلئے جو خرچہ کرنا پڑتا ہے وہ نہیں جاسکتا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آنے والی فصل پر اس کا اثر ہوتا ہے اس لیے غریب کاشتکاروں کے لیے اور بیکار مزدوروں کے لیے ہم نے چیپ گرین شاپس (Cheap grain shops) کا ڈیمانڈ (Demand) کیا تھا میرا خیال ہے کہ حکومت اس پر ضرور غور کریگی وہاں لوگوں کو کام نہیں ملتا اور کام نہ ملنے کی وجہ سے پیسہ بھی نہیں ہے اور نہ بچا کر جو پیسہ کسی نے جمع کیے ہوں تو اناج کی اتنی اہمیت ہوتی ہے کہ وہ اس کے لیے خرچ ہوجاتا ہے اس لیے میں حکومت سے درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ اگر اوس کے پاس کافی اسٹاک غلہ کا ہے تو وہ فراخ دلی سے اور دیہاتوں کے ساتھ ساتھ چیپ گرین شاپس بھی قائم کرے یہ ایک اچھا مشورہ ہے کہ آئندہ سے جوار باہر نہیں بھیجی جائیگی ورنہ پیچھے ڈر ہے کہ حیدرآباد جو ایک اوور پراڈکشن (Over production) کا اسٹیٹ ہے اوسکو اور جگہ سے بھیک مانگنے کی نوبت آئیگی اس لیے مجھے امید ہے کہ حکومت اس پر کافی غور کریگی

شری سید احمد حسین (ہنگولی) مسٹر اسپیکر سر غذائی مسئلہ کے بارے میں بحث کرنے کا اس آنریبل ایوان کو موقع دیا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلہ میں ضرورت اس بات کی تھی کہ اس مسئلہ کا تفصیلی جائزہ لینے کے لیے اور اس کے ہر پہلو کو

واضح طور پر حکومت کے سامنے پیش کرنے کے لیے کافی وقت دیا جاتا۔ جو وقت دیا گیا ہے وہ کافی نہیں ہوسکتا لیکن بہرحال اسی وقت کو غنیمت جانکر میں چند ضروری امور کی طرف اشارہ کرونگا

آنریبل سپلائی منسٹر نے ابھی اپنا جو پالیسی اسٹیٹمنٹ یہاں دیا اوس میں حسب دستور اور جیسا کہ عام طور پر ہمارے حکمرانوں کا طریقہ ہوگیا ہے یہ بتایا کہ غذائی صورت حال اطمینان بخش ہے۔ ان الفاظ کو ہم مسلسل کئی سال سے سنتے آرہے ہیں لیکن پچھلے کئی سال سے جب سے کہ کانگریسی حکومت برسر کار ہے اور منسٹریں برسر اقتدار آئی ہے تجربہ اور عمل یہ بتا رہا کہ صورت حال دن بہ دن بدتر ہوتی جارہی ہے گزشتہ سال سے حکومت کی غذائی پالیسی میں ایک بنیادی تبدیلی ہوا کہ بر مرکز مرکزی سرکار اور اس کی سرکاروں نے راشن اور کنٹرول کے نظام کو ختم کرنے کی طرف قدم اٹھانا شروع کیا۔ عام طور پر کنٹرول اور راشن کے خاتمہ میں خوشی بیان محسوس کیجاتی ہیں اور اس کی سب سے بڑی وجہ نظم و نسق کی بے تدبیری کی خرابی ہے۔ یہی وجہ تھی کہ عوام اس پالیسی سے غیر مطمئن نہیں تھے۔ چنانچہ جب حکومت نے کنٹرول کو ختم کرنے اور راشن کو برخاست کرنے کی طرف قدم اٹھایا تو لوگوں نے یہ محسوس کیا کہ یہ ایک اچھا قدم ہے۔ یہ تو عام احساسات تھی لیکن حکومت کی احساسات اس بارے میں یہ تھی اور خود حکومت کے ارباب اقتدار اور ذمہ دار لوگ یہ چاہتے ہیں کہ کسی نہ کسی طرح اس ذمہ داری سے دست برداری حاصل کرلیجائے۔ حالانکہ ہر مہذب اور جمہوری حکومت کا یہ فرض اولین ہوتا ہے کہ اپنے ملک کی جنتا کی بنیادی ضرورتوں اور سب سے بڑی ضرورت یعنی غذا کا انتظام کرے۔ لیکن ہماری حکومت نے یہ محسوس کرلیا کہ پچھلے چار پانچ سالوں میں جس طرح کے عوام چاہتے تھے وہ اس کا انتظام کرنے کے قابل نہیں رہی۔ اس لیے اس نے اس ذمہ داری سے دست بردار ہونے کی خاطر راشن کو ختم کرنے کی طرف قدم اٹھایا اور یہ قدم پچھلے دو سال کے تجربوں سے ثابت ہوا کہ ایک مہلک قدم ہے۔ اگر راشن ختم کرکے کنٹرول برخاست کرکے ایسے انتظامات کیے جاتے کہ چور بازاری کی روک تھام ہو۔ بلاک مارکیٹر (Black marketeer) اور دوسرے مارکیٹ کے مڈل مین (Middlemen) پر گرفت ہو اور غذائی اجناس کی قیمتوں میں اضافہ نہ ہونے پاتے تو ہوسکتا تھا کہ عوام اس نئی پالیسی سے مطمئن ہوتے۔ لیکن پچھلے ڈیڑھ سال سے خاص طور پر حیدرآباد میں ہر گوشہ سے حکومت سے یہ مطالبہ کیا جاتا رہا کہ اس پالیسی کے نتائج خطرناک ہونگے۔ آنریبل سپلائی منسٹر بیان کرتے ہیں کہ غذائی صورت حال اطمینان بخش ہے لیکن اگر نزدیک سے صحیح نظر ڈالی جائے تو ہر شخص یہ جان لیگا محسوس کر لیگا اور سمجھ لیگا کہ اس پالیسی کی وجہ سے نہ صرف اناج کے داموں میں اضافہ کردیا گیا بلکہ غذائی معیشت ایسے بحران سے دوچار ہورہی ہے جسکا انجام اور زیادہ خطرناک ہوگا۔ اس لیے ضروری ہے کہ اس وقت اس پالیسی میں بنیادی

چند پلان کی خامیاں میں مثال کے طور پر یہ عرض آنریبل ایوان میں پیش کرنا چاہتا ہوں کہ راشن کا نظام برخواست کرنے اور غلہ ایکسپریس سے کنٹرول اٹھا لینے کے بعد گورنمنٹ نے یہ اعلان کیا تھا کہ لیسنس شاپس (Licensed shops) سے اناج ملسکیگا اور اوسکی قیمتیں راشن کی قیمتوں سے بہت کم ہو گی۔ لیکن جیسے جیسے وقت گزرتا گیا حکومت نے اپنے بیانات سے منہ پھیرلیا اور جیسی مقدار میں اناج کی ضرورت تھی وہ مقدار سپلائی کرنے سے دست برداری اختیار کرلی شروع کی اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لیسنس شاپس کی دوکانوں میں بھی قیمتوں میں اضافہ ہونا شروع ہوا اور ان دوکانوں پر غلہ نایاب ہونے لگا۔ میں اس ہاوز کے سامنے چند دن پہلے کی ایک بات رکھنا چاہتا ہوں۔ حیدرآباد کے ڈپٹی میئر کی ایک راشن کی دوکان معظم جاہی مارکٹ میں موجود ہے جس میں اون کے پاس گیا اور صورت حال کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ یہاں جیسے اناج کی ضرورت ہوتی ہے اون کا چوتھائی حصہ بھی باوجود کوشش کے حاصل نہیں ہوتا۔ اسکے علاوہ راشن کی دوکانوں پر جو اناج سپلائی کیا جاتا ہے وہ کافی ناقص ہوتا ہے۔ ممکن ہے کہ سپلائی منسٹر صاحب کی نظر میں یہ جیسے ایک میڈیکل ڈاکٹر (Medical Doctor) ہونے کے وٹامنس (Vitamins) نظر آتے ہوں اور وہ کیڑے مکوڑوں کو دیکھکر بھی اون کو وٹامن تصور کرتے ہوں یہ اونکی ہی ڈسکوری ہوسکتی ہے۔ جس قسم کے نمونے نظر آتے ہیں اور جس قسم کا راشن سپلائی کیا جاتا ہے اگر وقت ہوتا اور اگر پہلے سے ہی علم ہوتا تو میں وہ سیمپلس پیش کرتا جو راشن کی دوکانوں پر نمونے کے طور پر گورنمنٹ کی طرف سے دیئے جاتے ہیں اس کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ عجیب قسم کی ادویات کا ایک مرکب ہے۔ اس کے علاوہ راشن کی دوکان پر جتنی مقدار اناج کی ضرورت ہوتی ہے وہ بھی سپلائی نہیں کیا اور اوپن مارکٹ کو قانونی جواز عطا کردیا۔ اس جواز کی وجہ سے اوپن مارکٹ (Open market) رفتہ رفتہ بھیانک ہوتا گیا اور ایکسال کے اندر حیدرآباد اور سکندرآباد میں قیمتیں کافی بڑھ گئیں۔ جوار، چاول، گیہوں اور دوسرے اجناس کی قیمتوں کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ ان کی قیمتوں میں ۲۸ فیصد سے لیکر (۵۰) فیصد تک بڑھتی ہیں اور بعض اجناس کی قیمتوں میں دو سو سے لیکر تین سو فیصد تک اضافہ ہوا۔ آنریبل سپلائی منسٹر نے اس بیان میں یہ فرمایا کہ اس سال فصلیں اچھی رہیں لیکن ساتھ ہی ساتھ یہ بھی فرمایا کہ جوار کی فصل خراب رہی۔ پچھلے سال فصلیں خراب ہوئی تھیں اس لیے اناج کی صورت حال بہتر نہیں تھی۔ اس سال فصلیں اچھی ہوئیں اس لئے صورت حال بہتر ہوگی۔ لیکن جوار کی قیمت میں فصل کی خرابی کی وجہ سے اضافہ ہوا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اون کے بیان میں اس قسم کے تضاد کی وجہ سے ہم کسی طرح سے اون کے بیان کو صحیح تصور نہیں سمجھتے۔ اون کو چاہیے کہ صورت حال کا حقیقت پسندانہ جائزہ لیں اور یہ دیکھیں کہ اس وقت ملک کے اندر جو غذائی صورت حال پیدا ہورہی ہے اور جو سنکٹ (सङ्कट) پیدا ہورہا ہے اور معاشی بحران دن بہ دن تیزی سے ترقی کرتا جارہا ہے اوسکو دور کرنے کا

کم کرنے کے لیے کوئی راستہ اختیار کیا جاسکتا ہے۔ وقت چونکہ کم ہے اس لیے میں زیادہ تفصیل میں نہیں جاؤں گا بلکہ چند ضروری تجویزیں ایوان کے آگے رکھونگا کہ اون کو کس طرح سے روبہ عمل لایا جاسکتا ہے۔ اور اس سلسلہ میں میں حکومت سے اور آنریبل سپلائی منسٹر سے درخواست کرونگا کہ آج حیدرآباد کے اندر مختلف اداروں کی ملی جلی تنظیمیں قائم ہیں جو اس مسئلہ پر سنجیدگی سے غور و فکر کر رہی ہیں۔ انہوں نے اعداد و شمار جمع کیے ہیں اور حکومت کے آگے نمائندگی بھی کی ہے اون سے مشورہ کر کے ضروری اقدام (اگر وہ اس مسئلہ کو حل کرنا چاہتی ہے تو) کرسکتی ہے۔ اور اون کے مشورہ سے فائدہ حاصل کرسکتی ہے۔ ان تنظیموں کے ساتھ بحث مباحثہ کر کے ایک راستہ نکالا جاسکتا ہے اور صورت حال کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔

اس سلسلہ میں مختصر میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج سے ٹھیک سال پہلے جب مرکزی حکومت کے وزیر اعظم یہاں آئے تھے اور جس وقت حکومت ہند کی جانب سے دئیے جانے والی سبسیڈی (Subsidy) بند کردی گئی تھی جس کی وجہ سے قیمتوں میں اضافہ ہوا اس وقت حکومت ہند نے اعلان کیا تھا کہ جوار اور چاول کی قیمت میں اضافہ نہیں ہونے دیا جائے گا۔ اس وقت یہاں کے ... یونین نے جس میں کسی خاص سیاسی جماعت سیاسی مکتب خیال کے ہی لوگ نہیں تھے بلکہ مختلف گروپ کے نمائندوں نے عوامی غذائی کمیٹی کے نام سے ایک کمیٹی بنائی تھی مرکزی حکومت کے وزیر اعظم آنریبل چیف منسٹر اور متعلقہ منسٹر سے اس سلسلہ میں بات چیت کی۔ پورے شہر میں ایک ایسی کھلبلی مچ گئی تھی جس کی وجہ سے حکومت کو اوس وقت جھک جانا پڑا۔ چنانچہ اس دباؤ سے مجبور ہو کر حکومت ہند نے مطالبات کو مان لیا تھا اور قطعی الفاظ میں یقین دلایا تھا کہ قیمتوں میں اضافہ نہیں ہوگا۔ میں پریس کی اون رپورٹوں کو رکھ سکتا ہوں جن میں یہ خبریں شائع ہوئی ہیں۔ خود آنریبل سپلائی منسٹر اور دوسرے آنریبل ممبرس جانتے ہیں۔ مرکزی وزیر اعظم نے یہ یقین دلایا تھا کہ اس سے زیادہ قیمتیں نہیں بڑھینگی لیکن وہ بس چند مہینوں کے بعد باقی نہیں رہا۔ غالباً حکومت نے اور کانگریسی ارباب اقتدار نے یہ سمجھا تھا کہ عوام کا حافظہ کمزور ہوتا ہے۔ اس لیے دو چار مہینوں کے بعد ہی قیمتوں میں اضافہ کردیا گیا۔ لیکن آج کل عوام کا حافظہ اتنا کمزور نہیں ہے جتنا کہ حکومت نے سمجھا۔ میں دو چار مثالوں کے ذریعہ یہ بتانے کی کوشش کرونگا کہ قیمتوں میں کسی تیزی سے اضافہ ہو ... جوار کی قیمت جو پہلے تھی اور موجودہ قیمت پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ تقریباً (...) فیصدی اضافہ ہوگیا ہے۔ جو اعداد و شمار سپلائی منسٹر صاحب نے دیے ہیں اون کے سلسلے میں اگر میں کچھ کہوں تو شاید یہ ہوگا کہ وہ سرکاری گزٹ میں پہلے معلوم ہوئے ہیں لیکن حقیقت پسندانہ نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو اس میں بہت ... معلوم ہوگا۔ ایک اور چیز جسکو سپلائی منسٹر صاحب نے ایوان کے سامنے واضح نہیں کیا میں اوسکی جانب اشارہ کرنا چاہتا ہوں۔ پچھلے ... یہ فیصلہ کیا گیا تھا

میں بھی اب جو قیمتیں انہوں نے بتائی ہیں وہ سکہ کلدار میں ہیں۔ غالباً کہ کی طرف انہوں نے اشارہ نہیں کیا۔ اس کی وجہ سے بھی تھوڑا بہت فرق ہو جاتا ہے۔ سول سپلائی منسٹر کو یاد ہوگا کہ پچھلے سال جب عوامی نمائندوں سے مرکزی وزیر اغذیہ سے ملاقات کی تھی تو انہوں نے یہ یقین دلایا تھا کہ اس وقت جو قیمتیں مقرر ہیں اون میں اضافہ نہیں ہوگا۔ اوس وقت فی روپیہ ۸ سیر جوار ملتی تھی۔ لیکن آج جوار کا یہ حال ہے کہ (سیر کلدار سے لیکر سیر) کلدار میں فی سیر ملتی ہے۔ اس کے اسباب کیا ہیں۔ قیمتوں میں جو اضافہ ہوا ہے اوسکے ڈیفنس (Defence) کے واسطے حکومت مختلف باتیں کرتی ہے۔ ابھی آنریبل سول سپلائی منسٹر نے یہ کہا کہ ہم چونکہ مرکزی حکومت کی پالیسی کے تابع ہیں اس لیے یہاں جوار کی قیمتوں میں جو اضافہ ہو رہا ہے اوسکی ہم روک تھام نہیں کرسکتے۔ انہوں نے یہ بات صاف صاف الفاظ میں تو نہیں کہی لیکن ان کے بیان کا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کا تعلق مرکزی حکومت سے ہے۔ مرکزی حکومت کی غذائی پالیسی سے انحراف نہیں کیا جاسکتا۔ میں وزیر موصوف سے پر زور مطالبہ کرونگا کہ مرکز کی اس قسم کی غلامی یہ تو پسندیدہ نظروں سے دیکھی جاسکتی ہے اور یہ اس قسم کی غلامی کو برداشت کیا جاسکتا ہے جسکی وجہ سے یہاں کے لاکھوں عوام سخت غذائی بحران سے دوچار ہوجائیں۔ میں کہونگا کہ اس قسم کا نظریہ ایک ناقابل معافی جرم کی حیثیت رکھتا ہے جسکو یہاں کے عوام کبھی معاف نہ کرسکیں گے۔ ہم اسکو ایک مجرمانہ پالیسی سمجھنے پر مجبور ہیں۔ عوام کے جائز مطالبات کے بارے میں عوام کی ضروریات کے پیش نظر اسٹیٹ گورنمنٹ مرکزی حکومت پر دباؤ ڈال سکتی ہے اور یہ کہہ سکتی ہے کہ اوسکی پالیسی سے یہاں کی غذائی صورت حال بگڑتی نظر آرہی ہے لہذا اس پالیسی میں تغیر بعد صورت ضروری ہے۔ یہاں گیہوں اور چاول کے بارے میں اعداد و شمار بتائے گئے اور دوسرے اشیاء مایحتاج کی قیمتوں کا ذکر کیا گیا لیکن سپلائی منسٹر صاحب نے یہ بتانے کی زحمت گوارا نہ فرمائی کہ آج کے نرخوں اور پچھلے سال کے نرخوں کے فرق کا تناسب کیا ہے اور نہ انہوں نے یہ وضاحت فرمائی کہ اگر نرخوں کا تناسب بڑھ رہا ہے اور کیا بڑھ رہا ہے تو اوسکی روک تھام کیلئے کیا طریقے اختیار کیے گئے اور اب کیا انسدادی تدابیر اختیار کیجانے والی ہیں۔ کچھ موہوم سا اشارہ تو انہوں نے کیا ہے۔ شاید انکے ذہن رسا کی حد تک وہ جامع صورت رکھتا ہو لیکن ہم اون اشارات کو سمجھنے سے میں سمجھتا ہوں کہ قاصر رہا۔ ہمارا مطالبہ آنریبل سپلائی منسٹر سے اور حکومت سے یہ ہے کہ وہ دیہاتوں اضلاع اور شہر کی بڑھتی ہوئی ضروریوں کی جانب توجہ کریں اور احتیاط کے ساتھ قدم اٹھائے۔ اور جہاں جہاں ضرورت ہو مزید راشن شاپس (Ration shops) قائم کیے جائیں اور کارڈ ہولڈرس (Card holders) کو عمدہ قسم کے اناج کی سپلائی کا انتظام کیا جائے۔ اوپن مارکٹس (Open market) میں غذائی اجناس وغیرہ کے جو دام بڑھ رہے ہیں اوسکی روک تھام کیجائے اور قیمتوں کو معین کیا جائے۔ غذائی بحران کی وجہ سے بڑھتی ہوئی بیروزگاری کے پیش نظر یہ ضروری ہے کہ

جب گرین شاپس کے قیام کا انتظام کیا جائے۔ اگر یہ محسوس ہو کہ راشن کی موجودہ دکانیں دیہی علاقوں میں جو اسمیں پرائیویٹ دکانیں کھولی جائیں اور جہاں دکانیں کم ہیں وہاں زیادہ قائم کیا جائے اور معروف شاپس سے کم قیمت پر سپلائی کا انتظام کیا جائے جس سے مستحق افراد فائدہ اٹھاسکیں۔ دوسری اہم چیز یہ ہے کہ تمام متعلقہ اداروں سے مشورہ کیا جاکر تفصیلات معلوم کرنے کے بعد جلد سے جلد ایسا اقدام کیا جانا چاہیے کہ جس سے سبسیڈی (Subsidy) نہ دینی پڑے (یعنی جون کے مہینے سے) اوس وقت قیمتوں کی جو سطح تھی وہی سطح پر اناج کے دام قائم ہوسکیں۔ اس ترمیم شدہ اسکیم اسمیں جن پر اناج کی پیداوار دی ہو اور حکومت کی انتظامی مشنری متحرک ہو۔ اناج کی قیمتیں وہی سطح پر قائم رہ سکیں جو پچھلے سال جون کے مہینے میں تھی لیکن اگر حسب سابق ہی صلاحیتوں پر بھروسہ کیا گیا اور متعلقہ اداروں سے جو ان امور کا تجربہ رکھتے ہیں مشورہ کی ضرورت محسوس نہ کی گئی تو یہ سمجھنا لازمی ہوگا کہ عوام سے سنگین صورت حالات دوچار ہوجائیں اور انہیں سخت مصائب کا سامنا کرنا پڑے گا اسلئے سپلائی منسٹر صاحب کو چاہیے کہ وہ متعلقہ اداروں سے نہ صرف اداروں سے بلکہ اضلاع اور دیہات کے تجربہ کار لوگوں سے مشورہ کرکے ایک مشاورتی کمیٹی بناکر مستعدی سے لوگوں کو کاشتکاری کی جانب توجہ دلائیں اور ترغیب دیتے رہیں تاکہ کوئی جس سے یہ سنگین اور بھیانک صورت کا مقابلہ کیا جاسکے۔ صرف اسی طرح اس مسئلہ کو حل کیا جاسکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ مسلسل طور پر بڑھتی ہوئی قیمتوں کو کس طرح روکا جاسکتا ہے۔ یہ وقت کا ایک اہم ترین مسئلہ ہے اور اناج پر کسطرح کنٹرول باقی رکھا جاسکتا ہے ایک ضروری سوال کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ سوال ایسا نہیں ہے کہ اسکے حل کیلئے بجٹ کے اجلاس کا انتظار کیا جائے بلکہ اسکے حل کیلئے پہلی ساعت سے کوشش کرنا چاہیے کیونکہ یہ کوئی عارضی صورت نہیں ہے بلکہ اسکی اصل بنیاد ہماری زراعتی پالیسی ہے۔ میں کسی خاص بات کی طرف اشارہ کرنا نہیں چاہتا لیکن اتنا کہوں گا کہ جب تک ہماری زرعی پالیسی کی بنیادیں ٹھیک نہ ہونگی ہماری غذائی پالیسی اسی طرح کمزور بنیادی رہیگی اور منتشر حالت میں رہیگی اور اوس کی وجہ سے جن کو ہم بھیانک صورت اور سنگین حالات پیدا کرکے رہیگی۔

اگر ہم فیصلہ کرتے ہیں کہ کنٹرول انٹراسٹیٹ (Interstate) ہونا چاہیے اور بعد میں سنٹرل گورنمنٹ سے کچھ اور احکام آجاتے ہیں تو ہم اسے سابقہ احکام کو منسوخ کرنے پر مجبور ہوجاتے ہیں۔ ان تبدیلیوں کی وجہ سے اس الٹ پھیر کی وجہ سے چند لوگوں کو بلاک مارکیٹنگ (Black marketing) کرنے کا موقع ملتا ہے لیکن اس سے عوام کی مشکلات بڑھ جاتی ہیں اور غذائی مسائل مزید پریشان کن ہوجاتے ہیں جو عوام کو مضطرب کردیتے ہیں لیکن ایک دو زیادہ سے زیادہ منافع سے سروکار رہتا ہے۔ حکومت کے ارباب اقتدار کو چاہیے وہ ان مسائل کو حل کرنے کے بنیادی

وسائل تلاش کریں ۔ ہمارے دوسرے ممبروں کی جانب توجہ کروانا بہت ضروری ہے کہ جس ماہیں جو اناج مہیا کیا جاتا ہے وہ اس مقدار میں سپلائی کیا جانا چاہیے جس کہ ضرورت ہے ۔ اگر نا ہو تو بلاک مارکٹ کنٹرول قائم رہ سکتا ہے ۔ دوسری چیز یہ کہ جس اناج کی قیمت بازاری قیمت سے کم ہو ورنہ ضرور ہر شخص بلاک مارکٹ سے خریدنا ہی بہتر سمجھیگا ۔ غلوں کی کمی کے بارے میں بھی دوسرے اداروں سے مشورہ کر کے ح طے کیے جائیں ۔ بہرحال یہ وہ بھیانک مسائل ہیں جن میں دن بدن اضافہ ہی ہوتا جارہا ہے جس سے کسی طرح چشم پوشی نہیں کیجاسکتی ۔ اسلئے اگر اعداد و شمار کے ذریعہ ان حالات پر لاکھ پردہ ڈالنے کی کوشش کیجائے تو منظر عام پر ہی جاتے ہیں کیونکہ یہ وہ مسئلہ ہے جس سے عوام کا تعلق ہے ۔ سپلائی منسٹر صاحب ح بازار میں جائیں اور عوام سے قریب ہوں منسٹر کی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک عام آدمی کی حیثیت سے جائیں عوام کو یہ پتہ نہ چلے کہ منسٹر صاحب رہے ہیں اور حالات دریافت کریں تو ان کو معلوم ہوگا کہ حکومت کے بارے میں عوام کس طرح سوچتے ہیں انکے کیا احساسات اور کیا جذبات ہیں ۔ مجھے یقین ہے کہ وہ اس وقت کو عوام میں جائنگے کہ اس حکومت نے نہ صرف دوسرے مسائل کو حل کرنے کیلئے کوئی قدم نہیں اٹھایا بلکہ غذائی مسئلہ جو ایک اہم مسئلہ ہے اسکو حل کرنے میں بھی سخت ناکام رہی ہے یہی نہیں کہ ناکام رہی ہے بلکہ اوس نے عوام کے سچے سوالے جھیلے ہیں ۔ لوگوں کی قوت خرید گرگئی ہے اور بری طرح گرگئی ہے ۸ فیصد گھرانے ایسے ہیں جو دو وقت کھانا نہیں کھا سکتے ۔ بیروزگاروں کی تعداد لاکھوں تک پہنچ رہی ہے ۔ ظاہر ہے کہ مجھے اس کی وضاحت کی ضرورت نہیں کہ جنکو روزگار کے ذرائع میسر نہ ہوں وہ کس طرح اپنی زندگی گزارتے ہونگے اس بارے میں ہر شخص خود محسوس کرسکتا ہے ۔ دوسرا طبقہ جو روزگار سے لگا ہوا ہے ۔ اسکی حالت یہ ہے کہ پہلے کسی نہ کسی طرح دو وقت کی روٹی اسکو میسر آجاتی تھی لیکن ح گرانی اس درجے پر پہنچ چکی ہے کہ اسکو ایک وقت کی روٹی بھی ملنا مشکل ہے ۔ میں اس بارے میں آنریبل سپلائی منسٹر صاحب کو سیریس چیلنج (Serious challenge) کرتا ہوں اور جو حالات میں نے بیان کیے ہیں اونکو غلط کرنے کیلئے تیار ہوں وہ چلیں اور دیکھیں کہ لوگوں کی دشواریاں کیا ہیں ۔ وہ غور کریں اور حقیقت پسندی کے نقطہ نظر سے کوئی قدم اٹھائیں کہ اس صورت حال سے عہدہ برآ ہوسکیں ۔ جو بھیانک صورت اور تشویشناک حالات ہمارے مشاہدہ میں آرہے ہیں اون سے گزر کرتے ہوئے کب تک سپلائی منسٹر صاحب یہ کہتے رہینگے کہ غذائی صورت حال اطمینان بخش ہے احساس درآمد کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ قیمتیں گری جارہی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ان بیانات کی وجہ سے صورت حال اور زیادہ بھیانک ہوگئی ہے لوگ تشویش کا اظہار کرنے لگے ہیں جس سے زیادہ بے چینی پیدا ہوجاتی ہے اخبارات میں کچھ ریمارکس (Articles) آچکے ہیں اور لوگ عوام کے حالات کی نمائندگی کرتے ہیں جو سپلائی منسٹر صاحب اپنا ایک اسٹیٹمنٹ (Statement) دیدیتے ہیں

کہ سب کچھ ٹھیک ہے غذائی حالت طمانیت بخش ہے کیونکہ اناج موجود ہے ہمیں گرزمی میں وغیرہ وغیرہ لیکن دوسرے پہلوؤں کو وہ یکسر نظر انداز کر جاتے ہیں مجھے نہیں معلوم کہ وہ عمداً ایسا کرتے ہیں یا کوئی خاص مقصد ہے جوار کی قیمت میں ۲۵ سے ۳۰ فیصد تک زیادہ ہو گئی ہے قیمت جس سطح پر قائم ہے وہ ناقابل برداشت ہے اس میں کمی ہونی چاہئے نہ صرف یہ کہ ۲۵ - ۳۰ فیصد کمی ہو بلکہ پچھلے سال ماہ جون میں قیمت کی جو سطح تھی اوس پر لایا جانا چاہئے میں سپلائی منسٹر صاحب سے خواہش کرونگا کہ وہ [illegible] سے ہو یا اون جانب سے انہیں جو جانب مشورے ملے ہیں اون پر عمل کر کے حالات کو بہتر بنانے کی کوشش کریں

شری بی ڈی دیشمکھ (بھوکر دن — عام) منسٹر اسپیکر سر غذائی مسئلہ کے بارے میں اس ہاوز میں دونوں جانب کے آنریبل ممبرین نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس مسئلہ کے تعلق سے دو تین ماہ سے غذائی قیمتوں کے اضافہ کی وجہ سے لوگوں میں ہیجان بڑھ گیا ہے ہم یہ سمجھتے تھے کہ حکومت بھی اس مسئلہ کی اہمیت کو محسوس کرتی ہوگی اور [illegible] کوئی نہ کوئی ایسا اقدام کرے گی جس سے گرانی کی روک تھام ہوسکے گی میں ہاوز پر یہ واضح کردینا چاہتا ہوں کہ گذشتہ ماہ دسمبر میں سپلائی منسٹر صاحب نے جو اسٹیٹمنٹ اخبارات میں دیا وہ جس سے حکومت کی پالیسی اور موجودہ حالات میں عجیب قسم کا تضاد پایا جاتا ہے یہ صرف ہمارا ہی خیال نہیں بلکہ حیدرآباد کے اخبارات کے مطالعہ سے بھی یہ خبر ظاہر ہوتی ہے انہوں نے اپنے اسٹیٹمنٹ میں حکومت کی پالیسی اور غذائی حالات کے بارے میں یہ اعلان کیا کہ فی الحال غذائی حالات بہتر ہے غذائی اجناس کے ذخائر کافی ہیں غذائی صورت حال اطمینان بخش ہے اور قیمتیں گر رہی ہیں اس اعلان سے نہ صرف عوام میں بلکہ اس ہاوز کے آنریبل ممبرین میں بھی عجیب ہیجان پیدا ہوا بعض لوگوں نے حکومت کی توجہ اس جانب مبذول کرائی اور دسمبر کے آخری ہفتہ میں کئی بیانات شائع ہوئے انکے منجملہ میں نے بھی وزیر اغذیہ کے اس اسٹیٹمنٹ کو دیکھنے کے بعد ایک بیان کے ذریعہ یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی کہ مرہٹواڑی کی غذائی حالت کیا ہے میں نے مناسب سمجھا کہ حکومت کو مرہٹواڑی کے حالات سے آگاہ کروں مجھے اس کا افسوس ہے کہ ہمارے اور حکومت کے اندازے اور اعداد وشمار میں زمین و آسمان کا فرق نظر آتا ہے اور مزید افسوس اس کا ہے کہ آج کل کی جمہوری حکومت کا طریقہ یہ ہے کہ جو اعداد وشمار ڈپارٹمنٹ کی طرف سے آتے ہیں اون کے پیش نظر کرتے اندازے قائم کیے جاتے ہیں جو اکثر اوقات غلط ثابت ہوتے ہیں اور اسکا ثبوت ہمیں [illegible] سپلائی منسٹر صاحب کے بیان سے بھی مل رہا ہے اب [illegible] جاری بیان ملاحظہ فرمائیں تو آپکو معلوم ہوگا کہ مرہٹواڑی میں ۲ [illegible] سے سے ۳ [illegible] تک جوار کی فصل درج کرائی گئی ہے [illegible] صورت حال کے بارے میں ہے

آنریبل منسٹر نے یہ فرمایا کہ مرہٹواڑی میں فصلیں کافی تیار ہوئی ہیں یہ حقیقت ہے ان کا یہ بیان میں [illegible] کے قابل سمجھتا ہوں اور انہوں نے حقیقت پسندی سے کام لیے

ہوئے اپنے صحیح حالات کا اظہار فرمایا ۔ لیکن حکومت کا ریکارڈ یہ نہیں بتلاتا ۔ آنریبل وزیر نے یہ نہیں بتلایا کہ ۲۰ دسمبر کے گورنمنٹ گزٹ میں صفحہ ۲۷۲ پر نرخ نامہ میں یہ بتلایا گیا ہے کہ کم از کم چاول جوار گیہوں وغیرہ کے (Week) ویکلی ریٹس (Rates) کے لحاظ سے جو ل کے ہیں پچھلے سال اور اس سال کا جو مقابلہ کیا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ دسمبر کو جو نرخ تھا وہی اس سال رہا ۔ اس کے بعد آنریبل منسٹر صاحب نے اس قسم کا بیان دیا کہ میں سمجھتا ہوں حکومت کے ادارہ اور بیان میں تضاد پایا جاتا ہے لیکن عملی میدان میں خود آنریبل منسٹر کو ملاحظہ فرمائیں یہ کوئی بڑی مشکل بات نہیں ہے وہ جہاں چاہیں کسی مارکٹ میں چلے جائیں وہاں پر واضح ہوگا کہ مارکٹ کے نرخ کیا ہیں اور حکومت کے کاغذی نرخوں سے کس قدر مختلف ہیں ۔ اورنگ آباد میں باوجود اس کے کہ فصل خریف مارکٹ میں آچکی ہے گذشتہ ماہ میں جوار کا نرخ ۳ روپیے تک رہا اور اب وہاں سے ایسی مختلف قسم کی اطلاعیں مل رہی ہیں کہ نرخ ... جی ... ۵ روپیہ ہو گیا ہے اس کے ساتھ ساتھ مرہٹواڑہ کے وہ اضلاع جو جوار پیدا کرنے والے ہیں جیسے پربھنی عثمان آباد بیڑ ناندیڑ وغیرہ وہاں بھی جوار کا بھاو ... ۵ ... تک پہنچ چکا ہے ... منسٹر نے خود یہ کہا کہ تلنگانہ میں بھی چاول کم ہوا ہے اور مرہٹواڑہ میں اس کا نرخ دوسو ڈھائی سو فیصد تک بڑھ گیا ہے انہوں نے حکومت کی ڈی کنٹرول (Decontrol) پالیسی کو حکومت کے سامنے رکھا ۔ ڈی کنٹرول اسی صورت میں کیا جاتا ہے جبکہ آنے والی فصلیں اطمینان بخش ہوں ۔ حکومت کے پاس کسی خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لیے کافی اسٹاک موجود ہو اور تمام حالات کو ملحوظ رکھتے ہوئے تدریجی طور پر ڈی کنٹرول کیا جانا عوام کیلیے فائدہ مند ہوسکتا ہے ۔ لیکن ایک طرف تو تمام انڈیا میں انٹر اسٹیٹ موومنٹ سے پابندیاں برخاست کردی گئیں لیکن ایک پراونس میں حالات ٹھیک ہیں تو دوسرے پراونس میں خطرناک ہیں ۔ ایسی صورت میں درمیانی سوداگر طبقہ نفع کمانے کی خاطر جہاں جہاں ہوسکے مال منتقل کرنے کی کوشش شروع کردیگا اور یہ چیز خطرناک ثابت ہوسکتی ہے اورنگ آباد باوجود اس کے کہ فصل خریف آچکی ہے اسٹیٹ جالنہ اور سولاپور میں جوار کی فصل خراب ہونے کی وجہ سے جوار وہاں منتقل ہونا شروع ہو گئی ہے اس پر حکومت کا کوئی کنٹرول نہیں ہے اور حکومت اس کو کنٹرول کرنے میں اپنے آپ کو بے بس اور بے کس سمجھتی ہے ۔ سوداگر طبقہ جس نے کافی لوٹ کھسوٹ کیا ہے جس پر گذشتہ پانچ سال میں قیود و بندشیں عائد تھیں اب آزادی کے ساتھ موومنٹ (Movement) کررہا ہے اور ظاہر ہے کہ اگر کوئی تاجر ذرا بھی بزنس (Business) کی صلاحیت رکھتا ہو تو ہورڈنگ (Hoarding) شروع کردیگا اور جہاں اس کو زیادہ فائدہ ملے مال منتقل کرنا شروع کردیگا ۔ انٹر اسٹیٹ موومنٹ پر جب تک حکومت کا کنٹرول نہ ہو جب تک حکومت اپنے پاس کافی اسٹاک جمع کرکے دوکانوں کے ذریعہ عوام کی ضروریات کو پورا کرے ان لوگوں کے حوصلے اور بڑھتے جاسکیں گے اور

صورت حال کی خطرناک ہونی جی جاسکتی آنریبل منسٹر انچارج نے ہاوس کے سامنے یہ
بتایا کہ سگر کی قیمت … ہے لیکن عام طور پر دوکانوں میں سگر کا نرخ ایک
روپیہ دس آنے ہے ہاوس کے بارے میں بھی انہوں نے نرخ بتلائے لیکن دیکھئے کہ بڑی
رقم (Free Trade) میں کیا ہو رہا ہے اس کو نظر انداز کیا
جارہا ہے لیکن حیدرآباد میں … ایک روپیہ … روپیہ تک ہے
اور مرچ عام دوکانوں میں کافی … رکھی ہیں … نرخ بھی دن بدن بڑھ
رہا ہے … گرانی کی حکومت ذمہ دار ہے یہ کہنا صحیح …
حکومت کنٹرول … غذائی کی اہم ضرورت … نرخ کا نرخ
سات روپیہ … بڑھ گیا تھا … نرخ کچھ کم ہوا ہے نرخ میں
اضافہ کی وجہ یہ ہے کہ یہ چیزیں ہمارے ضلعے … لائی جاتی ہیں کیونکہ
… حکومت کی کوئی پابندی … ہے … کا بھاؤ … دو روپیہ … دار ہے
حالانکہ … گرڈ … سکتی ہے اور … ہم ہے اس کے
باوجود نرخ زیادہ ہے … نرخ … ڈالا ہے حکومت نرخوں میں
کمی … پیدا کرنے کی … اس بحران …
کر جاتے … اس کو … کے … ہیں …
… دوچار … لیے … منسٹر انچارج … ترتیب … کہ وہ
اس مسئلہ پر سنجیدگی سے غور کریں اور اس پر کنٹرول کریں …
کرنے کے بارے میں مناسب اقدام کریں۔ ان کا بیان ہے کہ سات ہزار … جوار جمع ہوگئی
ہے ایسے مقدار … میں نہیں سمجھتا کہ حکومت اتنا … کی اجازت دیتے ہوئے
ایسے والے حالات کا مقابلہ کرسکتی ہے اور خصوصاً جبکہ … گورنمنٹ
(Procurement) میں … ہو رہا ہے … خطرہ میں آجائے گا
اندیشہ ہے آنریبل منسٹر نے اپنے بیان میں … کہ دوسرے … میں …
بچی ہے ان … کافی مقدار میں جوار … گرانی کے … غلہ کی دوکانیں
قائم کرکے عوام کا انتظام کیا جاسکتا ہے اور … ضروری … میں
… اسی دوکانوں کے … واجبی طور پر … عوام کو فراہم
کرنے کا انتظام کریں اگر ایسا … میں سمجھتا ہوں کہ غذائی صورت حال زیادہ …
ہو جانے والی ہے اس … کو پاس کرتے ہوئے … اس … کے دوران
… اگر کم ایسے حالات کے اظہار کا … ملا ہے … کی … ہے
… ہاوس کے سامنے آچکی ہیں آنریبل … سنجیدگی سے … اور ضروری
تدابیر اختیار کریں یہ مناسب ہے

श्री हनुमाजा धोंडीबा पाटील (आष्टी) –अध्यक्ष महोदय आज जो हाउस के सामने अनाज के मसले पर बहस चल रही ह उस डिसकशन में बोलनेका मुझे मौका मिला ह मह म बहुत अच्छा समझता हू। आप आनरेबल फूड मिनिस्टर ने अिसके बारे जो बाते हाउस के सामने रखी ह अिसके लिय म अुन्हे मुबारकबाद देता हू।

आपकी यह अव्वामी हुकमत के सामन जसा सरहद पर कस्टम का काला साप था वसे ही अदर लेव्ही (Levy) का राक्षस भी था। हुकूमत न कस्टम को खतम कर के जिम काले साप को दिलकुर गाड दिया ह। असी तरह आज तक अनाज पर जो पाबदिया थी अन्हे हटाकर हुकूमत न जिस लेव्ही के राक्षस को भी खतम किया ह। जिस रिय हम देहातियो को बहुत अच्छा लगा। हम लोगो को लेव्हीक मौके पर कितनीतकलीफ होती थी यह तो आप शहर के लोग नही जान सकते ह आज सेट्रल गव्हनमट की भी यही पालिसी ह कि अनाज के कट्रोल को हो सके तो पूरी तरह से हटा दिया जाय। सेट्रल गव्हनमट की जिस पालिसी के साथ ही हमारे यहा भी फूड मिनिस्टर साहब न यह कदम अुठाया ह यह बहुत अच्छा किया ह देहातो के लिय तो यह बहुत ही अच्छा हो गया ह।

दूसरी बात यह ह कि जो भी आप लोग जिजलास में चुनकर आय ह वह अपन अपन तालुकेके हालात के जानते ह कि वहा आज अनाज की क्या हालात ह। म भी अपन तालुके के हालात अच्छी तरह से जानता हू। बहुत आनरेबल मेंबस की तरफ से बहुतसारी बाते कही गयी। सच बात यह ह कि जिस साल की फसले खराब होन की वजह से मराठवाड म तकलीफ ह। मेरे आष्टी तालके म ७० मवाजियात में फसले खराब होगयी ह और सरकार की जो रेशन दूकाने थी वह भी बद कर दी गयी ह और जो दूकाने मौजूद ह अुसम माल भी बहुत कम ह। अनको माल भी जरूरत जितना नही मिल रहा ह। लेकिन मेरा विश्वास ह कि आज वहा किसान और मजदूर को तकलीफ हो रही ह वह कम हो जिसके लिय सरकार जरूर सोचगी।

हमारे मिनिस्टर साहब न पहले जो पाबदीया अनाज अक स्थान से दूसरे स्थान पर लेजान के लिय थी वह कम कर दी ह कट्रोल हटा दिया गया ह। जिस पर जो आक्जक्शन लिया जा रहा ह वह महज प्रापगडा (Propaganda) के लिय लिया जा रहा ह असा म समझता हू। जब यह पाबदिया थी तब यह कहा जाताथा कि किसानो से कि तुम अनाज पदा करते हो लेकिन सरकार सब अनाज तुमसे लव्ही के तौर पर वसूल कर लेती ह और तुमको खान के लिय भी अनाज नही मिलता ह। निजाम या अग्रजो के राज म भी असा नही होता था। जिस तरह प्रापगडा किया जाता था। और अब जब सब रिस्टिक्शन हमन निकाल दिय ह तो असा प्रापेगडा किया जाता ह यह ताजुब की बात ह।

म अक देहात का रहनवाला हू म आपके जसी लबी तकरीर नही कर सकता हू और आपके जितना पढा लिखा भी नही हू। फिर भी जो देहात के लोगो को आज लगता ह वह मैन आपके सामन रखा ह। कभी कभी हमारे आनरेबल लीडर आफ दी अपोजिशन मुझ धमकाते ह कि म आपके गाव म मार्चा लाअगा। आनरेबल मबर समझते ह कि म पागल हो जाअूगा और य लोग के पास जाकर यू हे मटकास केस। मै तो अुनसे कहता हू कि आप जरूर मार्चा लेकर आजिय। मतो कहूगा हू यह सब लोग लुच्चे ह। आज अक कहते ह फल अक कहेग। य लोग कांग्रेस की कीमत कम करन के लिय आयग। मै वहा के लोगो से कहूगा कि यह कांग्रेस की किमत कम करनवाले लोग आय ह। असे लोग यदि हमारे यहा आयग तो हमारी अोपिजिया पावन होगी। लेकिन असे लुच्चे लफग लोगो को सुधारन

के लिय तो ब्राम्हण ही बुलाना पडगा या फिर गोमुत्र अिन पर छिडकना पडगा। अब म ज्यादा वक्त नहीं लेना चाहता हू किसी भी हालात का ये लोग अपनी पार्टी के प्रपोगडा के लिय अिस्तेमाल करना चाहते ह।

मै मिनिस्टर साहब को धन्यवाद देना चाहता हू कि अुन्होंने जो लेव्ही या अनाज के बारे में जो पाबदिया थी अुन्हे अुठाकर अक अच्छा कदम अुठाया ह।

दूसरी बात म यह कहना चाहता हू कि अब लेव्ही वसूल की जाती थी तब काश्तकारो को कितनी मुश्किलात का मुकाबला करना पडता था यह आप लोगो को मालूम नहा हो सकता ह। सरकार के गोडाअुन तो काफी दूर दूर होते थ और पहाडो से फसल लाकर गोडाअुन म भरने के लिय बहुत तकलीफ होती थी। अिस लिय लोग समझते थ कि लेव्ही देने बजाय कुछ कम दाम ही क्यो न मिले हम अपनी फसल गाव में ही बचेंग यह सब मुश्किले आज दूर होगअी ह। फिर भी आप लोग अपने प्रचार के लिय कहते ह कि सरकार की यह पालीसी अच्छी नहीं ह।

गव्हर्नमेंट की जो रेशन दूकाने ह अुनमे भी गल्ला रखा जाना चाहिये ताकि मुश्किल के वक्त अुसका अुपयोग किया जा सके अितना कहते हुअे मै मिनिस्टर साहब को धन्यवाद देता हू।

سری رنگ راؤ دسمکھ (گنگا کھیر) مسٹر اسپیکر سر میں جوار کا رناد و ف
نہ لیے ہوئے جوار کی قیمت کیوں بڑھی ہے اسکے کیا وجوہات ہیں آنریبل منسٹر
کے سامنے لانا چاہتا ہوں مرہٹواڑہ میں کسانوں کے لیے جوار ایسا ضروری ہے جیسا کہ
تلنگانہ میں چاول ضروری ہے جو مرہٹواڑہ زیادہ جوار پیدا کرتا تھا اسکی فصلیں
آج ناقص ہوگئی ہیں اور روپیہ میں چار آنے بھی نہیں ہیں فصلیں خراب
ہونے کے بعد کچھ جوار مارکٹ میں آرہی تھی و وہاں کے عہدہ داروں نے ایسا
قانون عائد کیا کہ جو جلد جوار لائی گئی اس پر لیوی لگائی گئی سرکار نے پہلے لیوی بند
کردی تھی ۔ وہاں کے کلکٹر کی زیادتی سے اسطرح کا قانون نافذ کرنے کی وجہ سے جو
جوار مونڈے میں آئی اور جو کمیشن ایجنٹ لائے ان پر یہ اعتراض کیا اور ۵ ، ۳
فیصد لیوی لازمی قرار دیگئی کمیشن ایجنٹس پر یہ اصرار کیا گیا کہ یہ دینا ہم پر
لازمی ہے جس سے لیوی لیا تھا ان پر اعتراض کیا اسطرح ۸ دن تک مونڈا بند
رہا پربھنی ضلع کا میں خاص طور پر ذکر کرونگا جہاں ۸ دن مونڈا بند رہا
جب میں نے آنریبل منسٹر کمشنر کو یہ خبر سنائی تو انہوں نے اسمبلی میں فوراً آرڈرس
(Orders) قانون کا ایسا انٹرپریٹیشن (Interpretation) نہ لینے کے لیے بھیجا
لیکن جو بھی ایک دو آرڈیس آئے ہیں انہوں نے کہا کہ جوار کی قیمت کیوں بڑھی ہیں
لائسنس ہولڈرس جو بڑے بڑے بیوپاری تھے گورنمنٹ نے انکے پاس سے ۵ فیصد جوار
لی ہے سپلائی ڈپارٹمنٹ اور عہدہ داروں نے جس جگہ پر جوار کی قلت تھی بڑے بڑے
مونڈے داروں کو جوار بھیجنے کے لیے پرمٹ دیا ہے یہی وجہ تھی کہ مارکٹ میں
جوار مہنگی ہوگئی فصلیں خراب ہوگئی تھیں اس وجہ سے موقع شناس لوگ بلاک

مارکٹ کرنے کے لیے جوار جمع کرلیے اور منسٹر ترتھی میں تھرنا دن تک جوار کا نام نشان نظر نہیں آتا کسانوں اور متوسط طبقہ کے لوگوں کو جوار نہ مل سکی تو انہیں چاول کھانا پڑا چاول جو تلنگانہ کی غذا ہے حیدرآباد میں تین سیر ڈھائی سیر اچھا چاول ملتا ہے رتنائی کا جو چاول کہتے ہیں وہ ایک روپیہ میں ایک ہی سیر ملتا ہے اسطرح وہاں کے جو غریب لوگ تھے اور کسان تھے انکو چاول اور جوار دونوں لاکر کھانا پڑا میں نے وہاں کے کلکٹر کو ریپریزنٹ کیا مگر پھر بھی انکی سمجھ میں کوئی چیز نہیں آئی لیکن ٹرنل منسٹر کا جب حکم گیا تو وہاں کی سچویشن صاف ہوگئی جلد سوداگروں کو روپیہ آٹھ آنے ملنا چاہیے میں کہونگا کہ فیر پرائس شاپس (Fair price shops) کے ساتھ ساتھ پرائیوٹ لوگوں کو بھی موقع دینا چاہیے ہمیں اسکا بھی تجربہ ہے کہ پہلے جوار دوکان کو ملی ہے تو پہلے عوام کو بیچتے ہیں اور باقی تو پہلے سمجھے کے دروازے سے بلاک مارکٹ کرتے ہیں میں ان جانب آنریبل منسٹر کو توجہ دلانا چاہتا ہوں اگر ہوسکے تو گورنمنٹ خود سامان رکھ لے اور اسی طرف سے وہاں ملازم رکھے

میں آنریبل منسٹر سے یہ بھی استدعا کرونگا کہ وہ مرہٹواڑہ کا دورہ کرکے وہاں کے حالات خود دیکھیں اس مرہٹواڑہ میں جہاں سب سے زیادہ جوار اور گیہوں پیدا ہوتے تھے آج اسی مرہٹواڑہ کے لوگوں کو جوار کے لیے ترسنا پڑ رہا ہے اگر وقت پر انتظام نہ کیا گیا تو احمد نگر اور بمبئی کی جو حالت ہوئی ویسا ہی مرہٹواڑہ کا حال ہوگا میں اگزاجریشن (Exaggeration) نہیں کررہا ہوں میں فیاکس اینڈ فگرس (Facts and figures) دے رہا ہوں جو جوار ۸ - ۹ فٹ تک بلند ہوتی تھی اسکی فصل ابھی اونچی نہیں ہوئی اسلیے میں کہونگا کہ جوار کا مسئلہ مرہٹواڑہ میں بہت اہمیت اختیار کرگیا ہے اصلاح میں چاول کے لیے حکومت نے پرمٹ جاری کیے ہیں میں اسکے لیے دھنیہ واد دیتا ہوں بعض لوگوں کو چاول مارکٹ میں فروخت کرنے کی اجازت دیگئی ہے ظاہر ہے کہ وہ سب گرم کیے ہونگے اسلیے انکو اجازت دیگئی بعض جگہوں کے لیے ایک ہی شخص کو دو تین جگہ چاول فروخت کرنے کی اجازت دیگئی ہے اسکی وجہ سے کامپیٹیشن (Competition) ہو رہا ہے۔ ایک کہتا ہے کہ میں بڑھیا چاول لاتا ہوں۔ اسکو اس قیمت پر فروخت کرونگا دوسرا کہتا ہے میں اس سے اچھا لاتا ہوں اسطرح زیادہ قیمت پر انکو چاول اور جوار مل رہی ہے اسلیے میں آنریبل منسٹر سے درخواست کرونگا کہ مرہٹواڑہ کے لوگوں کی یہ پکار ہے کہ انکو جوار سپلائی کی جائے انکو چاول اور گیہوں نہیں چاہیے اگر جوار ملے تو مرہٹواڑہ کے عوام انکو دھنیہ واد دینگے اسلیے میں پھر ایک بار پرارتھنا کرتا ہوں کہ جلد سے جلد مرہٹواڑہ کے لیے سستے داموں جوار سربراہ کرنے کا انتظام کریں۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ کیا آنریبل ممبر تھوڑے سے نام میں کہہ سکیں گے تاکہ اور سجیشنس (Suggesions) پر غور کیا جاسکے بہت جلد تقریر ختم کیجیے

شری کے وینکٹ رام راؤ ۔ صرف دس منٹ لونگا ۔ آنریبل منسٹر صاحب کی اسپیچ (Speech) سننے کے بعد بہت سے معلومات ہمیں حاصل ہوئی ہیں ۔ میں اس سے انکار نہیں کرسکتا لیکن پوری اسپیچ سننے کے بعد اگر کسی چیز کی کمی پائی ہیں تو وہ دیہات کے حالات ہیں ۔ وہاں کیا پوزیشن ہے اس سلسلہ میں کم روشنی ڈالی گئی ہے ۔ میں ضلع نلگنڈہ کا رہنے والا ہوں اس ضلع کے سلسلہ میں وہاں کے حالات آنریبل منسٹر کے علم میں لانا چاہتا ہوں ۔ ضلع نلگنڈہ ۸ تعلقوں پر مشتمل ہے ۔ ان میں سے [illegible] تعلقے نہ صرف خود کفیل ہیں بلکہ دوسرے تعلقوں کے لیے اناج مہیا کرتے ہیں ۔ ان میں تعلقہ جنگاؤں بھی ہے جسکو ضلع نلگنڈہ کی دھان [illegible] کے نام سے موسوم کیا کرتے تھے ۔ اس تعلقہ کو اب تعلقہ ورنگل میں ضم کردیا گیا ہے ۔ اسکے بعد تعلقات سوریاپیٹ اور حضور نگر ہیں ۔ حضور نگر دوسرے تعلقوں کو اناج بھیجنے کے [illegible] میں اتنا نہیں ہے جتنا کہ سوریاپیٹ ۔ لیکن ایسے جو تعلقات ہیں ایک صرف ان دو تعلقوں سے کیسے اناج فراہم کیا جاسکتا ہے اور انکی گزر بسر کیسے ہوسکتی ہے ۔ اس سے ضلع نلگنڈہ کے عدم موقف پر کیا اثر ہوگا اس پر آنریبل منسٹر غور کریں ۔ ڈنڈی پراجکٹ اور موسی [illegible] پراجکٹس ہیں ۔ لیکن ڈنڈی پراجکٹ کی پیداوار کا بیشتر حصہ دیگر ضلع کے لیے زیادہ کنزمپشن (Consumption) ہوتا ہے گو کچھ حصہ ضلع نلگنڈہ کے لیے آتا ہے دیورکنڈہ تعلقہ کے متعلق بھی مجھے کہنے کی ضرورت نہیں ہے [illegible] کے علاوہ کا [illegible] کہا جاسکتا ہے ۔ اب تعلقہ نلگنڈہ اور رامنا پیٹ کے حالات بھی کہنے کی ضرورت نہیں کیونکہ خود حکومت اسکو تسلیم کرتی ہے کہ گذشتہ سال فصلیں بہت خراب ہوئیں ۔ وہ فیمن اسٹرائکن ایریا (Famine striken area) تو نہیں ہے لیکن اسکو اسکیرسٹی ایریا (Scarcity area) ڈکلیر (Declare) کیا گیا اور مدد کی گئی ۔ اب رہ جاتا ہے تعلقہ نلگنڈہ جو سوریاپیٹ سے ملا ہوا ہے ۔ وہ تعلقہ دیورکنڈہ سے کم نہیں ہے لیکن اتنا بھی اس حد تک بھی خراب نہیں ہے [illegible] بھی میں کہہ سکتا ہوں لیکن عام طور پر ضلع نلگنڈہ میں مین کراپ (Main crop) پاس اور آبی کی ہے ۔ پاس اور آبی کی فصل کے وقت بارش وقت پر نہیں ہوئی جسکی وجہ سے فصلیں خراب ہوگئیں ۔ آنریبل منسٹر صاحب بھی زراعت کا تجربہ رکھتے ہیں وہ خود جانتے ہیں کہ راگی کی کراپ نہیں ہوئی ۔ اس میں پہلی جوار وغیرہ ڈالیے ہیں مگر وہ کنزمپشن (Consumption) کے لیے نہیں ہوئی ۔ صرف جانوروں کے چارہ کے طور پر زیادہ استعمال ہوئی ہے ۔ یہ حقیقی اور کانکریٹ کنڈیشنس (Concrete conditions) ہیں ۔ ادھر مین کراپ (Main Crop) فیل (Fail) ہوئی اور ادھر جنگاؤں

کو نلگنڈہ سے چلا آگیا ہے۔ کپاس کراپس کے سلسلہ میں جو کیاسٹر سیڈ (Caster seed) ہیں میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ وہ اس سال بالکل فیل ہوگئے۔ اس بارے میں اگریکلچر ڈپارٹمنٹ سے مشورہ کیا گیا وہاں سے مشورہ دیا گیا اور اسپرینگ ورک (Spraying work) ہوا لیکن اسپرینگ ورک وغیرہ کے باوجود ارنڈی کی فصل کو تباہی سے نہیں بچایا جاسکا۔ یہ سرسری طور پر ضلع نلگنڈہ کے حالات ہیں۔ ان حالات کی روشنی میں آئندہ ضلع نلگنڈہ میں حکومت کیا اقدامات کرنے والی ہے وہ ان پر بھی روشنی ڈالنے کی آنریبل منسٹر صاحب سے میں استدعا کرونگا۔

میں ایک دو چیزیں اور کہہ کر اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔ یہ عجیب بات ہے کہ پہلے گیہوں سستی غذا تھی لیکن آج کے فکسڈ پرائس دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ (۸ ۰) روپیہ فی من گیہوں کی قیمت ہے اور جوار کی قیمت ۲ روپیہ فی من سے لیکر ۹ روپیہ فی من ہے۔ (Laughter)

یہ میں مانتا ہوں کہ دیگر پرونسس (Provinces) سے امپورٹ (Import) کرنا ضروری ہے۔ منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ اس سال چاول کی حد تک باہر سے منگوانے کی ضرورت نہیں ہے۔ بحیثیت مجموعی سیدھا سادہ نقطہ نظر سے غور کرتا ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکومت سے کس حد تک وابستہ ہے۔ امپورٹ کرنے کے سلسلہ میں حکومت مونوپالسٹس (Monopolists) کے ذریعہ امپورٹ کرتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ مدھیہ پردیش میں ساٹھ روپیہ فی من ہے وہاں اوس قیمت کا کم کم کرنا یہ مدھیہ پردیش سے حیدرآباد کے تاجرین ملتے ہیں لیکن وہاں سے یہاں منگوانے کے لیے منہ مانگا قیمت دینے کی نوبت آرہی ہے۔ وہاں لیسن مسلسل یہ کوشش کرتے ہیں کہ قیمتوں کی سطح کو برقرار رکھا جائے۔ یہ معاملات کا تقاضہ ہے اس سے بچنے کے لیے بھی حکومت کو کوشش کرنا چاہیے۔ مجھے امید ہے دیکھنے کے لیے وقت نہیں ہے۔ یہ بعض چیزیں تھیں جن کو میں آنریبل منسٹر کی توجہ کے لیے رکھنا چاہتا تھا۔

شری گروا ریڈی (سدی پیٹھ) مسٹر اسپیکر سر۔ میں ایک اہم چیز کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں۔ غذائی صورت حال کے سلسلہ میں ابھی منسٹر صاحب نے فرمایا کہ میدک ضلع سرپلس (Surplus) ضلع ہے لیکن اسکی وجہ یہ ہے کہ وہاں کے لوگ خرید نہیں سکتے۔ وہاں تو پیداوار ایسی نہیں ہوئی کہ اوسکو استعمال کرنے کے بعد بچ جائے۔ دوسرے اضلاع کے متعلق شاید یہ کہا جاسکتا ہے۔ اگر حیدرآباد اور سنگا ریڈی کو چھوڑ دیا جائے تو پورے ضلع میدک میں مکئی اور جوار کی فصل بالا ہوگئی ہے۔ سدی پیٹھ کے متعلق تو میں کہہ سکتا ہوں کہ وہاں (۶۰) روپیہ فی پلہ کے حساب سے مکئی بیچی جا رہی ہے۔ اسلئے نہیں وہاں پرائس (Price)

اگر یہ (Increase) ہوگئے اسی وجہ سے وہاں فیر پرائس (Fair price shops) کھولنے کی ضرورت ہے ۔ چاول کی قیمت ۵۶ روپیہ سے لیکر ۸ روپیہ تک ہے ۔ املی کی قیمت بھی اس سال زیادہ ہوگئی ہے تو کی وجہ یہ ہے کہ پیداوار اچھی نہیں ہوئی ۔ انٹر ڈسٹرکٹ موومنٹ (Inter district movement) بھی جو رکھے جاتے ہیں اونکی بنا پر ذرا بھی کی جالی پرمٹس دئے جاتے ہیں اور ایک ایک پرمٹ کے ذریعہ لاری والے چار چار پانچ پانچ مرتبہ مال لیجاتے ہیں ۔ اس کے متعلق میں نے ڈسٹرکٹ کلکٹر و سپرنٹنڈنٹ پولیس کو توجہ دلائی لیکن انہوں نے مجبوری ظاہر کی ۔ جو ڈیفیسٹ ایریاز (Deficit areas) ہیں اون میں غلہ بھیجنا ضروری ہے ۔ اگر سرپلس ڈسٹرکٹس میں پر ڈسٹرکٹ پرمٹ کنٹرول نہ رکھا جائے تو وہ بھی ڈیفیسٹ بن جاتے ہیں ۔ ایک اہم چیز کی طرف توجہ دلاونگا ۔ اگر میں غلطی نہیں کرتا آنریبل منسٹر نے فرمایا کہ سیلز ٹیکس کا ٹارگٹ (۴) ہزار ٹن کا ہے ۔ اس سال اس قدر لیوی وصول کرنے والے ہیں ۔ اس سے پہلے یہ بتایا جاچکا ہے کہ چاول کی قیمت خرید و فروخت میں خرچہ منہا کرنے کے بعد ۵ ۲ تا ۳ روپیہ فی پلہ پڑتا ہے ۔ اس لیے اگر آپ ۴ ہزار ٹن لیوی وصول کرسکیں تو قیمت خرید و فروخت میں فرق کی وجہ سے ۵ لاکھ روپیہ یا ایک کروڑ روپیہ ملینگے ۔ آنریبل فوڈ منسٹر نے یہ بھی فرمایا کہ ہم کو اس سال باہر سے منگانا نہیں پڑیگا ۔ اسکے لیے خرچہ بھی نہیں ہوگا تو ۵ لاکھ روپیہ سے لیکر ایک کروڑ روپیہ جو بچ جانے والے ہیں وہ کس طرف صرف کئے جاسکیں یہ بھی واضح فرمائیں ۔ پالیسی کرنے سے مقصد کا جو نقصان ہونے والا ہے اس کی تلافی تو ہوگی لیکن اسکے باوجود بھی اور بھی رقم بچیگی ۔ میرا مشورہ (Suggestion) یہ ہے کہ چاول کی قیمت فروخت گھٹادی جائے ۔ اگر آپ پوری طرح گھٹانے کے لیے تیار نہیں ہیں تو جس سے لیوی لیجاتی ہے اون کے برابر میں زیادتی کرنے کی ضرورت ہے ۔ اسکے علاوہ یہ بھی سمجھتا ہے کہ اس وقت سے چیپ گرین شاپس (Cheap grain shops) کھولے جاسکتے ہیں ۔ یہی مجھے کہنا تھا

* ڈاکٹر ایم چنا ریڈی منسٹر اسکرسٹی

اس مختصر سے عرصہ میں کافی مختلف آئے ہیں جن کا میں دس منٹ میں مفصل جواب نہیں دے سکتا ۔ البتہ آخری اہم بات سے میں شروع کرونگا تاکہ دوسرے پالیسی پر جانے سے پہلے اس پر عرض کرسکوں ۔ آنریبل ممبر مرام ریڈی صاحب نے فرمایا کہ مدک ضلع میں سوائے وقار آباد اور سنگاریڈی کے جو اتفاق سے میری کانسٹی ٹیونسی ہے اچھے کراپس نہیں ہوئے ۔ انہوں نے فرمایا کہ صرف وہاں اچھے کراپس ہوئے ہیں اور دوسری جگہ نہیں ہوئے ۔ میلادی منسٹر کی کانسٹی ٹیونسی ہے سمجھ کر انہوں نے غور نہیں فرمایا ۔ میں بھی اوسی طور پر اس کو لیتے ہوئے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کراپ

کنڈیشن (Crop condition) سے متعلق جیسے رپورٹس پیش کی گئے ہیں وہ کافی صداقت کے ساتھ عزت کی بنا پر میں نے ہاؤس کے سامنے ہنس کے ساتھ رکھے ہیں ۔ ہنس میں اس لیے کہتا ہوں کہ غلط سلط رپورٹس کر کے یہاں کر پیش نہیں ہیں وہاں ٹھیک ٹھاک کی کریٹس نہیں کی گئی ۔ مجھے افسوس ہے کہ و اپوزیشن ممبر اس وقت یہاں موجود نہیں ہیں جنہوں نے اوس پائنٹ آف ویو (Point of view) سے یہاں ہاؤس کے سامنے حالات رکھنے کی کوشش کی جس طرح سے کہ حیدرآباد میں رمن کا ایک سکس مما ل نہیں کررہے ہے اوسی ڈھنگ سے انہوں نے اس پکچر (Picture) کو بتانے کی کوشش کی ۔ مجھے افسوس ہے کہ وہ اس وقت یہاں نہیں ہیں میں کہدینا چاہتا ہوں کہ کراپ کنڈیشن کے متعلق میں نے جو کچھ کہا وہ صحیح ہے جس ٹون (Tone) میں انہوں نے مجھے چیلنج (Challenge) کیا میں بھی اوسی ٹون میں ان کو چیلنج کرتا ہوں کہ ستمبر میں جبکہ کراپس کی کنڈیشن (Condition) اون کے پیریڈس (Periods) اور ہارویسٹنگ (Harvesting) کے متعلق اندازہ نہیں کیا جاسکتا ۔ ان چیزوں کو پیش نظر نہ رکھتے ہوئے اس قسم کے چیلنج نہیں کیے جاسکتے ۔ ایک ممبر ہے جو برابر اسی کام میں لگا ہوا ہے ۔ و کراپ کنڈیشن (Crop condition) کے متعلق رپورٹوں کو غلط طریقہ پر پیش کررہا ہے ۔ میں نے یہ ضرور کہا ہے کہ مرہٹواڑہ اور تلنگانہ وغیرہ کے کچھ حصوں میں جوار کی کراپ کنڈیشن متاثر ہوئی ہے ۔ میں اس کو بھی تسلیم کرتا ہوں کہ حیدرآباد میں پاڈی کراپس (Paddy crops) اچھے ہوئے ہیں ۔ و سیٹسفیکٹری (Satisfactory) ہیں ۔ حیدرآباد میں ہی نہیں بلکہ سارے ہندوستان میں اچھے ہوئے ہیں ۔ حیدرآباد میں جاپانی میتھڈ آف کلٹیویشن (Method of cultivation) کے ذریعہ اور پاڈی مکسچر (Paddy mixture) ڈسٹری بیوٹ (Distribute) کر کے کسانوں کو مینور مائنڈڈ (Manure minded) بنانے کی وجہ سے پاڈی کی حد تک کراپ کنڈیشن ٹھیک ہیں لیکن مجھے افسوس ہے کہ انہوں نے یہ سمجھا کہ میں نے ایوان میں غلط پکچر پیش کرنے کی کوشش کی ۔ یہ میں مانتا ہوں کہ فوڈ سچویشن (Food situation) کے متعلق ایک روزی پکچر (Rosy picture) پیش کر کے مسئلہ حل نہیں کیا جاسکتا لیکن اس طرح ایک غلط اور بھیانک پکچر پیش کر کے سچویشن کو بھیانک بنا کر بلاک مارکٹیرس کو موقع دینا کہاں تک درست ہوسکتا ہے ؟ اس قسم کے پروپگنڈہ سے بلاک مارکٹیرس یہ سمجھیں گے کہ حیدرآباد کی حکومت کے پاس زیادہ اناج نہیں ہے اس لیے وہ لوگ اناج جمع کرلیں گے اور اسے مارکٹ میں آنے سے روک دیں گے ۔ اس قسم کے غلط پروپگنڈہ کی وجہ سے نقصان بھی ہوگا اور ملک کی غذائی صورت حال بہتر نہیں ہو سکے گی ۔ ایک آنریبل ممبر نے فرمایا کہ آنسٹ ڈفرنس آف اوپینین کا احترام کرنا چاہیے میں بھی اون سے یہی کہوں گا کہ وہ بھی آنسٹ ڈفرنس آف اوپینین کا احترام کر کے اس کو کنسیڈر (Consider) کریں ۔

میں یہ کہتا ہوں کہ فوڈ مارکٹ (Food market) میں کہیں زیادہ ریٹ (Rate) ہیں اور کہیں کم ریٹس ہیں اس فرق کو وہیں وقت تک دور نہیں کیا جاسکتا جب تک ٹریڈ چانلس (Trade channels) کو پوری طرح موبلائز (Mobilize) نہ کریں جب تک ایسا نہیں کریں گے یہ ڈفرنس (Difference) کم نہیں ہوگا سارے آنریبل ممبرس جو باہر کے لوگوں پر اثر رکھتے ہیں اور صاحب ہیں اون کا انفلوئنس (Influence) ہے وہ لوگ اسے کام لیکر ریٹ کو موبلائز کرسکتے ہیں مجھے اگر معلوم ہوتا کہ آج یہ بحث یہاں ہونے والی ہے تو میں حکومت کے ذمہ دار لوگوں سے مزید ریٹ دستور دریافت کرتا وغیرہ (Trade Representatives Deputation) ٹریڈ ریپریزنٹیٹیوز ڈپیوٹیشن وغیرہ سے اور سری رفیع احمد قدوائی سے جو مفصل بات چیت ہوئی وہ ہاوس کے سامنے پیش کرتا حوار کی صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے حیدرآباد گورنمنٹ کی کیا پالیسی ہے اور دو تین دن ریٹ رو رہے ہیں

ہم جو بات چیت کررہے ہیں وہ کس لائن میں بات کررہے ہیں اور ہم کیا سوچ رہے ہیں اس کے متعلق میں نے جو سارے کیس ہیں ان کا ڈیٹیل ممبرس نے نہیں سمجھا میں کچھ تفصیل آپ کے سامنے رکھوں گا تقسیم وغیرہ (Adjacent provinces) کے جوار ملنے کی گنجائش ہے وہاں ملتا ہے اور ہم ان تفصیلات ٹریڈ فیسلٹیز (Trade facilities) دیکر ان کو رعایتی (Priority) دیکر ریلوے سے کنسلٹ (Consult) کر کے جگہ جگہ سے جوار فراہم کرنے کی کوشش کرینگے۔ برمل لیڈر ان دی اپوزیشن نے کہا کہ ان کو ممبرس نے کئی میں بھروسہ نہیں ہے کہ میں کی حسا (किता) نہیں سن ون کے فگرس کوٹ (Quote) کر کے بتاؤں گا انہوں نے کہا کہ عادل آباد میں جوار کی قیمت ۲ روپیہ سے لیکر ۲۳ تک ہے لیکن دوسرے ڈسٹرکٹس میں اتنا نہیں اس کے کیا معنی ہیں گرفلو (Flow) برابر ہو اور اس کی پابندی کری جائے کہ ایک ڈسٹرکٹ سے دوسرے ڈسٹرکٹ کو جوار سمگل (Smuggle) نہ ہونے پائے وقت یہ فرق نہ ہوتا جہاں ان کرسیوں پر بیٹھ کر ہم یہ دعوی نہیں کرسکتے کہ اسمگلنگ (Smuggling) کو روک دیں گے میں کے لئے وساح کے کیرکٹر (Character) کو بدلنا ہوگا لیکن میں یہ وسواس دلانا چاہتا ہوں کہ وہ وقت بہت جلد آنے والا ہے جب یہ جو

رک جائیگی لانور کے آنریبل دوست نے رمایا کہ لوگ اسسٹنٹ ماسٹر سے ملے ہوئے ہیں ہوسکتا ہے کہ اس قسم کا کوئی واقعہ ہو اسمگلنگ کے سلسلہ میں جو بھی آنے جانے والے اور لاری ڈرائیورس وغیرہ رسک (Risk) لیکر چلاتے ہیں ان حروف کو ہم نے سامانے دوسرے ضلعوں میں جہاں کنزمپشن (Consumption) زیادہ ہو وہاں زیادہ قیمت دینی پڑتی ہے اس لئے انٹر اسٹیٹ موومنٹ (Inter state movement) کو فری (Free) کرنے سے سہولت ہوجائیگی ان باتوں میں ہمارا کوئی سیاسی دخل نہیں ہے سنٹر کی حکومت یا اسٹیٹ گورنمنٹ کی

یہ پالیسی نہیں کہ ڈی کنٹرول (Decontrol) کردیا جائے یہ بالکل غلط ہے ہمارا یہ خیال ہے اور ہم یہ دیکھتے ہیں کہ عملی طور ہمارے پاس کیا موجود ہے ہم کیا چیزیں فراہم کرسکتے ہیں جن سے فائدہ ہوسکتا ہے ۔ گورنمنٹ آف انڈیا کی جانب سے رائس (Rice) اور جوار کے سلسلہ میں مختلف ڈیسیشنس (Decisions) وقتاً فوقتاً لیے جارہے ہیں

آپکو معلوم ہوگا کہ زمانہ میں دو سال پہلے چاول بڑا ہوا ہے گذشتہ سال کے معاملہ میں پچاس فیصد قیمتیں کم کرنے کے باوجود مارکٹ ڈاون (Down) نہیں ہو ہندوستان میں کے لیے ایک ہی مارکٹ تھا جس صورت حال کے سبب اگر کوئی ممبر ڈسائیڈ (Decide) کرتے ہوئے ڈی کنٹرول آر کنٹرول (Decontrol or control) کے جھگڑوں میں پڑیں تو مناسب نہیں حیدرآباد میں اصلاحات ہوئی ہیں ہم نے اسکی دریافت کی ہے میں ہاوس کو اس کا یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ٹریڈ چینل (Trade channel) کے ذریعہ عوام کو کم سے کم دام غذائی اجناس مہیا کیے جائینگے کل میرے ایک دوست نے جو میتھمیٹکس (Mathematics) کے پروفیسر بھی رہ چکے ہیں یہ حساب لگایا کہ دھان کی قیمتوں کے فرق کی وجہ سے گورنمنٹ نے پچاس لاکھ روپیہ بچائے ہیں میں کہونگا کہ یہ غلط فہمی ہے حیدرآباد گورنمنٹ اسٹیٹ میں جو چاول پروکیور (Procure) کرتی ہے اوس کا

श्री व्ही डी देशपांडे — आनरेबल मेंबर का भी कहना यही था जैसा आपने कहा कि आखिर हमको बाहर से चावल नहीं लाना पड़ेगा। अुस सूरत में जितना रुपया बचता हु अुसका क्या होगा यही अुनका कहना था।

ڈاکٹر چنا ریڈی یہ مفروضہ کیا گیا ہے کہ باہر سے لینے کے بعد ۲۸ لاکھ روپیہ سبسڈی (Subsidy) دیکر یہ پرائسس (Prices) رکھی جائیں کہا گیا کہ اس بارے میں حیدرآباد کے چیف منسٹر صاحب اور سنٹرل گورنمنٹ کے فوڈ منسٹر صاحب کے تبادلہ خیال اور مشورہ کے بعد پرائسس میں اضافہ کیا گیا ہے حیدرآباد کے رائس شاپس (Ration shops) میں پرائس لسٹ (Price list) رکھی ہوئی ہے اگر آپ اسکو ملاحظہ کریں تو معلوم ہوگا کہ ہم نے ایک پائی کا بھی اضافہ قیمتوں میں نہیں کیا ہے چاول کو پالش کرنے میں جو نقصان ہے اسکو دور کرنے کے لیے ہم سوچ رہے ہیں اور ۲۸ لاکھ کے ڈیفیسٹ (Deficit) پر فینانس ڈپارٹمنٹ اور سپلائی ڈپارٹمنٹ کے غور کرنے کے بعد کیا ہوسکتا ہے یہ معلوم ہوسکیگا لیکن میں انکو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہم کو فائدہ کمانا مقصود نہیں ہے ۔ چاولوں کے لحاظ سے میں یہ کہونگا کہ لیڈر آف دی اپوزیشن نے کوکٹ فگر (Correct figure) رکھا ہے چاول کی قیمت نظام آباد میں ۴۶ سے ۵۶ روپیہ ہے

مرہٹواڑی میں قحط زیادہ ہیں لیکن دشواری یہ ہے کہ کوآپریٹو سوسائٹیز (Co operative Societies) کو پرمٹ (Permit) دیے جاتے ہیں تو ہمارے دوستوں کو شکایت ہوتی ہے تحصیلدار اور ڈپٹی کلکٹر کی نگرانی میں دکانات فروخت کئے جاتے ہیں بعض جگہ یہوں سے اچھا کام کیا ہے جگہ جگہ ہم عمل میں بھی ہے ممکن ہے کہ بعض جگہ اچھا کام نہ ہوا ہو اور بیشک طور پر عام عمل میں یہ آئی ہو دیہات کی سپلائی میں بڑی دشواری ہوتی ہے گذشتہ ہفتہ سری رفیع احمد قدوائی کی موجودگی میں جب یہ مسئلہ زیر بحث تھی تو تمام ڈسٹرکٹس میں جوار کے فری موومنٹ (Free movement) کا فیصلہ کیا گیا جہاں بھی موومنٹ پر ریسٹرکشنس (Restrictions) ہوئے ہیں وہاں قیمتیں بڑھ جاتی ہیں چاول کے بارے میں بھی کیا ہم لیوی کے زمانے میں فری موومنٹ کرسکتے ہیں یا نہیں اسکے بارے میں آئندہ فیصلہ کیا جاسکتا ہے اس وقت اس بارے میں کچھ عرض کرنا قبل از وقت ہوگا کیونکہ اوس سے متعلقہ فیگرس (Figures) میرے پاس نہیں ہیں گورنمنٹ کی پالیسی یہ ہے کہ فیکٹس اینڈ فیگرس (Facts & figures) کو سامنے رکھکر کوئی بھی فیصلہ کیا جائے میں آپکو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جہاں جہاں فصلیں خراب ہونگی جیسے نلگنڈہ میں ہے یا جہاں کہیں بھی ایسے حالات پیدا ہوں پروکیورمنٹ (Procurement) کے اسکیل (Scale) کو کم کیا جائیگا اور ایسا کیا بھی گیا ہے جب کبھی ڈسٹرکٹ کلکٹر کے یا ڈپارٹمنٹ کے علم میں ایسی خبریں لائی گئی ہیں تو اسکا فیصلہ کیا گیا ہے کہ پروکیورمنٹ کے اسکیل کو کم کیا جائے میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ صورت حال خراب نہیں ہوگی گو ٹریڈ چینل (Trade channel) کے ذریعہ ضرورتوں کو کوپ اپ (Cope up) کیا جائے کہا گیا کہ جاری حکومت سنٹرل گورنمنٹ کو مشورہ دے سکی تھی لیکن میں عرض کرونگا کہ سنٹرل گورنمنٹ صرف ایک اسٹیٹ کے مشورہ کو سنکر اسپر عمل نہیں کرتی بلکہ سارے اسٹیٹس کے ایکرج فیگرس (Acreage figures) پر غور کرکے فیصلہ کرتی ہے میں گورنمنٹ آف انڈیا کو ویلکم (Welcome) کرتا ہوں کہ اس کی اختیار کی ہوئی پالیسی کی وجہ سے دو ملر اکثر اراضی زیر کاشت آئی ہے اسکی وجہ سے ایک طرف تو کنزیومرس (Consumers) کو کم قیمت میں اناج ملنے کی سہولت حاصل ہوتی ہے اور دوسری طرف دوسرے اسٹیٹس میں جہاں فصلیں خراب ہوں وہاں بھی اناج کے ملنے کی گنجائش پیدا ہوجاتی ہے

چاول کو پالش کرنے کے بارے میں ایک میمورنڈم میں نے جب منسٹر صاحب کے پاس پیش کیا تھا جس میں یہ لکھا تھا کہ چاول کی کوالیٹی (Quality) خراب ہوتی رہتی ہے بلکہ پالش نہ ہونے کی وجہ سے وہ خراب معلوم ہوتا ہے جیسا کہ ایک آنریبل ممبر نے اسپر اعتراض کیا تھا افسوس ہے کہ وہ اسوقت یہاں موجود نہیں

میں ہاں وہیں نے چیف منسٹر صاحب سے کہا تھا کہ حیدرآباد میں ہر جگہ چاول در اعتراضات کئے جاتے ہیں جب تک اسکو پالش کرنے کا انتظام نہ کیا جائے نہ اعتراضات ہوتے رہینگے کیونکہ ایمانداری اور دیانتداری سے ضمیر کا تعین کرنے کے باوجود بغیر پالش کیا ہوا چاول ظاہر میں اچھا نہیں ہے اتفاق سے میں میڈیکل ڈاکٹر بھی ہوں اور بغیر پالش کے چاول میں وٹامن بی (Vitamin B) کی موجودگی اور صاف کئے ہوئے چاول میں وٹامن بی کی عدم موجودگی کو میں ماننے کیلئے تیار نہیں ہوں بہرحال ہم نے اوس میمورنڈم کو سنٹرل گورنمنٹ نے منظور کیا اور چاول کو پالش کرنے پر جو ریسٹرکشن تھا وہ اب نہیں رہیگا

یہ بھی کہا گیا کہ اورنگ آباد میں اچھی کوالیٹی کی جوار سپلائی (Supply) نہیں کیجارہی ہے یہ صحیح ہے لیکن پہلی جوار سے بہتر کوالیٹی کی سربراہی کا انتظام کیا گیا ہے یہ اعتراض بھی کیا گیا کہ ہم نے جوار کو ایکسپورٹ (Export) کیا - بات یہ ہے کہ ہم نے ایسی کوالیٹی کو ایکسپورٹ کیا جو خراب ہورہی تھی اگر اس کو مزید محفوظ رکھنے کی کوشش کیجاتی تو وہ اور زیادہ خراب ہوتی اور بعد میں ایسے بہت بڑے نقصان سے بچنا پڑتا اور نگرانی کے مصارف بھی برداشت کرنے پڑتے اس لئے ہم نے مناسب سمجھا کہ ایسے زائد از ضرورت اسٹاک کو نکال دینا ہی مناسب ہے جو جوار خراب ہوگئی ہے اوس کو صاف کرکے دکانات پر دینے کی کوشش کیجاتی ہے لیکن جہاں بھی اس قسم کی شکایت ہوتی ہیں اوس کو روک کر بہتر کوالیٹی دینے کی ہمارے ڈپارٹمنٹ کی جانب سے کوشش کیجائیگی ایک خبر یہ بھی کہی گئی کہ بہت سے کراپ کنڈیشن (Crop condition) کے سلسلہ میں ہماری قیمتیں سو فیصد تا پچاس فیصد بڑھینگی - بعض اضلاع میں اس سال جوار اچھی طرح پیدا نہیں ہوئی اس لئے ہم نے پروکیورمنٹ (Procurement) بند کیا تاکہ قلت پیدا ہوجائے جو دشواریاں الرجنل ممبر فار پربھنی نے بیان کی ہیں اون کو دور کرنے کی کوشش کیگئی ہے اسوقت جوار کا پروکیورمنٹ (Procurement) نہیں ہورہا ہے کہا گیا کہ جوار کی قیمت کے بتانے میں میں نے عمداً حالی یا کلدار کا ذکر نہیں کیا ہے - معزز آنریبل ممبر کو غلط فہمی ہوئی ہے انہوں نے غور سے سنا نہیں - قیمت بتاتے ہوئے میں نے قیمت کے بعد ہی "آئی - جی (I G) " کا لفظ کہا ہے - حیدرآباد شہر میں جو قیمت ہے وہ ۲ سے ۲۵ روپیہ تک ہے - اشیو پرائس (Issue price) میں (۵) روپیہ سے زیادہ فرق نہیں ہے - میں اسکو مانتا ہوں کہ اوپن مارکٹ (Open market) میں جو جوار ملتی ہے وہ ہمیشہ کچھ بہتر ہے اور کسٹمرز ۵ روپیہ زیادہ دینے سے ناراض نہیں ہوتے - اب کہتے ہیں کہ یہاں جوار کی قیمت بڑھگئی ہے - ایسا نہیں ہے - بلکہ دگنی ہے - مدھیہ پردیش میں جوار کی قیمت ۲ روپیہ من ہے اور یہاں جوار کی قیمت ۲۴ روپیہ پلہ ہے یہ تو اپنے حساب سے ڈبل نہیں بلکہ ڈبل ہوا - پھر اس میں بنڈل بنانا ٹرانسپورٹ - کارٹیج - ٹیکس وغیرہ کے اخراجات کو شامل کیا جائے تو ۰

Shri V D Deshpande What is the percentage of those incidentals

ڈاکٹر چنا ریڈی: جسٹ پر پرسنٹیج نہیں ہے بلکہ جوار کے فی من ایک روپیہ چار آنے انسیڈنٹلس (Incidentals) عائد ہوتے ہیں جس کی تفصیلات یہ ہیں کہ اس میں پہلے سر کارسج ٹرانسپورٹ گودام میں رکھنے کی جسٹ وغیرہ شریک ہیں یہ سب چارجز (Charges) عائد ہوتے ہیں۔ چاول کی صورت میں ایک دو آنے زیادہ آتا ہے لیکن ان تمام چیزوں کی سپلائی ڈپارٹمنٹ اور فینانس ڈپارٹمنٹ کی جانب سے جانچ ہوتی ہے اور ان کو اسکروٹینائز (Scrutinize) کیا جاتا ہے تاکہ ہم کم یا زیادہ جسٹ نہ کریں۔ گورنمنٹ ایک ہینڈل (Handle) کرتی ہے انسیڈنٹلس کی وجہ سے اتنا خرچ بڑھتا ہے۔ مدھیہ پردیش جہاں سے ہم لیتے ہیں وہاں یہ خرچہ ہوتا ہے وہاں سے ہم اسکو ریلوں میں رکھکر یہاں لاتے ہیں وہاں بھی انسیڈنٹلس عائد ہوتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہاؤس اس سے اتفاق کریگا کہ فری موومنٹ (Free movement) کی اجازت دینے سے دوسرے لوگ ہم سے کم انسیڈنٹلس لگاسکیں۔ جس سے کی جسٹ کم ہوگی۔ چاول اور جوار کی حد تک ہوتیں کی ضرورت نہیں ہے مرہٹواڑہ یا جہاں بھی ضرورت ہو ہم چاول کی سپلائی کا انتظام کرسکتے ہیں۔ آپ سجیشنس (Suggestions) ٹنکر کے پاس بھی دے سکتے ہیں کہ وہاں تعاون میں کسطرح موومنٹ (Movement) ہونا چاہئے۔ میں بھی آپ کے سجیشنس کو ویلکم کرونگا۔ اس مہینے کے ختم پر اس بات کی کوشش کیجائیگی کہ مرہٹواڑہ میں جہاں چاول کی پیداوار نہیں ہوتی ہے وہاں اسکی سربراہی کا انتظام کیا جائے۔ اسیطرح جوار کے لئے بھی کوشش کیجائیگی اور وہ کم سے کم جسٹ پر سربراہ کی جائیگی۔ ایک اور مثل مجھے بتایا کہ لوگوں میں پرچیزنگ پاور (Purchasing power) نہ ہونے کی وجہ سے وہ چاول یا جوار نہیں خرید سکتے اور پھر اس جنس کو سرپلس (Surplus) بتلا کر گورنمنٹ دوسری جگہ منتقل کردیتی ہے (جیسا کہ بیدر کے بارے میں کہا گیا) میں بھی اتفاق سے اسی ضلع سے آتا ہوں۔ اس ضلع میں میں کئی گھوم چکا ہوں وہاں کے حالات سے واقف ہوں۔ گورنمنٹ سرپلس اس لحاظ سے ظاہر نہیں کرتی جیسا کہ بیان کیا گیا بلکہ کس کا ملک کی زیادہ پیداوار کہاں ہوتی ہے یہ دیکھا جاتا ہے۔ جہاں اس کیلئے اریگیشن (Irrigation) اچھا ہوگا وہاں زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ اس سال بیدر میں معمول سے بیس گنا زائد پروڈکشن ہوا۔ اسلئے یہ کہنا کہ پرچیزنگ پاور (Purchasing Power) نہ ہونے پر سرپلس (Surplus) کہا جاتا ہے غلط ہے۔ لیکن فوڈ سچویشن (Food situation) پر بحث کرتے ہوئے یہ کہا گیا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ فیر پرائس شاپس (Fair price shops) اور سستے گرین شاپس (Cheap grain shops) کی ضرورت ہے۔ ایک ممبر جو اس سلسلے میں کام کرتے ہیں اور یہاں چیپ گرین شاپس کے آرگنائزنگ سکرٹری (Organising Secretary)

ھیں نہیں معلوم ہوگا کہ حیدرآباد اور سکندرآباد ان دو شہروں میں ۲۸ جس گرین شاپس چلائے جارہے ھیں حیدرآباد گورنمنٹ نے اس اسپی سوسن (Institution) کو اس سال بھی ایک لاکھ روپیے کی مدد دی ہے اور ایسے سک نام کارکن اس کام میں ھیں اسکے علاوہ حیدرآباد کے جو اضلاع ہیں جب بھی ضرورت ہو ڈسٹرکٹ کلکٹرس کو متوجہ کیا جاسکتا ہے انکے پاس اسکے لیے فنڈس رکھے گئے ھیں اور جب بھی ضرورت ہو وہ اس فنڈ کو استعمال کرسکتے ھیں میں ایک بار پھر یہ دلانا چاہتا ہوں کہ جو بھی فنانشل سورسس (Financial sources) ھیں انہیں ضرور استعمال کیا جائیگا اور جہاں کہیں چیپ گرین شاپس (Cheap grain shops) کی ضرورت ہو حیدرآباد گورنمنٹ اس بارے میں ضرور غور کریگی میں آپ کو یہ اطمینان دلانا چاہتا ہوں

اسکے علاوہ اور بھی تفصیلات ھیں لیکن میں ھاوس کا اب زیادہ وقت لینا نہیں چاہتا جو سجیشنس دیے گئے ھیں انہیں میں کم اہم نہیں سمجھتا لیکن وقت کی کمی کی وجہ سے میں انکے بارے میں تفصیلات میں جانا نہیں چاہتا جو سجیشنس دیے گئے ھیں میں انکا نوٹ (Note) لونگا اور مرکز جو سجیشنس آسکے ان پر بھی غور کرونگا فوڈ سچویشن (Food situation) کو بلا وجہ کافی بھیانک سمجھا جارہا ہے ورنہ سیا کے حوالے سے کچھ کہا جارہا ہے لیکن میں یہی بتانا چاہتا ہوں انکے پاس جانا ہوں میں انکے حالات سے واقف ہوں یہ کہنا صحیح نہیں کہ ہم ان سے واقف ھیں اور انکی نہیں سنتے رسل ممبرس نے جو سجیشنس دیے ھیں میں انہیں ویلکم (Wel come) کرتا ہوں بعض مشکلات ھیں لیکن انہیں دور بھی کیا جارہا ہے ایسا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں

श्री श्री श्री देशपांडे —असिलसिले में गवर्नमेंट मशीनरी की मदद के लिये क्या कोअी अडव्हायजरी कमेटी { Advisory committe } थी? और अगर थी वह क्यो खतम होगअी है ? और अब असका क्या होरहा है ? और खासकर सेंट्रल सप्लाय बोर्ड (Central Supply Board) और डिस्ट्रिक्ट सप्लाय बोर्डज जो है अुनका क्या हुआ है ? और जो हालत हो गअी है अुसमें क्या तबदील अमल हो रहा है ? और अिस के सिलसिले में जो मशीनरी पहले कायम की गअी थी वह खतम की गअी अुस की वजह क्या है ?

ڈاکٹر چنا ریڈی واقعہ یہ ہے کہ کمشنرس میں کافی ڈسٹرکٹ بورڈس (District Boards) کام کررہے ھیں یہ صحیح ہے کہ سنٹرل سپلائی بورڈ (Central Supply Board) جسکے ارسل لنڈر آف دی ابوریس بھی ممبر ھیں اسکی میٹنگ ایک زمانہ سے نہیں بلائی گئی اسکی وجہ یہ ہے کہ گورنمنٹ کے پاس یہ تجویز ہے کہ سپلائی کمشنر کی ضرورت ایک سال تک کیجائے اسکے لیے نام مانگے گئے ھیں پورے ہوجانے کے بعد یہ کمیشن کام شروع کریگی

श्री श्रीहरि डी देशपांडे — क्या आनरेबल मिनिस्टर साहब यह बतलायेंगे कि जैसा कि मैंने खुद अुनसे कहा था

مسٹر ڈپٹی اسپیکر آرڈر آرڈر یہ سلسلہ کبھی ختم ہوگا

Prorogation of the Assembly

Mr Deputy Speaker I shall now read to the House a communication received from the Rajpramukh which runs thus

In exercise of the powers conferred by sub clause (a) of Clause (2) of Article 174 read with Article 238 of the Constitution I Mir Osman Ali Khan Rajpramukh of Hyderabad do hereby prorogue the House of the Legislature of the Hyderabad State with effect from the 9th January 1954

The Assembly was accordingly prorogued

P 1I—9